رسالہ
تصحیح الاعمال

جناب مستطاب تقدس مآب حاوی الفضائل والمناقب
حاج عبدالکریم صاحب تبتی حال ساکن کوہ کسوٹی محلۂ
صدر بازار نے چھپوا کر وقف کیا اور اپنا ذخیرہ آخرت
قرار دیا مومنین کو لازم ہے کہ اِس رسالے سے انتفاع
اخروی حاصل کریں اور زنہار زنہار کوئی بزرگوار اسے
فروخت نہ فرمائیں ورنہ گنہگار ہونگے۔ اور جو صاحب
بقیمت طالب ہوں سید محمد صاحب مالک مطبع تصویر
عالم پریس ڈیوڑھی آغا میر شہر لکھنؤ سے طلب فرمائیں قیمت فی نسخہ ۲ر

مطبوعہ تصویر عالم پریس ڈیوڑھی آغا میر لکھنؤ
مالک مطبع سید محمد

چہاردہ معصوم کی تاریخہائے ولادت و وفات بنابر مختار سرکار شریعتمدار صدر المحققین نجم الدین ابو الفضل مولانا السید ناصر حسین صاحب قبلہ مدظلہ

اسم مبارک معصوم	تاریخ ولادت باسعادت	تاریخ وفات حسرت آیات
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۷ ہفتدہم ماہ ربیع الاول سنہ عام الفیل	۲۸ بست و ہشتم ماہ صفر سنہ ۱۱ھ
حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام	۱۳ سیزدہم ماہ رجب المرجب سنہ ۳۰ عام الفیل	۲۱ بست و یکم ماہ رمضان سنہ ۴۰ھ
حضرت فاطمہ علیہا السلام	۲۰ بستم جمادی الآخری سنہ ۵ مبعث	۳ سوم جمادی الآخری سنہ ۱۱ھ
حضرت حسن بن علی علیہما السلام	۱۵ پانزدہم ماہ رمضان سنہ ۳ھ	۲۸ بست و ہشتم ماہ صفر سنہ ۵۰ھ
حضرت حسین بن علی علیہما السلام	۳ سوم ماہ شعبان سنہ ۴ھ	۱۰ دہم ماہ محرم سنہ ۶۱ھ
حضرت علی بن الحسین علیہما السلام	۱۵ پانزدہم جمادی الاولی سنہ ۳۸ھ	۲۵ بست و پنجم ماہ محرم سنہ ۹۵ھ
حضرت محمد بن علی الباقر علیہما السلام	۱ یکم رجب المرجب سنہ ۵۷ھ	۷ ہفتم ذیحجہ سنہ ۱۱۴ھ
حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام	۱۷ ہفتدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۸۳ھ	۱۵ پانزدہم ماہ شوال سنہ ۱۴۸ھ
حضرت موسی بن جعفر الکاظم علیہما السلام	۷ ہفتم ماہ صفر سنہ ۱۲۸ھ	۲۵ بست و پنجم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۸۳ھ
حضرت علی بن موسی الرضا علیہما السلام	۱۱ یازدہم ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۵۳ھ	۲۳ بست و سوم ماہ ذی القعدہ سنہ ۲۰۳ھ
حضرت محمد بن علی الجواد علیہما السلام	۱۰ دہم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۹۵ھ	آخر ذی القعدہ سنہ ۲۲۰ھ
حضرت علی بن محمد الہادی علیہما السلام	۵ پنجم ماہ رجب المرجب سنہ ۲۱۴ھ	۳ سوم ماہ رجب المرجب سنہ ۲۵۴ھ
حضرت حسن بن العسکری علیہما السلام	۱۰ دہم ربیع الآخر سنہ ۲۳۲ھ	۸ ہشتم ربیع الاول سنہ ۲۶۰ھ
حضرة الحجة بن الحسن علیہما السلام	۱۵ پانزدہم ماہ شعبان سنہ ۲۵۶ھ	اطال اللہ بقاءہ وعجل اللہ ظہورہ

له الشکر وله الحمد که رساله

تصحیح الاعمال

متضمن بعض مضامین اصول دین و مسائل نماز و روزه وغیره که بملاحظهٔ
فخر المدققین صدر المحققین قدوة المتفقهین عمدة العلماء الراسخین المقتفی لآثار
اجداده المعصومین البحر الزاخر مولانا السید محمد باقر لا زالت بدور افاداته طالعه
وشموس افاضاته لامعه رسیده و قلم هدایت شیم حضرت ممدوح بر صحت مطالبش
نقش توثیق کشیده و آن اینست باسمه سبحانه - رساله تصحیح الاعمال نظر قاصر سے گذرا
اکثر مسائل مہمہ پر مشتمل اور غالباً مطابق احتیاط پایا اور جا بجا نحیف نے بھی احتیاطات اضافہ
کئے ہیں انشاء اللہ المستعان عمل اس رسالہ پر مع احتیاطات مرقومہ جائز بلکہ موجب
اجر و ثواب و خوشنودی حضرت رب الارباب ہے اور نہایت انسب ہے کہ مومنین
تعلیم و تعلم اس رسالہ کی غرباؤں اور اطفال کے کتب درسیہ میں داخل کریں واللہ الموفق والمعین عبدہ محمد باقر

در مطبع تصویر عالم واقع ڈیوڑھی آغا میر لکھنؤ مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ الطاہرین ۔ اما بعد راقم سیہ کار مومنین اخیار
کی خدمت مین عرض کرتا ہی کہ جسوقت انسان بالغ ہوتا ہی تو اُسیوقت سی اُسپر وحدانیت
اور عدل خدا اور نبوت و امامت و قیامت کا اقرار دل و زبان سی واجب ہوجاتا ہی
اور حقتعالی کے حکمون کا دریافت کرنا اور اُنکی پابندی بھی لازم ہوجاتی ہی اور خدا کی
حکمونکی پانچ قسمین ہین واجب ۔ حرام ۔ مستحب ۔ مکروہ ۔ مباح واجب اوسی کہتے ہین
کہ جس کا بجالانا لازم ہو اور نہ بجالانی سے لوسکے استحقاق عذاب کا ہوجائے
جیسے صوم و صلوٰۃ خمس و زکات و دیگر واجبات کے نہ بجالانی سے انسان عذاب
جہنم کا مستحق ہوجاتا ہی حرام اُسی کہتے ہین کہ جس کے عمل مین لانی سی آدمی جہنم کا مستحق ہوجائے
جیسے شراب پینا جوا کھیلنا ۔ مستحب اوسے کہتے ہین کہ جس عمل کے کرنے سے
انسان مستحق ثواب کا ہو اور نہ کرنے سے مستحق عذاب کا نہو جیسے قرآن
و دعا و غیرہ پڑھنے سے انسان مستحق ثواب کا ہوتا ہے

اور اگر نہ پڑہے تو مستحق عذاب کا ہوگا مکروہ اوسے کہتے ہین جسکا نکرنا
بہتر ہو جیسے حالت جنابت مین کہانا پینا مباح اوسے کہتے ہین ۔
جس کا فعل و ترک یکسان ہو یعنے اوسکے بجالانے مین نہ رضاے
خدا مقصود ہو نہ اوسکے ترک سے مخالفت حکم شرعی لازم آتی ہو
مثل اسکے کہ فقط معرفت حاصل کرنیکے لئے کسی دستکاری کا سیکہنا
لیکن ضرورت کی وجہ سے یا دیگر اسباب خارجیہ کے سبب سے
فعل مباح کبہی واجب کبہی حرام کبہی مستحب کبہی مکروہ ہوجاتا ہے اور
اسی نیت کی وجہ سے فعل مباح مین بہی ثواب ملتا ہے جیسے کوئی شخص
اس غرض سے کہانا کہائے کہ اوسے عبادت کی طاقت ہو اور جبتک
انسان بالغ نہین ہوتا اوسپر کوئی چیز حرام و واجب نہین ہوتی مگر
جسوقت بلوغ ہونیکا زمانہ قریب ہو تو جو چیزین مومن و مسلمان کیلئے
ضرور ہین اونہین دریافت کرنا لازم ہے تاکہ بسبب غفلت وجہالت
ابتدائے بلوغ ہی مین مبتلی بمعصیت نہو اسلئے کہ بمجرد بلوغ کل احکام الہی
کا تعلق انسان بالغ عاقل سے ہوجاتا ہے خصوصا اعتقادات کا درست کرنا

بلوغ سے پہلے نہایت ضروری ہی اور بالغ ہونیکے وقت ان امور کا اقرار
دل و زبان سے واجب ہی تاکہ اس شخص پر مسلمان ہونیکا حکم ہو سکے اور مرد کے
بالغ ہونے کی تین علامتین ہین ایک تو سوتی یا جاگتے مین کسیطرح منی کا نکلنا دوسرے
پیشاب کی مقام پر بالونکا سیاہ و سخت ہوجانا اگر ان دو امرونمین سے ایک امر بھی
مثلاً بارہ تیرہ برس کی سن مین یا اس سے بھی کم مین حاصل ہوجای تو یہ شخص بالغ و
مکلف سمجھا جائیگا اور اگر یہ دونو علامتین نہ پائی جائین تو جسوقت آدمی کا سن قمری یعنی
عربی مہینون کی حساب سے پوری پندرہ برس کا ہوجای تو اوسپر حکم بالغ و مکلف کا ہوگا
مگر احتیاط یہ ہی کہ جب پورا چودہ برس کا سن ہوجای تو انسان اپنے تئین بالغ کی حکم مین قرار
دی اور جو چیزین خدا نی واجب کی ہین اونھین بجالای ترک نکری اور حرام سے اپنے تئین
بچاے اور واجب اعمال بجالانی مین سنت و واجب کی قید نکری بلکہ یہ قصد کری کہ مین خدا کی
خوشنودی کی لئے حکم خدا بجالاتا ہون اور عورت جب پوری نو برس کی ہوجاتی ہی تو
اوسپر شرعاً بالغ ہونیکا حکم جاری ہوتا ہی پس چاہیئے کہ انسان بالغ ہونی کے وقت بلکہ قبل اسکے
کلمۂ توحید اور اپنے اصول دین اور فروع دین کو جانتا ہو اور کلمہ یہ ہی لا اله الا الله محمد
رسول الله علیٌّ ولیُّ الله و خلیفةُ رسول الله بلا فصل اور کلمے کے معنی یہ

اور یعنی عورت کا بلوغ دیکھنے پر موقوف نہین ہے فقط سن ... تعالی

نہین ہے کوئی خدا سوای خدای واحد و یکتا کے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پیغمبر ہین۔
خدا کے علی علیہ السلام ولی ہین خدا کے یعنی خدا کی طرف سے بندون پر حاکم ہین اور جانشین
ہین رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے انسے پہلے کوئی جانشین ہمارے پیغمبر کا نہین ہے اور اصول
دین پانچ ہین پہلے توحید دوسرے عدل تیسرے نبوت چوتھے امامت پانچوین معاد توحید کے
معنی خدا ایک ہے عدل کے معنی خدا عادل ہے نبوت کے معنی ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر جو
خدا کی طرف سے بندون کی ہدایت کیلئے آئے ہین وہ برحق ہین ان مین سب سے بہتر اور افضل
ہمارے پیغمبر محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ ہین ان پر نبوت تمام ہوی امامت
یعنی بارہ امام ہمارے پیغمبر کے جانشین برحق ہین معاد یعنے
قیامت کا آنا برحق ہے روز قیامت سب مردے زندہ ہونگے اور اپنے
نیک و بد اعمال کی جزا و سزا پائین گے فصل خدا کے ہونے کی
دلیل ہین جس صورت مین کوئی مکان یا مٹی کا کھلونا بھی بنانے والے کے نہین
بنتا تو اس آسمان و زمین سورج اور چاند ستارے ابر سمندر دریا پہاڑ
درخت آدمیون جانورونکا بنانے والا بھی ضرور ہونا چاہیے جسنے
ان سب کو پیدا کیا وہی خدا ہے جیسا کہ ایک صحرائی عرب سے سوال کیا گیا

کہ تجکو خدا کا ہونا کسطرح ثابت ہوا اُسنے کہا جب مین زمین پر پانونکا
نشان دیکھتا ہون تو مجھے معلوم ہوجاتا ہی کہ اس راہ سے کوئی گیا ہی
یا جسوقت مینگنیان راہ مین پڑی ہوئی پاتا ہون مجھے ثابت ہوجاتا ہی
کہ اس راہ سے اونٹ گیا ہی بس کیونکر ہوسکتا ہی کہ یہ زمین آسمان
حیوان و انسان وغیرہ بے کسی پیدا کرنے والے کی پیدا ہوئے ہون یا ایک
بڑھیا سے پوچھا گیا کہ تو نے خدا کو کیونکر پہچانا وہ چرخ کو حرکت
دیتی تھی اُس نے ہاتھ روک لیا اور کہا کہ جبتک مین چرخ کو حرکت
نہین دیتی اسکو حرکت نہین ہوتی بس اسیطرح ان آسمانونکا حرکت
دینے والا بھی ضرور ہونا چاہیے اور جو آسمانونکو حرکت دیتا ہی
وہی خدا ہی **فصل** صفات ثبوتیہ کے بیان مین یعنے جو صفتین خدا مین
ثابت ہین اور وہ آٹھ ہین پہلے یہ کہ خدا قدیم و ازلی ہی یعنی ہمیشہ
سے ہی اور ہمیشہ رہیگا دوسرے خدا قادر و مختار ہی یعنے ہر چیز پر
قدرت رکھتا ہی کسی کام کے کرنے مین عاجز نہین ہی اور ہر فعل اپنے
اور اختیار سے کرتا ہی تیسرے خدا عالم ہے یعنی ہر چیز کو جانتا

چوتھی خدا حی ہی یعنی زندہ ہی اوسے کبھی موت اور فنا نہین ہے
پانچوین خدا مدرک و سمیع و بصیر ہی یعنی ہر چیز کو اور ہر چیز کی کیفیت کو
جانتا ہی اور ہر مخلوقات کی حاجت سنتا ہی اور ہر مخلوق کی حالت
دیکھتا ہی چھٹی خدا مرید وکارہ ہی یعنی صاحب ارادہ ہی جو چاہتا ہے
کرتا ہی اور جس کام کی نہ کرنی مین مصلحت جانتا ہی اوسے نہین کرتا ساتوین
خدا متکلم ہی یعنے حقتعالی کلام کو جس چیز مین چاہتا ہی پیدا کرتا ہی جسطرح
حضرت موسیٰ کے لیے شجرۂ طور مین کلام پیدا کیا آٹھوین خدا
صادق ہی یعنی کلام اوسکا سچ ہی اور جو اوس نے قرآن مین وعدے
کیے ہین اونھین ضرور وفا کریگا

فصل صفات سلبیہ کے بیان مین

فصل صفات سلبیہ کے بیان مین

یعنی خدا کی ذات جن باتون سے بری اور پاک ہی اور اونکا انکار
لازم ہی وہ بھی آٹھ ہین پہلی یہ کہ خدا اپنا شریک نہین رکھتا اور سواے
خدای یکتا کوی دوسرا خدا نہین ہی دوسری یہ کہ خدا کے لئے صورت
اور جسم نہین ہے تیسری یہ کہ خدا کیلئے مکان نہین ہی اور وہ مکان کا
محتاج نہین ہی اور اوسکے لئے کوئی سمت معین نہین ہی چوتھی یہ کہ خدا پر

حلول اور اتحاد جائز نہین ہی اور حلول ایک چیز کے دوسری
چیز مین در آنے کو کہتے ہین جسطرح رنگ جسم مین در آتا ہی اور اتحاد
دو چیزون کے ایک ہو جانے کو کہتے ہین پس خدا کسی چیز مین حلول
نہین کرتا جیسا کہ بت پرستونکا خیال ہے کہ اُنمین خدا نے حلول
کیا تھا اور کسی چیز سے متحد نہین ہوتا۔ جیسا صوفی گمان کرتے ہین
کہ جو لوگ واصل ہین خدا اونسے اور وہ خدا سے متحد ہو جاتے ہین اور
یہ خیال غلط ہین پانچوین یہ کہ خدا کو دنیا و آخرت مین کوئی
دیکھ نہین سکتا چھٹی یہ کہ خدا کی ذات کو تغیر و تبدل نہین ہی وہ
جسطرح ہمیشہ سے تھا اوسیطرح ہمیشہ رہیگا ساتوین یہ کہ حق تعالے
کسی چیز سے مرکب نہین ہی آٹھوین یہ کہ خدا کے لئے فنا نہین ہی

فصل خدا کے عادل ہونیکی دلیل مین خدا قرآن مین فرماتا ہی ان
اللہ لیس بظلام للعبید یعنی تحقیق کہ اللہ بندونپر ظلم نہین کرتا ظلم عقل کی
راہ سے بری چیز ہی اور برا کام کرنے کے لئے کئی سبب ہوتے ہین
ایک تو یہ کہ برا کام ہو اوسکی برائی نجانتا ہو دوسرے یہ کہ

برا جانتا ہو مگر اوسکے ترک کرنے پر اختیار نہ رکھتا ہو تیسرے یہ کہ
برائی کو جانتا ہو اور اوسکے نکرنے پر بھی اختیار رکھتا ہو مگر احتیاج
کے سبب سے برا کام اختیار کرے چوتھے یہ کہ احتیاج بھی نرکھتا ہو اور بی
کسی سبب کے برا کام کرے اور خدا پر جاہل ہونا اور عاجز ہونا اور محتاج
ہونا اور فعل عبث کرنا جائز نہین ہی اسلیئے کہ یہ صفات بد ہین اور جسمین
صفات بد پائے جائین وہ ناقص ہوگا اور جو ناقص ہو وہ خدا نہین
ہوسکتا پس اسی دلیل سے کسیطرح خدا پر ظلم کرنا جائز نہین ہوسکتا مگر اشاعرہ
اہل سنت کہتے ہین کہ خدا سے فعل عبث ہوسکتا ہے اور یہ گمان غلط ہی

فصل ثبوت نبوت کے بیان مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت ہی کہ جسکا حاصل یہ ہی کہ حضرت سے ایک زندیق
یعنی کافر نے پوچھا کہ آپنے نبوت پیغمبرونکی کہان سے ثابت کی
حضرت نے فرمایا جسوقت ہمنے ثابت کیا کہ ہمارا ایک پیدا کرنیوالا ہی
کہ ہر طرحکی حکمت و صنعت جانتا ہی اور وہ ایسا حکمت و صنعت جاننے والا ہے
کہ اوسکے بندے اوسے نہین دیکھ سکتے اور اوس سے کلام نہین کرسکتے تاکہ خود

دعوے پر دوسرے سے دلیل پیش کرین کہ خدا نے یہ فرمایا ہی تم
خلاف حکم خدا الہی ہو تو اس حالت مین ضرور ہوا کہ درمیان مین
بندون کے اور خدا کے ایک ایسا شخص ہو جو کلام خدا کا سنے اور ادا سکے
بندون سے بیان کرے اور خدا کے پیغام کو بندون تک پہونچاے اور انکو
راہ نیک بتاے کہ جسمین بندونکی لیے دین و دنیا مین بھلائی ہو اور اگر ایسا نہو تو
بندونکی ہلاک ہوجانیکا سبب ہوگا پس عقل سے ثابت ہوا کہ خدا کیطرف سے
رسول کا آنا ضرور رہا ہے اسلیے کہ بندونکو جس بات سے خدا نے منع کیا ہے اوس سے
منع کرے اور جسکا خدا نے حکم دیا ہے اوسکی بجالانیکا حکم دے اور جو شخص ایسا ہو وہی نبی
ہے اور چونکہ خدا پر لطف و مہربانی کی راہ سے اپنے بندونکی ہدایت لازم ہے اسوجہ
سے پیغمبرون کا ہدایت کیلیے بھیجنا بھی لازم ہے

فصل اس بیان مین کہ نبیون مین جو صفتین ہونا لازم ہین

واضح ہو کہ سب نبی اور پیغمبر اول عمر سے آخر عمر تک
صغیرہ و کبیرہ گناہون سے بری ہوتے ہین کوئی گناہ جانکر یا بھولی سے نہین کرتے اور
بعض تفسیرون اور تاریخون مین جو ایسے قصے نبیونکی لکھے ہین جنسے اونکی خطاونکا ثبوت
ہوتا ہے اسطرحکے سب قصے اہل سنت کی کتابون مین لکھے ہین کہ اونھون نے یہودیونکی

فصل اس بیان مین کہ نبیون مین جو صفتین ہونا لازم ہین

کتابون سے دیکھکے نقل کیے ہمین اسواسطے کہ اپنے پیشواؤنکی خطائین چھپائین اور اگر کسی
شیعہ نے بھی اونکو اپنی کتاب مین کسی وجہ سے لکھا ہے تو اون پر ہرگز ہرگز اعتماد
نکرنا چاہیے کیونکہ معتبر حدیثون مین اسطرح کے قصونکی ردوارد ہوئی ہے اور نبی
برحق ہونا نبیون کا اونکے معجزے دکھانے سے ثابت ہوتا ہے اور چاہیے کہ نبی اپنے
زمانے کے سب لوگون سے سب باتون مین بہتر ہو اور اون علمونکو جانتا ہو کہ
جن علمونکی اوسکی امت کو احتیاج ہو اور چاہیے کہ سب صفتین کمال و خوبی کی
رکھتا ہو مثل عقل و عفت و شجاعت و کرم و حلم وغیرہ کے اور کینہ و بخل و حرص
و حسد و محبت دنیا سے اور مال و دولت کو دوست رکھنے اور کج خلقی و نامردی
سے پاک و بری ہو اور وہ بیماریان اوسے نہون کہ جنسے لوگونکو نفرت ہووے
مثل کوڑھ اور جذام اور اندھا اور گونگا اور بہرا ہونیکی اور نسب مین اوسکے
عیب نہو چنانچہ اوسکے لیے حلال زادہ ہونا ضرور ہے اور باپ دادا اوسکے رذیل
نہون اور شیعونکا اعتقاد یہ ہے کہ کل نبی و پیغمبر اور بارہ امام علیہم السلام سب
فرشتون سے فضل و بہتر ہیں اور جن نبیونکے نام قرآن مین مذکور ہین اونکی نبوت کا اقرار
ضروری دین اسلام سے ہے پس جو شخص ایک نبی کا بھی انکار کریگا یا ان مین سے

ایک کو بھی حقیر سمجھیگا تو کافر ہو جائیگا اور قرآن مین جن پیغمبرونکے نام مذکور
ہین اکثر وہین سے یہ حضرات ہین حضرت آدم - شیث - نوح - ہود
صالح - شعیب - یحیی - زکریا - ہارون - ذوالکفل - ابراہیم - لوط - موسی -
اسمٰعیل - اسحاق - یعقوب - یوسف - داود - سلیمان - ایوب - یونس
الیاس - عیسی - محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ اور نبیون سے افضل پانچ پیغمبر ہین
نوح - ابراہیم - موسی - عیسی - محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ اور انمین
بہتر و افضل ہمارے پیغمبر ہین اور انکی نبوت و شریعت قیامت تک باقی رہیگی

فصل

فصل امامت کے بیان مین

امامت کی دلیل مین واضح ہو کہ امام خدا کیطرف سے معین ہوتا ہے بندونکے
اختیار مین امام بنا لینا نہین ہے یعنے جسطرح سے نبی بنانا لوگون کے اختیار مین
نہین ہے اسیطرح امام بنانا بھی لوگون کے اختیار مین نہین ہو سکتا کیونکہ امام
بنیابت پیغمبر وہی کام انجام دیتا ہے جو پیغمبر انجام دیتا ہے اور جس غرض اور جس
دلیل سے پیغمبرونکا بھیجنا خدا پر واجب سمجھا جاتا ہے اوسی دلیل سے امام کا معین
کرنا بھی خدا پر واجب سمجھا جاتا ہے اور امام علیہ السلام کے امام برحق
ہونیکا بھی یقین معجزات ظاہر کرنے سے ہوتا ہے اور جو صفتین

نبی کی لئے بیان ہوئین وہ سب صفتین امام مین ہونا ضرور ہین سوا خصوصیات
نبوت کے اور چاہیئے کہ امام نبی کا قائم مقام ہوکر بندونکو حلال و حرام نیک و بد سے
آگاہ کرے اور خود مثل نبی کے صغیرہ و کبیرہ گناہ سے کبھی ہو اور اپنے زمانہ مین سب سے بہتر و
افضل ہو اور سب علمونکا جاننے والا ہو اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے
امام برحق اور خلیفہ بلافصل اور جانشین رسول خدا ہونے مین قرآن کی صدہا آیتین موجود
ہین اونمین سے ایک یہ آیہ ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین
یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون اور اس آیہ کا حاصل مضمون یہ ہے کہ اے بندو
منجھے سے ہین تمہارے حاکم اور تمہارے نفسون سے زیادہ تر تمہارے نفسون پر صاحب اختیار تمہارا
خدا ہے اور اسیطرح تمہارا حاکم رسول خدا ہے اور جسطرح خدا اور رسول تمہارے حاکم اور
تمہارے نفسون پر تمسے زیادہ صاحب اختیار ہین اُسیطرح امیر المومنین علی بن ابیطالب
تمہارے حاکم ہین کہ جو ایمان لائے ہین خدا کی وحدانیت کا اور قائم کرتے ہین نماز کو اور ایک
عبادت مین دوسری عبادت بجالاتے ہین کہ حالت رکوع مین سائل کو زکوٰۃ دیتے ہین
اور ہزارہا حدیثون سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی امیر المومنین علی بن ابیطالب
علیہ السلام کا خلیفہ بلافصل ہونا بھی ثابت ہے اونمین سے ایک حدیث غدیر ہے کہ جسکی

رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ حج آخری سنہ ۱۰ ہجری اور ذی الحجہ کی اٹھارھوین
تاریخ مقام غدیر خم مین پہونچے تو خدا کیطرف سے جبرئیل جناب رسالتمآب پر یہ آیہ
لیکر نازل ہوے کہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل
فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس یعنے اے رسولخدا جو حکم امام و جانشین
کرنیکا علی مرتضی کی بابت تمھارے پروردگار کیطرف سے تمپر نازل ہوا ہے اوسے
اپنی امت کو پہونچادو اور اگر تم اوس حکم کو نہ پہونچاؤگے اور علی کو اپنا جانشین
نکروگے تو گویا تم نے ہمارا کوئی پیغام ہمارے بندون تک نہین پہونچایا اور اگر
تمکو لوگون سے شر پہونچنے کا خوف ہے تو خدا تمکو لوگونکے شر سے بچائیگا اوسوقت
رسولخدا نے تمام قافلہ ٹھہرا کر پالان شتر کا منبر بنایا اور علی مرتضی کو اپنے ساتھ
اوس منبر پر لیگئے اور ایک خطبہ طولانی پڑہا اور لوگون سے پوچھا الست اولی بکم من انفسکم
یعنی آیا مین تمسے زیادہ تر تمھارے نفسون پر صاحب اختیار ہون یا نہین سب نے کہا
بیشک آپ ہمارے نفسون پر ہمسے زیادہ تر صاحب اختیار ہین اوسوقت حضرت نے
فرمایا کہ ابھی جبرئیل خدا کیطرف سے مجھ پر نازل ہوے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین اپنا جانشین
علی مرتضی کو قرار دون بعد اسکے حضرت نے جناب امیر کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لیا اور بلند کیا

اور فرمایا من کنت مولاہ فہذا علی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ
یعنی ای بندگان خدا جسکی نفس پر مین صاحب اختیار و حاکم ہون مثل میری
یہ علی بن ابیطالب بھی صاحب اختیار و حاکم ہین خداوندا دوست رکھ اوسکو
جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اوسکو جو علی سے دشمنی رکھے اور صدہا حدیثین
جو امیر المومنین ع کی جانشین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ اور خلیفہ بلا فصل ہونے پر
دلالت کرتی ہین وہ سنیونکی کتابونمین موجود ہین اور شیعونکی بارہ امام جنکی امامت کا
اقرار واجب ہی وہ یہ ہین پہلے امام علی مرتضی ع دوسرے امام حسن مجتبی ع تیسرے امام حسین ع
چوتھے امام علی زین العابدین ع پانچوین امام محمد باقر ع چھٹے امام جعفر صادق ع ساتوین
امام موسی کاظم ع آٹھوین امام علی ن الرضا ع نوین امام محمد تقی ع دسوین امام
علی نقی ع گیارھوین امام حسن عسکری ع بارھوین امام حجت منتظر صاحب الزمان ع
اور یہ بھی اعتقاد کرنا چاہیے کہ بلا شک امیر المومنین ع جناب محمد مصطفی ص کی خلیفہ
جانشین بلا فصل ہین انسے پہلے کوئی شخص حضرت کا جانشین نہین ہوا امیر المومنین ع کی
بعد ایک امام دوسرے امام کو اپنا جانشین کرتا چلا آیا صاحب الزمان ع زندہ ہین
اور کسی مصلحت کی وجہ سے غائب ہین اور ظاہر ہوکر تمام عالم مین دین حق پھیلاوینگے

نادر

اور جناب رسولخدا صلعم اور سب امام زندہ ہوکر بادشاہی کرینگی اور اوس
زمانہ کو زمانۂ رجعت کہتی ہین پس ہر شیعہ پر اعتقاد رجعت کا واجب ہی اور
واضح ہو کہ گیارہ امام علی بن ابیطالب ع اور فاطمہ زہرا دختر محمد مصطفی صلعم
کی اولاد مین ہین اور نو امام مخصوص امام حسین علی نسل سی ہین اور
فاطمہ زہرا علیہا السلام تمام عالم کی عورتون سی بہتر ہین اور جسطرح رسولخدا صلعم
اور سب امام گناہون سی پاک اور معصوم ہین اوسیطرح فاطمہ زہرا ع بھی سب
گناہون سی پاک اور معصومہ ہین اور سنی بعد رسولخدا کے پہلا خلیفہ ابوبکر
صاحب کو اور دوسرا خلیفہ عمر صاحب کو اور تیسرا عثمان صاحب کو جانتی ہین اور
معاویہ صاحب جو ابوسفیان کی بیٹے اور یزید کا باپ ہین سنیونکی بہت بڑے
پیشوا ہین اور عائشہ صاحبہ ابوبکر صاحب کی بیٹی اور حفصہ صاحبہ عمر صاحب
کی بیٹی کہ یہ دونون رسولخدا صلعم کی بیبیان تھین انکی محبت کو اپنا دین و ایمان
اور اپنی بخشش کا وسیلہ قرار دیتی ہین مگر شیعہ انہین سی کسیکو نہین مانتی
اور جن لوگون سی جناب فاطمہ زہرا ع کو ایذا پہونچی ہی اور جناب امیر المومنین
کہ جو رسولخدا صلعم کی حقیقی چچا کی بیٹے اور فاطمہ زہرا کے شوہر اور محمد مصطفی کے

خلیفۂ بلا فصل ہین پس جب لوگون کے سبب سے وہ اپنے حق سے محروم رہے اور جو اشخاص ہمیشہ
اہلبیت رسول کو ایذا پہونچانے کے درپے رہا کیے اونسے بیزاری ظاہر کرتے ہین
اور جسنے رسولخدا ص کے بھائی اور اونکی اولاد سے دشمنی کی ہے شیعہ کو چاہیے کہ اوس سے
کسیطرح کا سروکار نہ رکھے اور فقط محمدؐ و آل محمدؐ کی دوستی کو اپنی بخشش کا وسیلہ
قرار دے اور قیامت مین انھین سے شفاعت کا امیدوار رہے **فصل** معاد کے
ثبوت مین عقل کی راہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جو کوئی اچھا کام کرے اوسکو اوس
اچھے کام کا عوض ملنا لازم ہے اور جو برا کام کرے اوسکو اوس برے کام کا عوض ملنا
ضرور ہے پس چاہیے کہ ایک وقت ایسا ہو کہ اچھے اور برے کام کی جزا و سزا ملے اور ظالم سے
مظلوم کا عوض لیا جاے اسلیے خدا نے قیامت کو قرار دیا کہ نیک و بد ظالم و مظلوم سب زندہ
کیے جائین اور اپنے اچھے اور برے کامون کا عوض پائین پس جنھون نے دنیا مین اچھے کام کیے
ہین وہ بہشت مین جائینگے اور ہمیشہ راحت مین رہینگے پھر اونکو موت کبھی نہ آئیگی اور جس
چیز کو اونکا دل چاہیگا وہ اونکے لیے حاضر ہوگی اور جنھون نے دنیا مین برے کام کیے ہین
یا لوگون پر ظلم کیا ہے یا کسیکا حق تلف کیا یا مال چھین لیا ہے وہ جہنم مین جائینگے اور آگ مین
جلنے کی ایذا اوٹھائینگے اور سخت عذاب مین مبتلا رہینگے مگر وہ لوگ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ

اور علی مرتضیٰ علیہ السلام اور اونکی اولاد سے محبت رکھتے ہونگے اور دین حق پر
مرے ہونگے تو محمد و آل محمد کی شفاعت سے اُن پر خدا رحم فرمائیگا اور جہنم سے
نکالکر اونھین بہشت مین داخل کریگا اور جو شخص دین ناحق پر مریگا وہ ہمیشہ
جہنم مین رہیگا اور یہود و نصارا کو بھی قیامت کا انکار نہین ہے اور قرآن مین
بہت سی آیتین ہین جنسے قیامت کا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے **فصل** اُن چیزونکے

فصل اون چیزونکے بیان مین جنکا اقرار ہر شیعہ کو واجب ہے

بیان مین جنکا اقرار ہر شیعہ مومن کو واجب ہے اور اوسکے متعلق ایک حدیث کا
حاصل ترجمہ تحریر کیا جاتا ہے جناب امام رضا علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو شخص وحدانیت
خدا اور رجعت اور متعہ اور حج تمتع کا اقرار کرے اور معراج جسمانی اور سوال نکیرین
اور حوض کوثر اور شفاعت اور بہشت اور دوزخ کے پیدا ہونے اور صراط اور
میزان اور بعث و نشور اور جزا اور حساب کا ایمان لائے پس وہ شخص مومن کامل ہے
اور ہم اہلبیت کے شیعون مین سے ہے لہذا ان سب چیزونکا شیعون کو اعتقاد کرنا ضرور چاہیے

فصل بیان فروع دین مین

فصل بیان فروع دین مین واضح ہو کہ فروع دین سات ہین پہلے نماز
دوسرے روزہ تیسرے حج چوتھے زکات پانچوین خمس چھٹے جہاد ساتوین امر بالمعروف
نہی عن المنکر اور نماز و روزہ و حج کے لیے چند مقدمات ہین ایک اُن مقدماتمین سے

نجاستوں سے اپنے تئین بچانا اور اونکی معرفت حاصل کرنا ہو دوسرے اون
مقدماتین سے طہارت ہے لہذا چاہیے کہ پہلے نجاستین بیان کی جائین بعد
اوسکی پاک کرنے والی چیزین بیان کی جائین فصل نجاستون اور پاک
کرنیوالی چیزون کے بیان مین واضح ہو کہ نجاستین بارہ ۱۲ ہین پہلے پیشاب ۱ دوسرے
فضلہ ۲ اور دونو مین یہ شرط ہے کہ یا آدمی کا پیشاب اور فضلہ ہو یا اوس جانور کا ہو
جسکا گوشت کھانا حرام ہے اور ذبح کرنیکے وقت اوسکی رگ گردن سے خون اوچھلکر نکلے
تیسرے ۳ آدمی کا خون اور اوس جانور کا خون جسکو ذبح کرین تو اوسکی رگ گردن سے
خون جہندہ جاری ہو چوتھے ۴ منی آدمی کی ہو یا جانور کی پانچوین ۵ کتا چھٹے ۶ سور ساتوین ۷
کافر آٹھوین ۸ ہو نشہ کرنیوالی چیز جو اصل مین پہلے ہی سے مثل پانی کے پتلی اور بہنے والی ہو
جیسے شراب وغیرہ نوین ۹ بنابر مشہور انگور کا شیرہ جسوقت اوسمین دھوپ
یا گرمی سے یا آگ پر رکھنے سے جوش آجائے دسوین ۱۰ جو کی شراب گیارھوین ۱۱ مردہ آدمی کا
اور اوس جانور کا جسکو ذبح کرنیکے وقت اوسکی رگ گردن سے خون اوچھل کر نکلے بارھوین ۱۲
احتیاط کی راہ سے پسینہ اوس آدمی کا جو حرام سے جنب ہو مثلاً بے نکاح اور متعہ
عورت کے پاس رہے یا معاذ اللہ مرد مرد پاس رہے یا کوئی شخص حیض و نفاس کی حالتین

فصل نجاستون اور پاک کرنیوالی چیزوں کے بیان مین

یا احتیاطاً حیض ونفاس سے پاک ہونیکے بعد اور غسل سے پہلے اپنی زوجہ سے ہم بستری
کرے یا کسی جانور پاس ہے یا اپنے ہاتھ سے منی نکالے تو یہ سب چیزیں حرام ہیں
اور گناہ انکا بہت شدید ہے اور پسینہ ان کا بنا بر احتیاط کے نجس ہے اور غسل
ان لوگونکا جبتک اپنے بدنکو طاہر نکریں صحیح نہیں ہے اور نجاست کی پاک
کرنیوالی بھی بارہ چیزیں ہیں پانی زمین آفتاب آگ استحالہ انتقال
انقلاب نقص اسلام زوال عین مسح ظاہر تبعیت پانی نجاست دور ہونیکے
بعد ہر چیز کو پاک کرتا ہے زمین تلوے اور جوتے کے تلے وغیرہ کو پاک کرتی ہے آفتاب
زمین کو پاک کرتا ہے جسوقت اوسکو خشک کرے بشرطیکہ زوال عین نجاست ہو چکا ہو
پس اگر زمین نجس ہو جاے تو چاہیے کہ نجاست دور کرکے اوسپر پانی چھڑکا جاے تاکہ آفتاب
اوسے خشک کرے اگر آفتاب سے زمین خشک نہوگی بلکہ ہوا سے خشک ہو جائیگی تو نجس
رہیگی اور اسیطرح درختونکو اور اون میوونکو جو درخت میں لگے ہوں اور مکانوں اور
دیوارونکو بھی آفتاب پاک کرتا ہے چھٹے آگ اوسے پاک کرتی ہے جو چیز جلکر راکھ ہو جاے
استحالہ نجس چیز کو پاک کر دیتا ہے مثل کتے کے بشرطیکہ نمکزار کی کان میں گر کر نمک ہو جاے
اور جسم اور صورت وحقیقت وماہیت اوس نجس چیز کی بدل جاے

لہ یعنی جو نجاست سے نجس ہو رہا ہے

اور انتقال کی مثال یہ ہی کہ آدمی کا خون مچھر پی لے اور وہ خون مچھر کا سمجھا
جائے تو پاک ہو جائیگا انقلاب کی مثال یہ ہی کہ شراب سرکہ ہو جائے تنقص یہ ہی کہ
انگور کا شیرہ مین جسوقت جوش آوے اور دو حصے اوسکے آگ پر پکانیسے جل جائین اور ایک حصہ
رہجائے تو پاک ہو جائیگا اور تبعیت کی مثال یہ ہی کہ اگر کوئی مسلمان کافر کی نابالغ
لڑکی کو جہاد سے قیدی بنا کر لاوے تو پاک سمجھا جائیگا بشرطیکہ اوس لڑکی کی مان باپ ساتھ نہون اسلام
کافر کو مسلمان ہو جانیکے بعد پاک کر دیتا ہی زوال عین اگر جانور کی بدن مین نجاست ظاہر ہی
اور وہ نگاہ سے پوشیدہ ہو جاوے پس جسوقت اوسکی بدن سے نجاست چھوٹ جائیگی تو پاک سمجھا جائیگا
مسح بظاہر یعنی اگر پاک ڈھیلے یا کپڑے وغیرہ سے پاخانے کا مقام شرائط مقررہ سے پاک
کیا جاوے تو پاک ہو جائیگا فصل بدن اور کپڑا پاک کرنیکے بیان مین واضح ہو کہ پانی تین
قسمین ہین آب باران آب جاری آب راکد پس اگر مینھ برسنی کی حالت مین بعد
دور ہونیکے ایکمرتبہ بھی مینھ کا پانی بدن یا کپڑے پر سب جگہ پہونچکر جاری ہو جائے تو وہ
بدن یا کپڑا پاک ہو جائیگا اور کپڑے کو نچوڑنیکی ضرورت نہوگی آب جاری اوسے کہتے ہین
جسمین سموت ہو مثل چشمہ کے اس پانی مین بعد نجاست دور کرنیکے بدن اور کپڑا احتیاطاً دو مرتبہ
پاک کرنا چاہیے کپڑے کو پہلے ایکمرتبہ غوطہ دیکر نچوڑنا چاہیے بعد اسکے دوسری مرتبہ غوطہ دیکر نچوڑے تو پاک

ہو جائیگا آب راکد اوسے کہتے ہین جسمین سوت نہو اسکی تین حالتین ہین گرسے زیادہ ہو یا
ایک گر سے کم پس جو پانی ایک گر سے زیادہ ہو یا ایک گر ہو اوسے آب کثیر کہتے ہین
جو گر سے کم ہو اوسے آب قلیل کہتے ہین جو پانی گر سے زیادہ ہو وہ نجس چیز کے گرنے سے نجس نہین ہوتا
جبتک عین نجاست سے اوسکا رنگ یا بو یا مزہ نہ بدلے لیکن اگر پانی مین کوئی رنگ ڈالدیا یعنے جرم نجاست
جاے اسقدر جسکے سبب سے اوسے پانی نہ کہہ سکین اور اوسمین نجس چیز گرے تو وہ پانی نجس ہو جائیگا
اگرچہ گر سے زیادہ ہو اور اگر خفیف رنگ ہو اور اس پانیکو آب مطلق کہتے ہون تو نجس نہوگا اور گر
ساڑہے تین بالشت چوڑا اور ساڑہے تین بالشت لمبا اور ساڑہے تین بالشت گہرا ہوتا ہے پس اگر
گر سے کم پانی ہو تو ذرا سی نجاست سے بھی نجس ہو جاتا ہے اگرچہ رنگ اور بو اور مزہ اوسکا نہ بدلے
پس گر سے زائد پانی مین بھی احتیاطاً دو مرتبہ بدن اور کپڑا پاک کرنا چاہیئے اور ہر غوطہ کے
بعد احتیاطاً کپڑے کا نچوڑنا بھی چاہیئے اور اگر گر سے پانی کم ہو تو اوسے کسی لوٹے مین لیکر بدن
اور کپڑا پاک کرنا چاہیئے اور دو مرتبہ غوطہ دینا اور ہر مرتبہ نچوڑنا واجب ہے اور اسکا خیال
لازم ہے کہ جس ہاتھ سے کپڑا نچوڑا جاے اوسے بھی اسطور سے پاک کرے کہ جہانتک ہاتھ نچوڑنے مین
اوس پانی سے نجس ہوا ہے وہ بھی اس دہونے مین شامل ہو جاے یعنے ہاتھ اور کپڑے پر دو مرتبہ
پانی جلدی ہو جاے اور سب جگہہ کپڑے مین پانی پہونچ جاے ایسا نہو کہ کوئی

مقام ہو جاے اگر ذرا اسی مقام پر بھی پانی نہ پہونچیگا تو کپڑا نجس رہیگا اور برتن کو
بھی بعد نجاست دور کرنیکی بنا بر احتیاط آب قلیل سے تین مرتبہ پاک کرنا چاہیے
اور اسکا خیال ہے کہ سب مقاموں پر پانی جاری ہو جاے اور بہتر یہ ہے کہ آب کثیر مین بھی
برتن کو تین مرتبہ غوطہ دے اور کتا اگر برتن مین زبان ڈالکر پانی پیے تو پہلے خشک اور پاک
مٹی سے اوسے مانجے بعد اوسکے پانی ڈالکر مانجے بعد اسکے دو مرتبہ آب کثیر مین غوطہ دے اور اگر
سور برتن مین منہ یا زبان ڈالکر پانی پیے تو اوسکو پہلے مٹی سے مانجے جیسا کہ کتے کے حکم مین بیان
کیا گیا بعد اوسکے سات مرتبہ غوطہ دے واضح ہو کہ نجاست مین یقین کا اعتبار ہے گمان
اور شک اور وہم کا اعتبار نہین ہے البتہ شبہہ محصورہ کا اعتبار کیا جائیگا اور مخفی نرہے
کہ یقین اوسے کہتے ہین جسکے خلاف کا احتمال نہو اور گمان اوسے کہتے ہین جس طرف دل کا
زیادہ رجحان پایا جاے اور شک اوسے کہتے ہین جسمین دلکو کسیطرف رجحان زیادہ نہو
بلکہ دونو جانب برابر ہون اور وہم اوسے کہتے ہین کہ دل مین بہت کم خیال پیدا ہو
کہ شاید یہ بات اسطرح ہوگی بلکہ اوسکے خلاف کا زیادہ رجحان ہو شبہہ محصورہ
کی مثال یہ ہے کہ دو برتنو مین پانی یا اور کوئی چیز ہو ایک مین پاک ہو اور دوسرے
مین یقینی نجس ہو مگر اسمین شبہہ ہو جاے کہ کس برتن مین نجس ہے تو اون دونون

برتنوں کی پانی سے اور اون چیز سے اجتناب کرنا لازم ہے اور مشتبہ پانی سے غسل
و وضو جائز نہیں ہے فصل پیشاب کرنے اور پاخانہ جانے کی آداب میں واضح ہو کہ
پاخانہ جانے میں تین چیزیں واجب اور پانچ چیزیں حرام ہیں پہلا واجب ہے کہ اپنے
پیشاب اور پاخانہ کے مقام کو نامحرم سے چھپائے دوسرے یہ کہ قبلہ کی طرف منھ یا پیٹھ
کر کے نہ بیٹھے تیسرے یہ کہ پیشاب کی طہارت پانی سے کرے ڈھیلا لینا کافی نہیں ہے
اور جو چیزیں حرام ہیں پہلی ان میں سے یہ امر ہے کہ پاخانہ کے مقام کا کسی جانور کے فضلہ
یعنی گوبر سے پاک کرنا دوسرے کھانے کی چیز سے پاک کرنا تیسرے ہڈی سے پاک کرنا چوتھے اون
چیز سے پاک کرنا جسکی تعظیم کیجاتی ہو مثل اوس کاغذ کے جس پر علم دین لکھا ہو پانچویں اوس
ہاتھ سے استنجا کرنا جس میں ایسی انگوٹھی پہنے ہو کہ اوس پر قرآن کی آیتیں یا چہاردہ معصوم
علیہم السلام کے نام کھدے ہوں اور اوس آیت یا ناموں تک نجاست پہونچ
جائے اور استنجے میں چاہیے کہ پہلے فضلہ کو پاخانہ کے مقام سے دھو کر دو مرتبہ
پاک کرے اور پیشاب کا مقام بھی دو مرتبہ پاک کرے اور سنت ہے کہ تین مرتبہ
پاخانہ کی جگہ سے نشستگاہ تک ہاتھ سے سونتے اور تین مرتبہ بیخ ذکر سے تا سر حشفہ
سونتے اور سر حشفہ کو تین مرتبہ دبائے اور جھٹک دے کہ اسے استبرا کہتے ہیں اور

فصل پیشاب کرنے اور پاخانہ جانے کے آداب میں

استبرا کا فائدہ یہ ہے کہ جو رطوبت بعد استبرا نکلیگی اگر پیشاب کا یقین نہوگا تو وہ
پاک سمجھی جائیگی اور وضو بھی اوس رطوبت کے نکلنے سے نہ ٹوٹیگا فصل بیان
غسل میں چھ غسل واجب ہیں تین غسل مرد و عورت دونوں سے متعلق ہیں یعنی وہ
غسل جنابت اور غسل میت اور غسل مس میت ہے مگر تین غسل خاص عورتوں کے
لئے ہیں ایک غسل حیض دوسرے غسل نفاس تیسرے غسل استحاضہ کثیرہ و متوسطہ
اور استحاضہ قلیلہ میں ہر نماز کیلئے فقط وضو کافی ہے اور غسل کے سبب بھی چھ ہیں
جنابت ۔ مس میت ۔ موت ۔ حیض ۔ نفاس ۔ استحاضہ متوسطہ و کثیرہ اور
جنابت دو طرح سے حاصل ہوتی ہے ایک تو یہ کہ سوتے میں یا جاگتے میں کسیطرح سے منی نکلے

غسل میں

اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ پیشاب کے مقام سے تین چیزیں ایسی نکلتی ہیں کہ منی سے مشابہ
ہوتی ہیں ایک اوسمیں سے شہوت یا استادگی کی حالت میں لسدار رطوبت
نکلتی ہے اوسے مذی کہتے ہیں ایک چیز کبھی پیشاب کے بعد نکلتی ہے کہ منی سے بہت
مشابہ ہوتی ہے اوسے ودی کہتے ہیں ایک رطوبت منی نکلنے کے بعد نکلتی ہے اوسے
وذی کہتے ہیں ان تینوں چیزوں کے نکلنے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ غسل واجب ہوتا ہے نہ یہ
تینوں چیزیں نجس ہیں پس منی کی شناخت کیلئے حالت صحت میں چار علامتیں مقرر

کیگئی ہین ایک یہ کہ منی نکلنے کی وقت شہوت ولذت ہوتی ہے دوسری منی اکثر
اوچھل کر نکلتی ہے تیسری منی کی بو مثل خمیر ترش کی ہوتی ہے چوتھی منی نکلنے کے بعد
اکثر بدن مین سستی پیدا ہوتی ہے پس اگر ان چار علامتون سے ایک علامت بھی ہو
تو وہ منی سمجھی جائیگی اور اگر کوئی علامت نہوگی تو اوسپر منی کا حکم نہ کیا جائیگا
اور کبھی پیشاب کی آنے سے پہلے ایک رطوبت نکلتی ہے اوس سے بھی غسل واجب نہین ہوتا
اور اگر مرض سوزاک مین فقط خون نکلے تو بھی وضو نہین ٹوٹتا مگر وہ خون نجس ہے
اور اگر فقط پیپ نکلے تو وہ پیپ نجس نہین ہے اور اوسکے نکلنے سے وضو بھی نہ ٹوٹیگا دوسرا
سبب جنابت حاصل ہونیکا یہ ہے کہ بقدر حشفہ مرد کا بدن عورت کی یا مرد یا کسی جانور
کی بدن مین خواہ آگے خواہ پیچھے داخل ہو منی نکلے یا نہ نکلے اور غسل مس میت اوس وقت
واجب ہوتا ہے کہ مردے کا بدن کوئی شخص چھوے لیکن اگر سرد ہونے سے پہلے یا نہلانے کے بعد
چھوے یا شہید کی مردے کو یا اوس شخص کی مردے کو چھوے کہ بنا بر حکم شرع کی اوسکا قتل
واجب ہوا اور وہ قتل سے پہلے غسل میت کرچکا ہو یا فقط مردے کے بال یا ناخن کسی کو چھو جائین
یا اس شخص کی بال اور ناخن مردے کو چھو جائین اور عرف مین اوسے مردے کا چھونا نہ کہین
تو غسل واجب نہوگا اور میت مومن کا غسل دینا واجب کفائی ہے یعنی ہر مسلمان پر

مومن کی میت کا غسل دینا واجب ہے لیکن اگر ایک شخص بھی ذمہ دار ہو جائیگا
اور مردیکو غسل دیگا تو سب مسلمانوں پر سے وجوب ساقط ہو جائیگا اور حیض کا خون
نو برس کے بعد سے پچاس برس یا سن یاس تک عام عورتونکو اور زنان قرشیہ و نبطیہ کو ساٹھ
برس تک آتا ہے اور یہ خون تین دنسے کم اور دس دنسے زیادہ نہیں آتا اور ایک
حیض سے دوسرے حیض تک جو زمانہ درمیان میں عورت کے پاک رہنے کا ہوتا ہے
اوسے طہر کہتے ہیں اور طہر کا زمانہ دس دن سے کم نہیں ہوتا یعنے ایک خون حیض تمام
ہونیکے بعد دوسرے حیض شروع ہونے تک دس دنکا فاصلہ ہونا ضرور ہے اور جو
خون بچہ ہونیکے بعد آتا ہے اوسکو نفاس کہتے ہیں اور سب غسلونکا ایک ہی طریقہ
ہے فصل طریقہ غسل کے بیان میں غسل کی دو قسمیں ہیں غسل ترتیبی اور غسل ارتماسی
غسل ترتیبی میں بدنکے تین حصے قرار دیکے غسل کیا جاتا ہے پس اگر آب قلیل سے
غسل ترتیبی کیا جاے تو سب پہلے بدن اور لنگی پاک پانی سے طاہر کر لیجاے اور
پاک مقام پر جو عضو نہ غسل کرنیوالا کھڑا ہو کر دل میں نیت کرے کہ غسل جنابت
کرتا ہوں میں واسطے مباح ہونے نماز کے اور واسطے رفع ہونے حدث کے
تاکہ خدا مجھ سے راضی ہو بعد اس نیت کے فوراً سر پر پانی ڈالے اور سر و گردن کو

نفاس کی کمی کی مقدار کوئی نہیں ہے ایک لحظہ بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ دس دن سے زیادہ نہیں ہوتا ہے اگر عورت کی عادت حیض میں [illegible] مقرر ہے اور وہ مستحاضہ ہو جائے نفاس قرار دیگی اور باقی ایام استحاضہ [illegible] عادت حیض کا [illegible] نفاس [illegible] اور نو دن خون نفاس
غسل طریقہ غسل میں

کل نو دن نفاس قرار دیگی پس اس صورت میں معلوم ہوا کہ نفاس کے عادت کا اعتبار نہیں بلکہ نفاس میں بھی اعتبار عادت حیض کا ہے بشرطیکہ خون دس دن سے زیادہ آئے اور مخفی نرہے کہ بعد پاک ہونیکے خون نفاس سے عورت پر واجب ہے کہ غسل کرکے نماز و روزہ بجالاوے پس غسل میں تاخیر کرنا بلا عذر شرعی یا ترک نماز روزہ چالیس دن تک جیسا کہ بعض عورتیں کرتی ہیں گناہ عظیم ہے

اور سب مقامون پر اسطرح پانی پہونچائے کہ جاری ہو جائے بعد اسکے داہنے طرف کا
آدھا بدن گردن سے پاؤنکے ناخن تک دھوئے اور بغل اور تلوے اور لنگی کے نیچے اور ہاتھ
پاؤن کے ناخونمین پانی پہونچائے کوئی مقام رہ نجائے بعد اسکے بائین طرف سب
جگہ پانی پہونچائے اور پیشاب اور پاخانہ کا مقام دونو طرفکے دھونے مین
شریک کرے اور اگر حوض یا دریا مین غسل ترتیبی کرے تو پہلے بدن اور لنگی پاک
کر کے نیت کرے اور سر و گردن دھونیکے قصد سے غوطہ لگائے بعد اسکے پانی سے
نکل کر داہنی جانب کے قصد سے گردن تک پانی مین اوتر جائے بعد اسکے پانیسے
بدن نکال کر دوبارہ بائین جانب کے قصد سے پانی مین داخل ہو اور اگر پانی سے
بدن نکالنا دشوار ہو تو جسقدر بدن پانی کے باہر ہو پہلے سیدھی طرف کا بدن پانی مین
داخل کرے اور جسقدر بدن پانیکے اندر ہو اوسے بقصد غسل حرکت دے تاکہ سب مقامون پر
پانی گذر جائے پہلے سیدھی طرف کے آدھے بدن پر سب جگہہ ہاتھ پھیرے بعد اسکے اسیطرح
بائین طرف ہاتھ پھیرے لیکن اولی بلکہ احوط یہ ہے کہ بدن کو پانی سے نکالکر بقصد غسل پانیمین داخل ہو
اور بلا ضرورت کے اسکو ترک نکرے اور اگر روزہ سے ہو تو کسی ترتیبی بجا لاوے دونون ہاتھونمین
پانی لیکر سر و گردنکو دھوئے غوطہ نہ لگائے اسلیئے کہ اگر وہ روزہ ماہ رمضان کا ہو گا
اور رمضان مبارک کے دن ہونگے یا نذر معین کا روزہ ہو گا یا زوال کے

بعد غسل کریگا اور وہ روزہ قضاء ماہ رمضان کا ہوگا تو غسل بھی صحیح نہ ہوگا اور روزہ بھی
باطل ہوجائیگا اور اگر حوض یا دریا وغیرہ میں غسل ارتماسی کرنا چاہے تو پہلے بدن پاک کرے کہ
پانی کے باہر پاک مقام پر کھڑے ہو کر نیت کرے اسکے ساتھ ہی ایک غوطہ لگائے اور دونوں پاؤں
زمین سے اوٹھا کر تمام بدنکو حرکت دے کہ تمام اعضا پر پانی گذر جائے اور اسکا خیال رکھے
کہ پاؤں یا بدن میں اسقدر مٹی یا کوئی اور چیز لگی نہو کہ جسکے سبب سے جلد تک پانی نہ پہونچ
سکے اگر ذرا سی بھی جلد پر پانی نہ پہونچیگا تو غسل صحیح نہ ہوگا اور مخفی نرہے کہ غسل ترتیبی ہر حال
افضل و بہتر ہے اور سہولت بھی اسی میں ہے غسل ارتماسی میں اگر ذرا بھی خلل ہوگا تو کل غسل باطل ہوگا
مثلاً اگر انگوٹھی کو حرکت دینا بھول گیا اور پانی نہ پہونچا تو غسل باطل ہوگا اور غسل ترتیبی میں
اگر بائیں جانب کوئی مقام رہ جائے تو بعد غسل کے صرف اوس مقام کا دہونا کافی ہے غسل صحیح ہوگا البتہ
اگر داہنی جانب ہے تو اوس مقام کو دھو کر بائیں جانب دوبارہ دھونا چاہیے اور غسل ارتماسی ہر حال
روزہ واجب میں نکرنا چاہیے اور پوشیدہ نرہے کہ غسل میں سات امر واجب ہیں پہلا یہ کہ مکان غسل
غصبی نہو دوسرے یہ کہ پانی پاک ہو تیسرے یہ کہ پانی مضاف نہو مثل گلاب وغیرہ کے چوتھے یہ کہ پانی
غصبی نہو پانچویں یہ کہ سب اعضاء غسل کرنیکے پہلے پاک ہوں چھٹے نیت اور نیت اسطرح کرے کہ غسل جنابت
کرتا ہوں میں واسطے رفع ہونے حدث اور مباح ہونے نماز کے اور واسطے رضاے خدا کے ساتویں اگر غسل ترتیبی ہو تو

تو سر و گردن کے دہونیکے وقت نیت کرے اور اگر غسل ارتماسی ہو تو جو عضو پہلے پانی مین داخل ہو
اوس عضو کے داخل ہونیکے وقت نیت کرے اور تمام بدن کو اوس عضو کا تابع قرار دے آٹھوین
غسل ترتیبی مین سر و گردن کا دہونا نوین سیدھی طرف کا آدھا بدن دہونا دسوین
بائین طرف کا آدھا بدن دہونا گیارہوین ترتیب کا لحاظ رکھنا یعنی غسل ترتیبی مین پہلے
سر و گردن کا دہونا بعد اوسکے سیدہی طرف کا اوسکے بعد بائین طرف کا دہونا پس اگر
اسکے خلاف کریگا تو غسل صحیح نہوگا بارہوین یہ کہ افعال غسل خود بجا لانا پس اگر کوئی دوسرا
شخص غسل کرا دیگا تو غسل باطل ہوگا لیکن اگر غسل کرنیسے عاجز ہو تو جائز ہے کہ دوسرا
شخص غسل کرا دے تیرہوین یہ کہ ہر عضو پر پانی جاری ہو جائے چودہوین یہ کہ جو چیز جلد تک
پانی پہونچنے سے مانع ہو اوسے دور کرے پندرہوین یہ کہ اگر غسل ارتماسی ہو تو پائین زمین سے
دونون پانون اوٹھا دے تاکہ پانی دونون تلوؤن پر جاری ہو جائے سولہوین یہ کہ اول غسل سے
آخر غسل تک نیت کے حکم پر باقی رہنا اور قصد ریا وغیرہ نکرنا سترہوین یہ کہ اگر غسل کرنیوالا
روزہ سے ہو یا احرام باندھے ہو تو غسل ارتماسی نکرے فصل ان امر کے بیان مین کہ سات چیزین جنب پر
قبل غسل حرام ہین پہلے نماز واجب و سنت پڑھنا دوسرے خانہ کعبہ کا طواف کرنا یعنی خانہ کعبہ کے گرد
پھرنا تیسرے اپنے کسی عضو کو قرآن کے حرفون تک پہونچانا یا جنابت کی حالت مین

نام رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ یا بارہ امام اور فاطمہ زہرا علیہا السلام
اور انبیا علیہم السلام کی ناموںکو چھونا چوتھے مسجد مکہ یا مسجد نبی مین داخل ہونا
پانچوین کسی مسجد مین جا کر ٹہرنا چھٹے سورہ ہای عزیمہ کا پڑھنا اور سورہ ہای عزیمہ چار ہین
الم تنزیل الکتاب حم تنزیل من الرحمان الرحیم - والنجم اذا ہوی - اقراء باسم ربک
اور ان چارون سورونمین سجدہ واجب ہی پس اگر آیہ سجدہ پڑہا جای تو پڑہنی والی
اور سننی والی پر فوراً سجدہ کرنا واجب ہوگا ساتوین کسی چیز کا مسجد مین رکھنا لیکن
اگر مسجد مین جا کر فوری کسی چیز کو اوٹھالای تو جائز ہی

فصل بیان غسل میت مین

فصل بیان غسل میت مین

چاہیی کہ میت کو قبلہ کیطرف چت لٹای اسطرح کہ پاؤن میت کے قبلہ کیطرف
ہون اور نجاست دور کرکے تمام بدنکو مع اوس تختہ کی جسپر غسل دیتے ہین
پاک کری اور چند بیر کی پتیان ہاتھ سی ملکر پانیمین اونکا عرق ڈالی اور یہ نیت
کری کہ مین اس میت کو آب سدر کا غسل دیتا ہون رضای خدا کی لیئے اور سر وگردنکو
میت کی دھوی بعد اسکی سیدہی طرف کا آدھا بدن گردنسے پاؤن کی ناخنون تک
دھوی اور سب جگھہ پانی پہونچای اسیطرح بائین طرف کا آدھا بدن دھوی
بعد اسکی تھوڑا سا کافور لیکر ہاتھ مین ملکر پانیمین ڈالی اور یہ نیت کری کہ اس میت کو

غسل آب کافور دیتا ہون رضاے خدا کیلیئے اور سر و گردن آب کافور سے
دھوے بعد اسکے سیدھی طرف گردنسے پانونکی ناخنون تک آدھا بدن دھوے اور
اسیطرح بائین طرف کا آدھا بدن دھوے اور اگر میت احرام کیحالتمین ہو تو اوسے آب کافور
غسل دینا حرام ہے مگر غسل آب کافور کی عوض مین ایک غسل خالص پانی کا دے اور
جسوقت مردیکو غسل آب کافور دینے سے فراغت ہو تو اوسکے بعد تیسرا غسل خالص
پانی کا دے اور یہ نیت کرے کہ مین اس میت کو آب خالص کا غسل دیتا ہون خوشنودی
خدا کیلیئے اور خالص پانیسے سر و گردن دھو کر سیدھی طرف اور بائین طرف کا بدن
دھوئے اور احتیاطاً ان تینون غسلونسے پہلے ازالہ نجاست کے بعد مرد کی میت کو
غسل جنابت دے اور عورت کی میت کو ایک غسل اس نیت سے دے کہ اگر اس میت کو
غسل جنابت کی ضرورت ہے تو غسل جنابت اور غسل حیض کی ضرورت ہے تو غسل
حیض اور اگر غسل نفاس کی ضرورت ہے تو غسل نفاس دیتا ہون رضاے خدا کیلیئے
اور یہ بھی واجب ہے کہ مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے مگر بی بی اپنے شوہر کو
اور شوہر اپنی بی بی کو غسل دیسکتا ہے اور بعد غسل کی میت کو حنوط کرنا بھی واجب ہے
یعنے پیشانی اور دونون ہاتھونکی ہتھیلیون اور گھٹنون اور دونون پانونکے انگوٹھونکے ناخنون پر

کافور ملے لیکن اگر میّت احرام باندھے ہو تو حنوط کرنا حرام ہی بعد حنوط کی میّت
کو کفن دی ایک کفنی ایک لنگ اور ایک سر تا سری لیکن احتیاط یہ ہی کہ دو سر تا سریان
ہون اور یہ احتیاط ترک نکیجاے اور سر تا سری اوس چادر کو کہتی ہین جسمین مردہ لپیٹا جاتا ہے
اور سنت ہی کہ اگر مرد ہو تو سر پر عمامہ اور رانون مین ران پیچ لپیٹے اور عورت کے
یہان عمامہ کی عوضمین مقنعہ باندھے اور سینہ بند باندھنا سنت ہی اور بہتر و افضل ہی کہ مرد کی
عمامہ پر خاک شفا سے قرآن کی سورے اور دعائین اور عورت کی مقنعہ پر بھی خاک شفا سے
قرآن کے سورے اور دعائین لکھی ہون اور نماز میّت[1] کی بعد میّت کو قبر مین قبلہ کیطرف
منھ کرکے سیدھی کروٹ سے لٹاے اور یہ تلقین پڑھے اِسْمَعْ اِفْہَمْ اِسْمَعْ اِفْہَمْ اِسْمَعْ اِفْہَمْ
اِسْمَعْ اِفْہَمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِیْ
فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ
النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ
الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ نِ افْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَاَنَّ
الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ

[1] نماز جنازہ فصل ۲۶ مین مذکور ہے ۱۲

عورت کے لیے اس طرح کہے اِسْمَعِیْ اِفْہَمِیْ اِسْمَعِیْ اِسْمَعِیْ اِفْہَمِیْ اِسْمَعِیْ اِفْہَمِیْ اِسْمَعِیْ اِفْہَمِیْ عورت کیلیے اَنْتِ عورت کیلیے ... عورت کیلیے اَنَّکِ عورت کے لیے ... تَقُوْلُ بَارَکَ وَلِیُسْئَلَانِکِ ... وَعَنْ نَبِیِّکِ وَعَنْ قِبْلَتِکِ وَعَنْ کِتَابِکِ وَعَنْ اَئِمَّتِکِ ... اَحْضَرْنِیْ وَقُوْلِیْ

وجعفر بن محمدٍ وموسى بن جعفرٍ وعليّ بن موسى ومحمّد بن
عليٍّ وعليّ بن محمّدٍ والحسن بن عليٍّ والقائم الحجّة المهديّ
صلوات الله عليهم اجمعين ائمّة المؤمنين وحجج الله
على الخلق اجمعين وائمّتك ائمّة هدى ابرار
يا فلان بن فلان اذا اتاك الملكان المقرّبان رسولين من
عند الله تبارك وتعالى وسئلاك عن ربّك وعن نبيّك و
عن دينك وعن كتابك وعن قبلتك وعن ائمّتك فلا تخف
ولا تحزن وقل في جوابهما الله جلّ جلاله ربّي ومحمّد صلّى الله
عليه واله نبيّي والاسلام ديني والقران كتابي والكعبة قبلتي و
امير المؤمنين عليّ ابن ابيطالب امامي والحسن ابن عليّ ن المجتبى امامي
والحسين ابن عليّ ن الشّهيد بكربلا امامي وعليّ زين العابدين
امامي ومحمّد ابن عليّ باقر علم النّبيّين امامي وجعفر ن
الصّادق امامي وموسى الكاظم امامي وعليّ ن
الرّضا امامي ومحمّد ن الجواد امامي وعليّ ن الهادي

اِمَامِی وَالْحَسَنُ الْعَسْکَرِیُّ اِمَامِی وَالْحُجَّۃُ الْمُنْتَظَرُ اِمَامِی ھٰؤُلَاءِ
صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ اَئِمَّتِیْ وَسَادَتِیْ وَقَادَتِیْ وَشُفَعَآئِیْ
بِھِمْ اَتَوَلّٰی وَمِنْ اَعْدَائِھِمْ اَتَبَرَّءُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ثُمَّ اعْلَمْ
یَافُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی نِعْمَ الرَّبُّ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ نِعْمَ الرَّسُوْلُ وَاَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ
وَاَوْلَادَہُ الْاَئِمَّۃَ الْاَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْاَئِمَّۃُ وَاَنَّ مَا جَاءَ
بِہٖ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْکَرٍ
وَنَکِیْرٍ فِی الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَالنُّشُوْرَ حَقٌّ وَالصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِیْزَانَ
حَقٌّ وَتَطَایُرَ الْکُتُبِ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ لَّا رَیْبَ فِیْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ
یَبْعَثُ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ پھر کہے اَفَھِمْتَ یَافُلَانَ بْنَ فُلَانٍ ثَبَّتَکَ اللّٰہُ بِالْقَوْلِ
الثَّابِتِ ھَدَاکَ اللّٰہُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ عَرَّفَ اللّٰہُ بَیْنَکَ
وَبَیْنَ اَوْلِیَائِکَ فِیْ مُسْتَقَرٍّ مِّنْ رَّحْمَتِہٖ پھر کہے اَللّٰھُمَّ
جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْہِ وَاصْعَدْ بِرُوْحِہٖ اِلَیْکَ وَلَقِّہٖ مِنْکَ
بُرْھَانًا اَللّٰھُمَّ عَفْوَکَ عَفْوَکَ اور تلقین پڑھنے میں میت کا

شانہ ہلاتا جائے تلقین کی بعد دفن کرے جسوقت لوگ رخصت ہو جائین
تو دوسری مرتبہ تلقین پڑھے فصل کیفیت وضو مین وضو کی وقت قبلہ
کیطرف منہ کرکے بیٹھنا اور وضو سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے اگر سونے
یا ریح صادر ہونیکے بعد وضو کرے تو ہاتھونکو ایک مرتبہ گٹون تک دھوئے
اگر پاخانہ کے بعد وضو کرے تو دو مرتبہ اور ہاتھ دھونیکے بعد تین تین کلیان
کرے اور تین تین مرتبہ ناک مین پانی ڈالے بعد اسکے نیت کرے کہ وضو کرتا ہون مین
واسطے رفع حدث اور مباح ہونے نماز کے قربۃً الی اللہ اور دہنے ہاتھ سے
منہ پر پانی ڈالے اور جہان سے سر کے بال پیدا ہوتے ہین وہانسے ٹھڈھی تک
لمبائی مین اور احتیاطاً کانون تک چوڑائی مین دھوے اور اوپر سے نیچے ہاتھ لائے
نیچے سے اوپر ہاتھ نہ لیجائے اور سب جگہہ پانی پہونچائے منہ کا پانی خشک
نہ ہونے پائے کہ فوراً اسیدھے ہاتھ پر کہنی کے اوپر سے پانی ڈالے اور ناخنون تک
دھوے اور سب جگہہ پانی پہونچائے بعد اسکے فوراً بایان ہاتھ کہنی کے اوپر سے ناخنو نتک
دھوے اور دونون ہاتھونکے دھونیمین بھی کہنی کی طرفسے انگلیونکی طرف
ہاتھ لائے اور انگلیونکی طرف سے کہنی کی طرف ہاتھ نہ لیجائے اور وضو کے

فصل کیفیت وضو مین

پانی سے جو تری باقی رہے اوسی تری سے سر کا مسح اسطرح کرے کہ سیدھے
ہاتھ کی اونگلیان تالو کے مقام پر رکھکر پیشانی کیطرف کھینچے مگر جو پانی منھ پر ڈالا ہے
اوس پانی سے اونگلیان ملنے نہ پائین بعد اسکے سیدھے پانون کا اسطرح مسح کرے
کہ ناخنونسے آگے پانون کی اونگلیونپر ہاتھ رکھکر مفصل یعنی اوس جوڑ تک
جو پنڈلی سے متصل ہے مسح کرے کوئی مقام بیچ مین رہ نجائے اور پانونپر ہاتھ کھینچکر
آئے پانون کو اپنے مقام سے حرکت نہونے پائے اور اسیطرح سے دوسرے پانونکا
بھی مسح کرے اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ وضو مین اکیس ۲۱ امر واجب ہین پہلے یہ
کہ جس مقام پر بیٹھکر وضو کرے یا جہان وضو کا پانی گرے غصبی نہو یعنے زمین غصبی
اور مکان غصبی اور فضائے غصبی مین اس وضو کے سبب سے تصرف نہونے پائے اور
جس فرش پر وضو کرے وہ بھی غصبی نہو اگر یہ مقام غصبی ہونگے تو وضو صحیح نہوگا
دوسرے یہ کہ وضو کا پانی پاک ہو تیسرے یہ کہ وضو کا پانی مضاف نہو مثل
گلاب وغیرہ کے چوتھے یہ کہ وضو کا پانی غصبی نہو پس اگر وضو کرنیوالا جانتا ہو
کہ یہ پانی غصبی ہے اور غصب فعل حرام ہے مگر یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کہ غصبی پانی کے
وضو صحیح نہین ہے اور غصبی پانی سے وضو کرے تو وضو صحیح نہوگا ہان اگر مسئلہ

جانتا ہو اور اسی نجانتا ہو کہ یہ پانی غصبی ہے اور وضو کرے بعد اوسکے معلوم ہو
کہ جس پانی سے وضو کیا وہ غصبی تھا تو اس صورت مین وضو صحیح ہوگا مگر اگر پانی کا
مالک قیمت چاہے اور یہ شخص دیسکتا ہو تو اوس پانی کی قیمت دینا واجب ہوگی
پانچوین ۵ یہ کہ وضو کرنیسے پہلے اعضاے وضو پاک ہون چھٹے ۶ نیت وضو کرنا اور نیت کو
دلمین کرنا چاہیے ساتوین ۷ لازم ہے کہ جسوقت منھہ پر پانی ڈالنے لگے اوسوقت نیت کرے
آٹھوین ۸ منھہ دھونا نوین ۹ سیدھے ہاتھ کا دھونا دسوین ۱۰ بائین ہاتھ کا دھونا
گیارھوین ۱۱ سر کا مسح کرنا بارھوین ۱۲ سیدھے پانونکا مسح کرنا تیرھوین ۱۳ بائین پانوکا
مسح کرنا چودھوین ۱۴ یہ تینون مسح اوس پانی سے ہون کہ جو تری وضو کے پانی سے
باقی رہگئی ہو اور تازہ پانی مسح کے لئے نہ لیا جاے اور اگر ہاتھونمین تری باقی نہ ہے
تو جو پانی ابروین رہگیا ہو اوسے لیکر مسح کرے پندرھوین ۱۵ یہ کہ وضو کے افعال پے درپے
بجالاے دیر نکرے پس اگر منھہ دھو کر اسقدر دیر کرے گا کہ منھہ کا پانی خشک ہو جائے بعد اسکے
ہاتھ دھوئیگا تو وضو باطل ہوگا سولھوین ۱۶ ترتیب اس طریق سے کہ پہلے منھہ دھوے بعد
اوسکے سیدھا ہاتھ اوسکے بعد بایان ہاتھ دھوے اوسکے بعد سر کا مسح کرے پھر سیدھے پانو کا
پھر بائین پانون کا مسح کرے سترھوین ۱۷ یہ کہ نیت قربت کے ساتھ کوی دوسرا قصد نہ ہو

نکرے یعنی منھ ہاتھ دھونیسے بدنکو ٹھنڈک یا گرمی پہونچانا یا کسی کو دکھانا یا میل چھوڑانا مقصو
نہوا اٹھارھوین یہ کہ منھ اور ہاتھ دھونمین اوپر سے نیچے ہاتھ آوے نیچے سے اوپر نہ جاے انیسوین
یہ کہ افعال وضو خود بجالاے لیکن اگر شل یا بیمار ہو تو دوسرے آدمی سے وضو کرالے بلکہ اگر
وہ شخص اجرت چاہے تو اُسے اُجرت بھی دے بشرطیکہ اُجرت دینے پر قدرت رکھتا ہو بیسوین یہ
کہ وضو کرنیمین اسقدر پانی منھ اور ہاتھونپر ڈالے کہ جاری ہو جاے پس اگر ہاتھ کو تر کرکے
منھ اور ہاتھونپر پھیر لے تو وضو صحیح نہوگا اکیسوین اگر کوئی چیز مثل انگوٹھی کے
یا مثل سرمہ یا کاجل یا سرخی پان یا زیور نسوان کے جو اعضاے وضو مین پہنا جاتا ہے
یا میل وغیرہ یا اور کوئی شے جو کہ جلد پر پانی پہونچنے سے مانع ہو تو لازم ہے کہ اوسے
دور کرے یا حرکت دے تا کہ جلد تک پانی پہونچ جاے اور یہ بھی جاننا چاہئے کہ وضو
تین چیزونکے لئے واجب ہوتا ہے ایک تو نماز واجب کیلئے مگر سنتی نماز بھی بے وضو پڑھنا
حرام ہے دوسرے طواف واجب کے واسطے تیسرے اگر قرآن کے حروف چھونا واجب
ہو جائین تو حروف قرآن چھونیکے لیے اور مخفی نرہے کہ اگر کسی شخص کو یقین ہو کہ اپنی وضو
کیا ہے مگر اسمین شک ہو کہ بعد وضو کے حدث واقع ہوا یا نہین تو اوسکے بعد دوسرا وضو
کرنا واجب نہین ہے لیکن اگر حدث کا یقین ہو اور حدث کے بعد وضو کرنے یا نکرنے مین

شک ہو تو نماز واجب کیلئی وضو کرنا واجب ہوگا اور اگر وضو کا بھی یقین ہی
اور حدث کا بھی یقین ہی مگر اسمین شک ہی کہ پہلی وضو کیا تھا یا پہلی حدث واقع
ہوا تھا تو اس صورت مین بھی وضو کرنا واجب ہوگا اور حدث کی دو قسمین ہین
ایک حدث اصغر کہ جسکی وجہ سی فقط وضو کی ضرورت ہوتی ہی کہ وہ پیشاب ہی
اور پاخانہ اور ریح صادر ہونا اور سو جانا اور بیہوش ہو جانا اور عورتون کی
لئی خون استحاضۂ قلیلہ کا آنا اور ایک حدث اکبر ہی جو باعث غسل کا ہوتا ہی جیسی
جنابت اور مس میت اور موت اور حیض اور نفاس اور استحاضۂ کثیرہ و متوسطہ

فصل تیمم کی بیان مین

فصل ۴۲ تیمم کی بیانمین اگر پانی ممکن نہو یا انسان ایسی مرض مین مبتلا ہو کہ جسمین
پانی کا استعمال ضرر رکھتا ہو یا مرض پیدا ہو جانیکا یا زیادتی مرض کا گمان غالب ہو
تو ایسی حالتونمین ضرور ہی کہ تیمم کیا جای اور تیمم مین بارہ ۱۲ امر واجب ہین پہلی ۱ یہ کہ
مکان تیمم غصبی نہو دوسری یہ کہ جس چیز سی تیمم کری وہ خاک ہو راکھ وغیرہ نہو
تیسری ۳ یہ کہ تیمم کی خاک طاہر ہو نجس نہو چوتھی ۴ یہ کہ تیمم کی خاک غصبی نہو پانچوین ۵ یہ
کہ اوس مٹی مین کوئی چیز اسقدر نہ ملی ہو کہ جسکی وجہ سی وہ فقط مٹی نہ کہی جای چھٹی ۶ یہ
کہ تیمم کرنیسی پہلی تیمم کے اعضا پاک ہون ساتوین ۷ یہ کہ دلمین اسطرح نیت کری

کہ تیمم کرتا ہون مین بدلے وضو یا غسل کے واسطے مباح ہونے نماز کے قربۃً الی اللہ آٹھوین۸
یہ کہ جو چیز مثل انگوٹھی وغیرہ کے ہاتھ مین ہو کہ جسکی وجہ سے جلد تک تیمم کی مٹی نہ پہونچ سکے
تو اوسے دور کردے نوین۹ یہ کہ نیت کے ساتھ ہی دونون ہاتھ خاک پر مارے دسوین۱۰ یہ
کہ جس مقام سے کہ سر کے بال پیدا ہوتے ہین دونون ہاتھونسے دونون ابرو اور بینی تک
مسح کرے مگر اوپر سے نیچے ہاتھ لائے اس طریق سے کہ دونون گٹے ہاتھونکے جس مقام سے سر کے بال
اگتے ہین رکھکر نیچے کی جانب کھینچے یہانتک کہ دونون انگوٹھے کنپٹی تک پہونچ جائین
اور ہاتھ پیشانی پر کھینچین پیشانی کو حرکت نہو گیارھوین۱۱ سیدھے ہاتھ کی پشت کا گٹے سے
اونگلیونکے سرے تک بائین ہاتھ کی ہتھیلی سے مسح کرے بارھوین۱۲ بائین ہاتھ کی پشت کا
سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سے مسح کرے اور خواہ تیمم غسل کے بدلے ہو خواہ وضو کے بدلے ہو دو ضربین
لگادے ایک پیشانی کیلیئے ایک دونون ہاتھون کیلیے اور احتیاط یہ ہے کہ خواہ غسل کے
بدلے تیمم ہو خواہ وضو کے بدلے ہو ایک ضربی بھی تیمم کرے اور دو ضربی بھی تیمم کرے
اور ایک ضربی تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کرکے دونون ہاتھ خاک پر مارے اور پیشانی کا
مسح کرے بعد اوسکے بائین ہاتھ کی ہتھیلی سے سیدھے ہاتھ کی پشت کا گٹے سے اونگلیونکے
ناخنون تک مسح کرے اور اسیطرح سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی سے بائین ہاتھ کی پشت کا

گٹےسے انگلیونکے ناخنون تک مسح کرے اور دوضربی تیمم کا طریقہ پہلے بیان ہوچکا ہے مگر ہتھیلی مین مٹی رکھکر یا مٹی پر کپڑا ڈالکر تیمم کرنا نہ چاہیئے بلکہ دونو ہاتھونسے خاک پر ضرب لگانا لازم ہے اور ضرورت کے وقت جبصورتمین خاک ممکن نہو تو غبار پر بھی تیمم جائز ہے اور پتھر پر تیمم کے صحیح ہونےمین اختلاف ہے بعض عالم جائز سمجھتے ہین اور بعض علما ضرورت کے وقت جائز جانتے ہین اور بلا ضرورت خلاف احتیاط جانتے ہین

فصل احکام نماز مین

[illegible]

فصل ۹ احکام نماز مین واضح ہو جو نمازین کہ واجب ہین وہ بارہ ۱۲ ہین ایک اونمین سے نماز پنجگانہ ہے دوسری نماز جمعہ تیسری نماز عید ماہ رمضان چوتھی نماز عید قربان پانچوین نماز آیات چھٹی نماز میت ساتوین نماز طواف خانہ کعبہ آٹھوین ۸ وہ نماز جو بسبب نذر کے واجب ہوجاتی ہے مثل اسکے کہ اگر کوئی شخص نذر کرے کہ زیارت قبر رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے اگر مین مشرف ہونگا تو ہر جمعہ کو دو رکعت نماز پڑہا کرونگا اور صیغہ نذر بھی پڑھے تو ہر جمعہ کو یہ نماز اوسپر پڑھنا واجب ہوجائیگی اور جب اس نماز کو نہ پڑھے گا تو کفارہ اوسپر واجب ہوجائیگا اور کفارہ مین یا تین دن برابر روزے رکھے یا دس مسکینونکو ایک ایک مد گیھون یا جو یا خرما یا خشک انگور دے اور نذر کا صیغہ لِلّٰہِ عَلَیَّ کَذا ہے نوین ۹ وہ نماز جو بسبب عہد کے واجب ہوتی ہے مثلاً

[illegible]

[illegible]

کوئی شخص خدا سے عہد کرے کہ مین ہر روز دو رکعت نماز پڑہا کرونگا تو اوسپر ہر روز دو رکعت
نماز پڑھنا واجب ہو جائیگی اور عہد کا صیغہ عاہدت اللہ ہے دسوین وہ نماز کہ جو بسبب
قسم کے واجب ہوتی ہے مثلاً کوئی شخص قسم کھاے کہ مین بعد نماز مغرب کی نافلہ کے بعد مین ہر روز
نماز جعفر طیار پڑہا کرونگا تو اس نماز کا پڑھنا اوسپر واجب ہو جائیگا اور قسم کا صیغہ مثل
واللہ یا باللہ کے ہے اور جو شخص عہد و قسم کے خلاف کریگا تو جسطرح کفارہ نذر واجب ہو جاتا ہے
اوسی طرح عہد و قسم کی مخالفت سے بھی کفارہ واجب ہو جائیگا گیارھوین نماز اجارہ ہے کہ جو
مردہ کیطرف سے پڑھی جاتی ہے بارھوین وہ نماز کہ جو باپ کیطرف سے اور احتیاطاً ماں کی طرف سے بھی
ان دونوں کے مرنیکے بعد بڑے لڑکے پر واجب ہو جاتی ہے اور روشن ہو کہ ہر نماز واجبی کیلئے چھ امر
لازم ہین پہلے طہارت یعنی باوضو یا باغسل ہونا پس اگر کوئی شخص بے وضو یا بے غسل نماز پڑھیگا تو نماز
باطل ہوگی دوسرے کپڑے اور بدن سے نجاست دور کرنا پس اگر کوئی شخص نجس بدن یا نجس کپڑے سے
نماز پڑھیگا تو بھی نماز باطل ہوگی اور اگر نجاست سے یا ہندو کے دھوے کپڑے سے یا ہندو کی کوئی چیز
کھا کر دستہا و بدن اور لباس پاک کیے ہوے نماز پڑھے تو گنہگار بھی ہوگا بلکہ اگر ہندو کے دھوے
ہوے کپڑے پہنے ہو یا ہندو کے یہانسے کوئی چیز لیکر کھائی ہو بشرطیکہ وہ چیز تر ہو اور کسی مومن کے برتن
پانی پر یا رطوبت سے برتن کو یا کسی چیز کو چھوے تو وہ برتن اور وہ چیز بھی نجس ہو جائیگی بلکہ جہانتک

وہ نجاست پہنچے گی اوسکی طہارت واجب و لازم ہوگی اور اگر خون درہم بغلی
سے کم بدن یا کپڑے مین لگا ہو تو اسقدر خونکی نجاست معفو ہے مگر وہ خون نجس ہے اور
درہم بغلی کی مقدار احتیاطاً یہ ہے کہ جو مقدار ہاتھ کی انگوٹھی کے اندر آجاے اور اگر چھوٹے چھوٹے
خونکے دہبے کپڑے یا بدن مین لگے ہون اور سب ملاکر درہم بغلی سے کم ہون تو بھی نماز صحیح ہوگی لیکن
اگر اوس خون پر پانی گرے اور ذرا سا بھی خون پانی کے سبب سے پھیل جاے بلکہ نہ بھی پھیلے تو بھی کپڑا
یا بدن نجس ہو جائیگا اور اس حالتمین نماز کے صحیح ہونےمین تامل ہوگا تیسرے مرد کو اپنے پاخانہ اور
پیشاب کا مقام چھپانا اور احتیاط یہ ہے کہ مرد ناف سے گھٹنون تک بدن چھپاے لیکن عورتکو
سوا منھ اور دونون ہاتھون کی ہتھیلیان اور ظاہر قدمین کے تمام بدن چھپانا واجب ہے
چوتھے مکان نماز یعنی جس مقام پر نماز پڑھتا ہو وہ غصبی نہو اور ایسی نجاست سے بھی نماز پڑھنے کا
مقام نجس نہو کہ نماز پڑھنے والے کا بدن یا کپڑا اوس نجاست سے نجس ہو جاے پانچوین یہ کہ
اوس حیوان کی کھال کا لباس نہو جسکا گوشت حرام ہے بلکہ حرام گوشت جانور کے بالون
اور ریشم سے بنے ہوے کپڑے سے بھی نماز باطل ہے اور ریشمی لباس کا خاص مرد کو اور غصبی لباس کا
مرد و عورت دونون کو پہننا حرام ہے اور ان دونو قسمونکے لباس سے مرد کی اور فقط غصبی
لباس سے عورت کی بھی نماز باطل ہے چھٹے نماز کے وقت کا ملاحظہ کرنا پس اگر نماز کا وقت نہ آیا ہو اور کوئی شخص

نماز پڑھ لی تو وہ نماز باطل ہی اور نماز کی وقت آنیکا یقین حاصل کرنا واجب ہی جبتک
وقت آنیکا یقین نہو نماز نہ پڑھنا چاہیئے اور اسیطرح جبتک نماز کی قضا ہونیکا یقین نہو
تو اوسوقت تک نیت مین قضا کا ارادہ نکرے اور جسوقت صبح صادق ظاہر ہوتی ہی
وہی اول وقت نماز صبح کا ہوتا ہی اور صبح صادق کی پہچان یہ ہی کہ مشرق کیجانب
جسطرف سی آفتاب نکلتا ہی آسمانکی کنارے پر ایک سفیدی مثل چادر کی پھیلنا شروع
ہوتی ہی اور جسوقت صبح صادق ظاہر ہوجای اوسوقت سی جسوقت تک مشرق کیطرف سی سرخی
پیدا ہو نماز صبح کی فضیلت کا وقت رہتا ہی اور جبتک آفتاب کی نکلنی کا یقین نہو اوسوقت
تک نماز صبح کا وقت باقی رہتا ہی اور جب نصف آسمان سے مغرب کیطرف
آفتاب مائل ہوجائے تو ظہر کا وقت آجاتا ہی اور جتنی دیر مین نماز ظہر سی فراغت حاصل ہو
وہ خاص نماز ظہر کا وقت ہی اور نماز ظہر ادا کرنیکے بعد نماز عصر کا وقت آجاتا ہی اور
غروب آفتاب مین جب اسقدر زمانہ باقی رہی کہ جتنی دیر مین فقط عصر ہی کی نماز پڑھی جای
تو اوسوقت نماز ظہر کا وقت باقی نہین رہتا وہ خاص وقت آخر نماز عصر کا ہی اور بعد
غروب آفتاب کی نماز عصر کا وقت قضا ہوجاتا ہی اور آفتاب غروب ہوتی ہی جب
مشرق کیطرف سرخی پیدا ہو اور وہ سرخی نصف آسمان سی گذر جای تو یہ اول وقت

نماز مغرب کا ہی اور نماز مغرب کا وقت فضیلت اوسوقت تک رہتا ہی کہ جبتک
مغرب کیطرف سرخی باقی رہی اور احتیاط یہ ہی کہ مغرب کی نماز کا وقت اوسوقت تک
اوسمجھا جاے کہ جسوقت تیسرا حصہ رات کا تمام ہوتا ہی اور عشا کا وقت بعد نماز مغرب کے
آجاتا ہی اور احتیاط یہ ہی کہ جبتک مغرب کیطرف سرخی باقی رہی نماز عشا نہ پڑھے اور نماز عشا کا وقت
آدہی رات تک رہتا ہی اور بہتر یہ ہی کہ ثلث شب کے بعد نماز مغرب اور نصف شب کے
بعد نماز عشا بغیر تعیین ادا و قضا پڑھ لے اور رات کا حساب آفتاب غروب ہونیسے
صبح صادق کے ظاہر ہونے تک کرنا چاہیے اور واضح ہو کہ پانچ وقت کی نماز جو شب و روز مین
واجب ہی اوسمین ظہر کی چار اور عصر کی بھی چار مغرب کی تین عشا کی چار صبح کی دو رکعتین ہین
لیکن اگر کوئی شخص مباح سفر کرے تو ظہر و عصر اور عشا کی نمازین قصر ہو جاتی ہین یعنی چار
رکعتی نمازین دو رکعتی رہ جاتی ہین اور اگر سفر حرام ہوگا تو پوری نمازین پڑھی
جائینگی اور سفر حرام مین روزہ بھی ترک نہین کیا جاتا اور سفر حرام اوسے
کہتے ہین کہ خاص حرام کام کے ارادہ سے یا مثل اسکے کہ ماں باپ کی اپنی اولاد کو یا
آقا کے اپنی لونڈی غلام کو یا شوہر کی اپنی بی بی کو اجازت نہو اور یہ لوگ سفر
کرین یا خاص چوری کیلئے یا جوا کھیلنے کے قصد سے یا زنا یا شراب پینے کے

ارادہ سے یا بضرورت فقط دل بہلانے کی راہ سے شکار کھیلنے کیلئے یا حرام نوکری
کیواسطے یا خاص کسی ناجائز مقدمہ کی پیروی کیلئے کوئی شخص سفر کرے تو ایسے سفر مین
نماز قصر نکیجائیگی یا کسی شخص کو آٹھ فرسخ سے کم جانا ہو تو بھی پوری نماز پڑھی جائیگی
اور اگر آٹھ فرسخ کی ارادہ سے کوئی شخص گھر سے نکلے اور حد ترخص تک پہونچے تو لازم ہے
کہ نماز کو قصر پڑھے اور حد ترخص سے مراد یہ ہے کہ مسافر اپنے مکانسے اتنا دور چلا جاوے کہ
شہر کی دیوارین نظر نہ آئین لیکن اگر حد ترخص مین یا آٹھ فرسخ کی مسافت مین یا سفر
کے حلال و حرام ہونیمین کسیکو شک ہو تو احتیاطاً ایسی صورت مین پوری بھی نماز پڑھے
اور قصر بھی پڑھے اور جب سفر تمام ہو تو جس مقام پر دس دن رہنے کا قصد یقین ہو جاے
وہان پوری نماز پڑھے بلکہ اگر دس دن رہنے کا قصد کرکے مثلاً ایک نماز ظہر بھی
تمام پڑھی ہو اور پھر دس دن سے کم رہنے کا ارادہ ہو جاے تو بھی لازم ہے کہ
جتنے دن رہے نماز پوری پڑھے اور جس مقام پر دس دن رہنے کا ارادہ نکیا ہو یا معلوم نہو
کہ رہنا ہوگا یا تردد ہو تو نماز قصر پڑھنا چاہیے یہانتک کہ تردد کی حالت مین تیس ۳۰ دن
گذر جائین تو چاہیے کہ جس روز تیس ۳۰ دن پورے ہو جائین بعد اوسکے اگر
ایک وقت کی بھی نماز پڑھکر جانیکا ارادہ مصمم ہو جائے تو بھی اوس نماز کو پورا پڑھنا

ایک فرسخ تین میل انگریزی کا ہوتا ہے اور میل انگریزی چار ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور میل انگریزی ایک [illegible]

[illegible]

لازم ہو یا بعد تین دن کے جتنے دنون اوس مقام پر رہے تو واجب ہے کہ نماز پوری پڑھا
کرے اور واضح ہو کہ نماز پنجگانہ کی ہر نماز مین پانچ امر رکن اور تین امر واجب ہین
اور ہر رکن اور ہر واجب سے متعلق چند امور ہین کہ وہ بھی واجب ہین اور پوشیدہ
نر ہے کہ نماز مین رکن سے مراد یہ ہے کہ اگر جانکر یا بھولے سے اوسے زیادہ کرے
یا ترک کرے تو نماز باطل ہو جائیگی لیکن اگر کسی واجب کو جانکر زیادہ کرے یا ترک
کریگا تو نماز باطل ہوگی اور اگر بھولسے کسی واجب کو ترک یا زیادہ کریگا تو بعد
تدارک کرنیکے وہی نماز کافی ہوگی اور پانچ امر جو نماز مین رکن ہین پہلے اونمین سے
نیت ہے دوسرے تکبیر احرام تیسرے قیام یعنی ایک قیام تو حالت تکبیر احرام مین
اور دوسرا قیام متصل برکوع اور قیام متصل برکوع سے یہ مراد ہے کہ رکوع مین جانیسے
پہلے نماز پڑھنے والا سیدھا کھڑا ہو مثلاً اگر کوئی شخص رکوع بجا لانا بھول جائے
اور سجدے کیلئے جھکے اور جھکنے کی حالت مین یاد آئے کہ رکوع نہین کیا تو اوسے واجب ہے
کہ پہلے سیدھا کھڑا ہولے بعد اوسکے رکوع بجا لائے اور اگر سیدھا کھڑا نہوگا اور
اوسی جھکنے کی حالتمین رکوع بجا لائیگا تو بسبب رکن فوت ہونیکے نماز باطل ہو جائیگی
چوتھے رکوع پانچوین ہر رکعت کے دونو سجدے اور تین امر جو واجب ہین ایک

اونمین سے قرأت ہی یعنی سورہ حمد اور دوسرا سورہ پڑھنا دوسرے تشہد تیسرے
سلام پس ہر نماز کی پہلی رکعت مین اکیس ۲۱ امر واجب ہین اول کھڑے ہونا دوسرے ۲
قبلہ کیطرف منھ کرنا تیسرے ۳ نیت کرنا چوتھی ۴ تکبیر احرام کہنا پانچوین ۵ تکبیر احرام کہنے کیحالت
مین قیام بجالانا چھٹی ۶ سورہ حمد اور دوسرا سورہ پڑھنا ساتوین ۷ جتنی دیر مین سورہ حمد
اور دوسرا سورہ پڑھا جائے اُتنی دیر کھڑا رہنا آٹھوین ۸ رکوع کیلئے جھکنا نوین ۹
جتنی دیر مین رکوع کا ذکر تمام ہو اوتنی دیر تک رکوع مین رہنا دسوین ۱۰ رکوع مین
ذکر کرنا گیارھوین ۱۱ رکوع سے سر اوٹھانا بارھوین ۱۲ رکوع سے سر اوٹھانیکے بعد سیدھا
کھڑا ہو کے تھوڑا سا ٹھہرنا تیرھوین ۱۳ دونون سجدونکے لیے جھکنا چودھوین ۱۴ سجدیکا
ذکر جتنی دیر مین تمام ہو اوتنی دیر سجدہ مین توقف کرنا پندرھوین ۱۵ سجدہ مین ذکر کرنا
سولھوین ۱۶ سجدہ سے سر اوٹھانا سترھوین ۱۷ دونون سجدونکے درمیان مین بیٹھنا اٹھارھوین ۱۸
بیٹھکر تھوڑا سا توقف کرنا انیسوین ۱۹ دوسرے سجدیکے لیے جھکنا بیسوین ۲۰ دوسرے
سجدیکا ذکر جتنی دیر مین تمام ہو اوتنی دیر سجدہ مین رہنا اکیسوین ۲۱ سجدہ مین ذکر
کرنا مگر ان اکیس امرونمین سے دوسری رکعت مین تین امر کم ہو جاتے ہین
ایک نیت دوسرے تکبیر احرام تیسرے تکبیر احرام کی کیحالتمین قیام

لیکن دوسری رکعت مین چار فعل واجب اور زیادہ ہو جاتے ہین پہلے
دوسری سجدے سے سر اوٹھانا دوسری سر اوٹھانیکے بعد بیٹھنا تیسری تشہد پڑھنا
چوتھی جتنی دیر مین تشہد تمام ہو اوتنی دیر بیٹھے رہنا اور اگر نماز دو رکعتی ہو تو اوسمین
تین فعل واجب اور زیادہ ہو جاتی ہین ایک تو سلام کہنے کیلئے بیٹھنا دوسری
سلام کہنا تیسری جتنی دیر مین سلام تمام ہو اوتنی دیر توقف کرنا پس نماز صبح
مین چھیالیس امر واجب ہین اور نماز مغرب مین اڑسٹھ اور عشا مین چھیاسی
اور اسیطرح نماز ظہر مین بھی چھیاسی اور نماز عصر مین بھی چھیاسی امر واجب ہین

فصل ۱۲ بیان مین ان امرونکے جو نماز مین رکن اور واجب ہین اور ان رکنون
سے اور واجب امرونسے جو امور متعلق ہین پس واضح ہو کہ نماز مین پہلا رکن
نیت ہی اور نیت سے مراد یہ ہی کہ رضای خدا کیلئے کسی عبادت کے بجالانیکا
قصد کرنا اور چاہیئے کہ نیت دلمین کیجائے پس اگر وہ نماز ادا ہو تو ادا اور قضا
ہو تو قضا سنت ہو تو سنت واجب ہو تو واجب اوس نماز کی نیت مین معین
کرلے اور بعد نیت کے فوراً تکبیر احرام کہے اور تکبیر احرام دوسرا رکن
ہی اور اسمین چھ امر واجب ہین ایک یہ کہ تکبیر کا زبان عربی مین کہنا دوسرے

فصل ۱۲ بیان مین ان امرون کے جو نماز مین رکن اور واجب مین

حرفونکا مخرج سے نکالنا تیسرے نیت کے بعد فوراً اللہ اکبر کہنا چوتھے
لفظ اللہ اور لفظ اکبر مین فاصلہ نکرنا مثل اسکے کہ اللہ کہکر ٹھہر جاے اور
تھوڑی دیر کے بعد اکبر کہے پانچوین یہ کہ ہمزہ اللہ اور ہمزہ اکبر کو ظاہر کرے
کسی لفظ سے وصل نکرے یعنی ملا کے ہمزہ کو ساقط نکرے چھٹے یہ کہ اللہ اکبر اسطرح کہنا
کہ اگر بہرا نہو تو خود سن سکے اور تکبیر احرام کہتے ہین قیام کو علما رکن جانتے ہین
اور قیام سیدھا کھڑے ہونیکو کہتے ہین اور قیام تیسرا رکن ہے اور اس قیام
مین پانچ امر واجب ہین پہلے قبلہ کیطرف منھ کرکے سیدھا کھڑے ہونا
دوسرے کسی چیز پر تکیہ کرکے کھڑے نہونا تیسرے استقرار یعنی اپنے مقام پر ٹھہرا رہنا
اور حرکت نکرنا چوتھے دونون پانون پر بوجھ دیکر کھڑے ہونا پانچوین دونون
پانون کی درمیان مین بہت فاصلہ نکرنا اور بعد تکبیر احرام کے ایک امر واجبات
نماز مین سے قرات ہے یعنی سورہ حمد اور دوسرا سورہ نماز پنجگانہ کے پہلے اور دوسری
رکعت مین پڑھنا لیکن مغرب کی تیسری اور عشا و ظہر و عصر کی تیسری اور
چوتھی رکعت مین اختیار ہے چاہئے سورہ حمد پڑھے چاہے تین مرتبہ تسبیحات
اربعہ پڑھے اور قرات حمد و سورہ مین دس امر واجب ہین ایک یہ کہ حمد و

سورہ کے بعینہٖ الفاظ پڑھنا اسلئے کہ ان سورون کے معنی پڑھنا کافی
نہین ہین دوسرے حرفونکا مخرج سے نکالنا تیسرے لفظونکی اعراب صحیح اور
تشدید اچھی طرح ادا کرنا چوتھے سورہ حمد اوسکے بعد دوسرا سورہ پڑھنا پانچوین
سورہ کی لفظونمین زیادہ فاصلہ نہو تاکہ ایک لفظ پڑھکر دیر تک چپکا کھڑا
رہے یا کوئی لفظ قرآن اور دعا کے سوا زبان پر جاری کرے چھٹے اگر نماز پڑھنے والا
مرد ہو تو نماز صبح کی دونون رکعتونمین اور مغرب و عشا کی پہلی دو رکعتونمین سورہ حمد
اور دوسرا سورہ اسطرح پڑھے کہ جوہر صوت یعنی کسیقدر آواز ظاہر ہو اور جو شخص پاس
قریب ہو وہ سن لے بشرطیکہ بہرا نہو ساتوین سورہ حمد اور دوسرا سورہ سے پہلے
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا آٹھوین سورہ حمد اور دوسرا سورہ دیکھکر نہ پڑھنا
بلکہ از روے حفظ پڑھنا نوین سورہ پڑھنے سے پہلے جس سورہ کا پڑھنا منظور
ہو اوسکے قصد سے بسم اللہ کہنا دسوین اگر سورہ الم ترکیف پڑھے تو اوسکے بعد
مع بسم اللہ سورہ لایلاف بھی پڑھے اور اگر سورہ والضحی پڑھے تو اوسکے
ساتھ مع بسم اللہ الم نشرح بھی پڑھے لیکن ان چارون سورونکا نماز
واجب مین نہ پڑھنا بہتر ہے اور قرأت اور سورہ حمد مین چھہ امر حرام ہین ایک

که بعد سورهٔ حمد کی بلاضرورت تقیه آمین کهنا دوسرے اتنا بڑا سوره پڑھنا جسکے
سبب سے نماز کے بعض افعال ایسے وقت مین واقع هون که اوس نماز کا وقت باقی
نرهے تیسرے سورهٔ عزائم مین سے کسی سورے کا پڑھنا پانچوین اگر آدها سوره پڑھ چکا هے
تو اوسے چھوڑ کر دوسرا سوره پڑھنا لیکن اگر سورهٔ قل هو الله احد یا قل یا ایها الکافرون
پڑھنا شروع کیا هو تو اوسے چھوڑ کر دوسرا سوره پڑھنا کسی حال مین جائز نهین هے
لیکن نماز جمعه مین اگر آدهے سے کم ان دونون سورونمین سے پڑھا هو تو
انھین چھوڑ کر سورهٔ جمعه اور سورهٔ منافقون پڑھ سکتا هے بشرطیکه ان دونون
سورونکے پڑھنے کا پهلے هی سے قصد نه کر لیا هو اور اگر ایک سوره چھوڑ کر
دوسرا سوره پڑھنے کا قصد کرے تو جس سوره کا پڑھنا منظور هو اوس سوره کے
قصد سے بسم الله بھی کهے چھٹے عورت کا حمد و سوره اسقدر بلند آواز سے پڑھنا که
اوسکی آواز نا محرم سنین اور نماز کا چوتھا رکن رکوع هے اور اس رکوع مین
چھه امر واجب هین ایک یه که اسقدر جھکے که دونون هاتھون کی هتھیلیان
گھٹنون تک پهنچین دوسرے تین مرتبه سبحان الله یا ایکمرتبه سبحان ربی العظیم
وبحمده کهے تیسرے اتنی دیر تک رکوع مین توقف کرے جتنی دیر مین دعا ر

رکوع تمام ہو چوتھے اسطرح دعا رکوع پڑھے کہ خود سنے پانچوین رکوع سے سر اوٹھا کر سیدھا
کھڑا ہونا چھٹے سر اوٹھانیکے بعد تہوڑا توقف کرنا اور نماز کے رکنون مین سے پانچوان رکن
ہر رکعت کے دونون سجدے ہین اور اون دونون سجدونمین دس امر واجب ہین
ایک یہ کہ سات عضو پر سجدہ واقع ہو اور وہ سات عضو پیشانی اور ہاتھ کی
دونون ہتھیلیان اور دونون گھٹنے اور دونون پانونکے انگوٹھونکے سرے ہین
دوسرے یہ کہ بدن کا بوجھ ساتون عضو پر پڑے تیسرے یہ کہ ان ساتون
عضو کو اپنے مقام پر قرار ہو چوتھے یہ کہ پیشانی خاک یا ایسی چیز پر رکھے جو چیز
زمین سے پیدا ہوتی ہے مگر یہ شرط ہے کہ اوس چیز کے کھانے اور پہننے کی عادت
جاری نہو اور معدنی بھی نہو لیکن خاک تربت امام حسین علیہ السلام پر سجدہ کرنا
بہتر و افضل ہے پانچوین تین مرتبہ سبحان اللہ یا ایکمرتبہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ سجدہ مین
کہنا چھٹے یہ کہ جتنی دیر مین سجدہ کی دعا تمام ہو اتنی دیر تک سجدہ مین توقف کرنا
ساتوین یہ کہ دعا سجدہ اسطرح پڑھے کہ خود سنے آٹھوین یہ کہ سجدہ اول کے بعد
سر اوٹھائے نوین یہ کہ سر اوٹھانیکے بعد تھوڑا توقف کرے دسوین یہ کہ دوسری
مرتبہ مثل پہلے سجدہ کے سجدہ بجا لائے اور واجبات نماز مین سے تشہد بھی ہے

اور اس تشہد مین سات امر واجب ہین ایک یہ کہ جتنی دیر مین تشہد پڑھا جاے
اوتنی دیر بیٹھنا دوسرے تشہد پڑہنے کی لیئے توقف کرنا تیسرے تشہد مع صلوات
پڑھنا چوتھے حرفونکا مخرج سے ادا کرنا پانچوین درمیان مین تشہد کے دیر تک
چپ نہ بیٹھے رہنا چھٹے تشہد پڑھنے کیحالتمین بات نکرنا ساتوین اگر تشہد
یاد نہو اور نہ اتنا وقت ہو کہ یاد کر سکے تو جتنی دیر مین تشہد تمام ہوتا ہے اوتنی
دیر تک ذکر خدا کرنا بنا بر احتیاط اور اولی یہ ہے کہ الحمد للہ کہے اور واجبات
نماز مین سے سلام بھی ہے اور سلام مین پانچ امر واجب ہین ایک یہ کہ جتنی
دیر مین سلام پڑھا جائے اوتنی دیر تک بیٹھنا دوسرے جتنی دیر مین سلام
تمام ہوا اوتنی دیر تک توقف کرنا تیسرے جسطرح سلام کی نصین حدیث مین
مذکور ہین انھین لفظون سے سلام کہنا چوتھے تشہد تمام کر کے سلام کہنا
پانچوین اسطرح سلام کہے کہ خود سنے **فصل** اذان کی بیان مین حدیث مین
وارد ہے کہ جو شخص کسی شہر اسلام مین اذان کہے تو خدا اوسپر بہشت واجب
کرتا ہے اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ سواے نماز پنجگانہ کے اور کسی واجبی
یا سنتی نماز کیلئے اذان کہنا جائز نہین بلکہ حرام ہے اور ان پانچ نمازونکے واسطے

فصل اذان کے بیان مین

اذان کہنے کی بہت تاکید ہی اور اذان سنت موکدہ ہی بلکہ بعض عالم نماز صبح
اور نماز مغرب کیلئی واجب جانتے ہین اور اذان مین دو امر حرام ہین ایک تو وقت سے
پہلے کہنا اگر صبح صادق سے پیشتر اطلاع کیواسطے اذان کہنے کی اجازت ہی
لیکن جب صبح کی نماز کا وقت آجائی تو خاص نماز کیلیے بھی اذان کہنا چاہیئے
دوسری بیضرورت تقیہ اذان صبح مین اَلصَّلوٰۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوم کہنا اور
چاہیئی کہ اذان مین چار بار اَللّٰہُ اَکبَر دو بار اَشہَدُ اَن لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
دو بار اَشہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ کہی اور چونکہ رسولخدا صلعم نے
مکرر حدیثون مین فرمایا ہی کہ جہان میرا ذکر ہو علی کا بھی ذکر کیا جای علاوہ اسکی شہادت خلافت
امیر مومنان جزو ایمان اور شیعہ و سنی کی اذانمین امتیاز کا سبب ہی اور اقرار وحدانیت
و رسالت بغیر اقرار خلافت امیر المومنین ناقص رہتا ہے لہذا بقصد رضای
خدا و بہ نیت تبرک ایک بار یا دو بار اَشہَدُ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّ اللّٰہِ وَخَلِیفَۃُ رَسُولِ
اللّٰہِ بِلَا فَصل بھی کہی اور دو دو مرتبہ حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ دو بار حَیَّ عَلَی الفَلَاح
دو بار حَیَّ عَلٰی خَیرِ العَمَل دو بار اَللّٰہُ اَکبَر دو بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہی اذان کے
بعد اَلحَمدُ لِلّٰہ یا سُبحَانَ اللّٰہ کہکر یا سجدہ مین دعا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنتَ رَبِّی سَجَدتُّ

لکَ خاضِعًا خاشِعًا پڑھکر اقامت کہے اور ثواب اور تاکید اقامت کہنے کی اذان سے
زیادہ ہے اور بعض عالم ہر نماز کیلئے اقامت کہنا واجب جانتے ہین اور چاہیے کہ اقامت
اسطرح کہے دو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ دوبار اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوبار اَشْہَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکبار اَشْہَدُ اَنَّ عَلِیًّا حُجَّۃُ اللّٰہِ
بقصد تبرک دوبار حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ دوبار حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ دوبار حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ
دوبار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ دوبار اَللّٰہُ اَکْبَرُ ایکبار بنابر مشہور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اور بعد قد قامت الصلوۃ کہنے کے جناب سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ بات کرنا حرام جانتے
ہین مکروہ بات کہ جو متعلق نماز ہو جائز ہے **فصل** کیفیت نماز مین جب انسان
نماز پڑھنا چاہے تو قبلہ کیطرف منہ کرکے سیدھا کھڑا ہو اور دونون پانون
برابر رکھے آگے پیچھے نہون اور دونون پانونمین ایک بالشت یا کھلے ہوئے
چار انگلیونکا فاصلہ ہونا چاہیے پانون کی انگلیان قبلہ کیطرف ہون اور دونون
ہاتھونکو دونون زانو پر رکھے اور چاہیے کہ ہاتھونکی انگلیان باہم ملی ہون
اوسوقت نیت کرے کہ مثلاً نماز ظہر یا عصر چار رکعت تمام یا دو رکعت قصر یا نماز نیابت
یا واجب ادا یا قضا رضائے خدا کیلئے پڑھتا ہون لیکن نیت کی لفظین

فصل کیفیت نماز مین

زبان سے جاری نکرے یہ قصد دل ہی مین ہونا چاہیئے اور چونکہ بعض عالم فرماتے
ہین کہ نماز مین جو کچھ پڑھا جاوے اوسکے معنی بھی جاننا واجب ہی لہذا تکبیر احرام سے
تا سلام حاصل معنی سورون اور دعاؤنکی بھی لکھے جاتے ہین الحاصل جب نیت
کر چکے فوراً اللہ اکبر کہے یعنی خدا بزرگ تر ہے اس سے کہ انسان اوسکی بزرگی کا
تصور کر سکے یا عقل بشر اوسکی بزرگی تک پہونچ سکے اور تکبیر کے وقت دونون
ہاتھ بلند کرے لیکن چاہیئے کہ ہاتھونکی ہتھیلیان قبلہ کیطرف ہون اور دونون
ہاتھ کانکی لو تک پہونچین تکبیر کے بعد کسیقدر توقف کرکے سنت کے قصد سے
اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم کہے یعنی پناہ مانگتا ہون مین خدا کی جناب مین
شیطان کے شر سے کہ جو رحمت خدا سے دور کیا گیا ہی بعد اسکے سورہ حمد پڑھے
اور وہ سورہ یہ ہی بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ یعنی ابتدا کرتا ہون یا مدد
چاہتا ہون نام خدا سے کہ جو دنیا مین مومنون اور تمام خلائق پر رحم کرنیوالا ہے
اور آخرت مین خاص مومنونکی نسبت اپنی مخصوص رحمت سے بخشش کرنیوالا
ہی اَلحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العَالَمِین سب قسم کا حمد خدا ہی کیلئے مخصوص ہے کہ جو پرورش
کرنیوالا کل اہل عالم کا ہی اَلرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ دنیا مین باوجود نافرمانی مومنون

اور کافرونکے نسبت رحم کرنیوالا ہی اور آخرت مین خاص مومنون ہی کی نسبت
بخشش و رحمت کرنیوالا ہی مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ مالک امور یا بادشاہ
روز قیامت ہی اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اے خدا خاص ہم تیری ہی عبادت
کرتے ہین اور خاص تجھی سے مدد چاہتی ہین اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
تو ہمین راہ راست کی ہدایت فرما اور طریق حق پر ثابت رکھ اور پیروی آئمہ
طاہرین علیہم السلام کی توفیق عنایت کر صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہ وہ طریق مخصوص اون بندونکا ہی
جنپر تو نے اپنی ہر قسم کی نعمت تمام کی ہی نہ یہ کہ اون لوگونکی راہ ہم اختیار کرین
کہ جنپر تو نے اپنا غضب نازل کیا ہی اور نہ راہ اون لوگونکی کہ جو گمراہ
اور طریق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ سے پھرے ہوئے ہین بعد سورہ حمد کے جو سورہ
چاہے پڑھے مگر نماز واجب و سنت مین سورۂ انا انزلناہ کے پڑھنے کا
ثواب زیادہ ہی اور وہ سورہ یہ ہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ
فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ خدا فرماتا ہی کہ نازل کیا ہمنے قرآن کو شب قدر مین وَمَا
اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ اے محمد شب قدر کی قدر و منزلت تمنے کہا نسے

جانی کہ شب قدر کیا قدر و منزلت رکھتی ہی لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ
شَہْرٍ شب قدر کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سی بہتر ہی تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ
وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ شب
قدر مین فرشتے اور روح کہ ایک ملک مقرب ہی یا فرشتہ سی بھی عظیم تر ہی امام
عصر علیہ السلام پر نازل ہوتی ہین اپنے پروردگار کے اذن سی اون امرونکو
عرض کرنیکے لیئے جو ہر شخص اور ہر چیز کیواسطے مقدر ہو چکا ہی اور یہ شب
طلوع صبح تک دوستان خدا کے لیئے سلامتی کا باعث ہی جب سورہ حمد کے
بعد دوسرا سورہ تمام ہو تو کسیقدر توقف کرکے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور کانکی
لو تک دونون ہاتھونکو بلند کرے جب تکبیر تمام ہوئی تو رکوع مین جائے
اور اپنے دونون ہاتھ کی ہتھیلیان دونون گھٹنون تک پہونچائے
اور دونون گھٹنونکو پشت کیطرف لیجائے اور پشتکو برابر اور گردنکو سیدھا
رکھے جب رکوع مین جالے اوسوقت تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ یا سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ کہے یعنی ہر نقصان سی اپنے پروردگار کو پاک جانتا
ہون کہ جو مرتبہ عظیم و بزرگ رکھتا ہی کہ جس بزرگی کا عقل بشر تصور نہین کرسکتی

اور حمد و ثنا کرتا ہون اوسی پروردگار کی بعد اسکے سیدھا کھڑا ہو جب
کھڑا ہولے تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہے یعنی سنا خدا نے اوس شخص کی حمد کو
جو اوسکی حمد بجا لایا اور کھڑے رہنے کیحالتمین اللّٰہُ اَکبَر کہکے سجدہ مین جاے
اور واجب ہے کہ سجدہ سات عضو پر واقع ہو جیسا کہ پہلے ذکر ہوا جب سجدہ
گاہ پر پیشانی پہونچ لے اوسوقت تین مرتبہ سُبحَانَ اللّٰہِ یا سُبحَانَ رَبِّیَ
الاَعلےٰ وَبِحَمدِہٖ کہے یعنی پاک جانتا ہون مین اپنے پروردگار کو کہ جو ہر شی سے
بلند تر ہے اور مشغول ہون اوسکی حمد و ثنا مین جب سجدہ کی دعا تمام ہولے
اوسوقت سر اوٹھائے اور بائین پانو پر بوجھ دیکر بیٹھے اور سیدھے پانون کی
پشت بائین پانونکے شکم پر رکھے اور چاہیئے کہ اونکی اونگلیان قبلہ کیطرف
ہون اور دونون ہاتھونکو دونون زانوؤن پر رکھے مگر اونگلیان باہم ملی ہون
اور ہاتھ کی بھی اونگلیان قبلہ کیطرف ہون جب سیدھا ہو کر بیٹھ لے تو اَستَغفِرُ اللّٰہَ
رَبِّی وَاَتُوبُ اِلَیہِ کہے یعنی مغفرت چاہتا ہون مین خدا سے کہ میرا پروردگار
ہے اور اپنے گناہونسے اوسکی جناب مین توبہ کرتا ہون بعد اسکے بیٹھے
رہنے کیحالتمین اللّٰہُ اَکبَر کہے اور مثل پہلے سجدہ کے دوسرا

سجدہ بجالاوے اور تین مرتبہ سُبحَانَ اللّٰہِ یا سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلٰی
وَبِحَمدِہٖ کہے اور دوسرے سجدہ سے سر اوٹھاکر کسیقدر بیٹھے بعد اسکے
کھڑا ہوا اور جسوقت ہاتھیکی واسطے کھڑے ہونیکے تو بِحَولِ اللّٰہِ وَقُوَّتِہٖ
اَقُومُ وَاَقعُدُ کہے یعنی خدا کی مدد اور اوسی ہی کی قوت سے کھڑا ہوتا
ہون مین اور بیٹھتا ہون مین جب سیدھا کھڑا ہولے تو دوسری
رکعت مین بھی مثل پہلی رکعت کے سورہ حمد پڑھے پھر دوسرا سورہ
پڑھے مگر سورہ قل ہو اللہ پڑھنے کا ثواب زیادہ ہی اور وہ یہ ہی
بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَم یَلِد
وَلَم یُولَد وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ خدا فرماتا ہی کہ اے محمد ﷺ یہودیونسے کہو
کہ خدا واحد و یکتا ہے اور خدا بے نیاز ہی اور ہر قسم کے عیب و نقصان
سے بری ہی نہ اوس سے کوئی چیز پیدا ہوئی اور نہ وہ کسی چیز سے پیدا ہوا
اور نہ اوسکا کوئی مثل و نظیر ہے بعد تلاوت سورہ قل ہو اللہ کے
سنت ہی کہ دو یا تین مرتبہ کَذٰلِکَ اللّٰہُ رَبِّی کہے یعنی ایسا ہی اللہ
جو میرا پروردگار ہی بعد اسکے اللّٰہُ اَکبَرُ کہے اور قنوت پڑھنے کیلیے دونوں

ہاتھ بلند کرے اسطرح کہ ہتھیلیان آسمان کی طرف ہون اور دونون
ہاتھ ایک دوسرے سے ملے ہون اور اونگلیان قبلہ کیطرف ہون
اور دونون ہاتھ منھ کے برابر ہون بعد اسکے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کہکر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَاعْفُ
عَنَّا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یعنی اے خدا رحمت
نازل فرما محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر اور ہمارے گناہ بخشدے
اور ہمپر رحم کر اور ہمین ہر مرض اور ہر بلا سے عافیت عنایت فرما اور
ہمارے گناہ دنیا اور آخرت مین عفو کر تحقیق کہ تو ہر چیز پر قادر ہے
اور جسقدر قنوت مین دعائین زیادہ پڑھے بہتر ہے اور ثواب زیادہ ہے
بعد دعائے قنوت کے کھڑے رہنے کی حالتمین اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور مثل
پہلی رکعت کی رکوع و سجود بجالائے جب دوسری رکعت کے دوسرے
سجدے سے سر اوٹھائے تو بائین طرف کی ران پر بوجھ دیکر بطریق تورک
بیٹھ جب درست ہو کے بیٹھ لے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اسطرح تشہد پڑھے
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ

فا ۱۱

محمداً عبدہ ورسولہ اللہم صل علی محمد و آل محمد یعنے گواہی
دیتا ہون مین کہ نہین ہے کوئی معبود برحق مگر خداے یکتا اور کوئی
اوسکا شریک نہین ہے اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
خدا کے بندے اور اوسکے پیغمبر ہین الٰہی رحمت نازل کر محمد وآل محمد پر بعد
تشہد کے بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد کہکر کھڑا ہوا اور باقی رکعتون مین
فقط سورہ حمد پڑھے لیکن سورہ حمد کی عوض مین تین مرتبہ تسبیحات اربعہ کا
پڑھنا بہتر و افضل ہے اور تسبیحات اربعہ یہ ہین سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر یعنے ہر عیب و نقصان سے پاک ہے میرا
پروردگار اور سب قسم کا حمد مخصوص خدا ہی کیلئے ہے اور کوئی خدا نہین ہے
سوائے خداے برحق اور معبود مطلق کے اور اللہ بزرگتر ہے اسسے کہ اوسکا
وصف بیان ہو سکے یعنے اوسکی بزرگی کو عقل بشر نہین سمجھ سکتی اور چاہیے
کہ تسبیحات اربعہ تین مرتبہ پڑھکر آخر مین استغفر اللہ کہے بعد اسکے
کھڑے ہونیکی حالت مین اللہ اکبر کہکے رکوع مین جائے اور دونون
سجدے بجالائے پس اگر سہ رکعتی نماز ہو تو تشہد و سلام بجالا کر نماز تمام کرے

اور اگر چہار رکعتی نماز ہو تو بحول اللہ و قوتہ اقوم و اقعد کہکر چوتھی رکعت
کیلئے کھڑا ہو اور سورہ حمد یا تسبیحات اربعہ پڑھکر رکوع و سجود و تشہد
کے بعد اسطرح سلام کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللهِ
وَ بَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَىٰ عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ یعنے سلام ہو آپ پر اے پیغمبر خدا اور رحمت و
برکت خدا نازل ہو آپ پر سلام ہو ہم پر اور خدا کے بندگان صالحین پر
سلام ہو تم سب مومنین پر اور رحمت و برکت خدا نازل ہو سلام کے
بعد سنت ہے کہ تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہاتھونکو کانون کی لو تک
بلند کرے اور جسقدر توفیق ہو بعد نماز قرآن اور دعائین پڑھے
لیکن تسبیح جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام پڑھنے کا بہت ثواب ہے ہزار
رکعت سنتی پڑھنے کے ثواب سے اسکا ثواب زیادہ ہے اور صورت اوسکی
یہ ہے اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ
اور تعقیبات کی بعد سجدہ شکر کی بہت تاکید ہے اور اوسکی صورت
یہ ہے کہ خاک یا سجدہ گاہ پر پیشانی رکھکر کم سے کم تین مرتبہ العفو کہے

بعد اسکے دہنا رخسارہ خاک پر رکھکر تین مرتبہ یا اللہ یا ربّاہ
یا سیّداہ کہے پھر بانیان رخسارہ خاک پر رکھکر یہی دعا تین مرتبہ
پڑھے پھر پیشانی خاک پر رکھکر کم سے کم تین مرتبہ شکراً کہے
اور نماز ظہر سے پہلے آٹھ رکعتین دو دو رکعت کرکے نافلہ ظہر کے
اور اسی طرح آٹھ رکعتین نافلہ عصر کی اور چار رکعتین دو دو رکعت
کرکے بعد نماز مغرب اور دو رکعتین بیٹھکے بعد نماز عشا اور
دو دو رکعتین کرکے آٹھ رکعتین نماز شب کی اور دو رکعتین نماز شفع
اور ایک رکعت نماز وتر کی اور دو رکعتین نماز نافلہ صبح کی نماز صبح سے
پہلے پڑھنا ثواب عظیم رکھتا ہے **فصل** کیفیت نماز جمعہ مین واضح ہو کہ نماز
جمعہ کے بارہ مین اختلاف ہے بعض مجتہدون کا یہ گمان ہے کہ جس
زمانہ مین امام علیہ السلام موجود نہون تو نماز جمعہ پڑھنا حرام ہے
بعض عالم فرماتے ہین واجب عینی ہے یعنی ہر شخص پر واجب ہے مگر
آٹھ شخصون سے ساقط ہے اور وہ یہ ہین - عورت[1] - اور غلام[2] -
مسافر[3] - نابینا[4] - پیر عاجز[5] - بیمار عاجز[6] - شل یعنی جسکے ہاتھ پانون

بیکار ہون - اور ۶ وہ شخص جسکا مکان اُس مقام سے جہان نماز
جمعہ ہوتی ہی دو فرسخ دور ہو اور بعض عالم فرماتے ہین کہ نماز جمعہ
واجب تخییری ہی یعنی اختیار ہی چاہی نماز جمعہ پڑھے چاہی نماز ظہر
پڑہی مگر نماز جمعہ کا پڑھنا افضل ہی لیکن احتیاط یہ ہی کہ اس نماز کو
ترک نکیا جائی اور بعد نماز جمعہ کی بہ نیت قربت نماز ظہر بھی پڑھ
لیجائے اور جمعہ کی نماز بھی دو رکعت ہی اور اس نماز مین چند امر
واجب ہین پہلے وقت کا علم حاصل کرنا اور اس نماز کا وقت
زوال آفتاب کے بعد آتا ہی اور جبتک نماز ظہر کی فضیلت کا
وقت رہتا ہی اوسوقت تک نماز جمعہ کا بھی وقت رہتا ہی اور
احتیاط یہ ہی کہ بعد زوال تاخیر نکرے دوسرے ۲ نماز جمعہ مین
شرط ہی کہ جماعت سے پڑھی جائے بی جماعت پڑھنا حرام ہی
تیسرے ۳ پانچ آدمیو نسی کم جماعت مین نہون ایک شخص پیش نماز ہو
اور چار ماموم ہون چوتھی ۴ پیش نماز نماز جمعہ سے پہلے دو خطبے پڑھے
پانچوین ۵ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے چھٹے ۶ باوضو ہو ساتوین ۷ ماموین

خطبہ سنین اور خطبہ پڑھنے مین امام اور ماموین کو بات کرنا جائز
نہین ہی آٹھوین دو خطبونکے درمیان مین تھوڑی دیر کیلئے ٹھہر جائے
نوین اگر دو مقام پر نماز جمعہ پڑھائی جائے تو واجب ہی کہ ایک
مقام سے دوسرے مقام تک ایک فرسخ سے کم فاصلہ نہو اور
نماز جمعہ کی پہلی رکعت مین چاہیے کہ سورۂ حمد کے بعد سورۂ جمعہ
پڑھے اور دوسری رکعت مین سورۂ حمد کے بعد سورۂ منافقون
پڑھے اور پہلی رکعت مین رکوع سے پہلے قنوت پڑھے اور دوسری
رکعت مین رکوع کے بعد دوسرا قنوت پڑھے اور بہتر یہ ہی کہ نماز جمعہ
کے قنوتمین بلکہ ہر نماز پنجگانہ کے قنوت مین یہ دعا پڑھے لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ
اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْهِنَّ
وَمَا بَیْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی
اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اور چاہیے کہ نماز جمعہ کی
دونون رکعتین کسیقدر بلند آواز سے پڑھے کہ اکثر عالم اس نماز مین

جہر کو واجب جانتے ہین

فصل کیفیت نماز عیدین مین

فصل کیفیت نماز عیدین مین

واضح ہو کہ اس نماز کے بارے مین بھی اختلاف ہی بعض مجتہدین
غیبت امام علیہ السلام مین نماز عیدین کو حرام جانتے ہین اور
بعض عالم واجب عینی اور بعضے مستحب جانتے ہین احتیاط یہ ہے
کہ قربت کی نیت سے یہ نماز بھی باجماعت پڑھی جاے اور اس
نماز مین بھی ایک جماعت سے دوسری جماعت تک ایک فرسخ کا
فاصلہ ہونا بہتر ہے اور نماز عیدین کی بھی دو رکعتین ہین پہلی رکعت
مین بعد سورہ حمد سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ پڑھکر پانچ تکبیرین
کہے اور ہر تکبیر کے بعد قنوت پڑھ کے رکوع و سجود بجا لاے
اور قنوت مین یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اَھْلَ الْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَةِ وَ
اَھْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَھْلَ الْعَفْوِ وَالرَّحْمَةِ وَاَھْلَ التَّقْوٰی وَ
الْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ ھٰذَا الْیَوْمِ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِیْنَ عِیْدًا
وَلِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ذُخْرًا وَّمَزِیْدًا اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْ
تُدْخِلَنِیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ اَدْخَلْتَ فِیْهِ مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِیْ مِنْ کُلِّ

سُوءٍ اَخرَجتَ مِنہُ مُحَمَّدٌ اَوْ اٰلُ مُحَمَّدٍ صَلَوٰاتُکَ عَلَیہِ وَعَلَیہِم
اَجمَعِینَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ خَیرَ مَا سَئَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ الصَّالِحُونَ
وَاَعُوذُبِکَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنہُ عِبَادُکَ الْمُخلِصُونَ دوسری رکعت
مین سورۂ حمد کے بعد سورۂ والشمس پڑھکر چار تکبیرین کہے اور
ہر تکبیر کے بعد وہی دعائے قنوت پڑھے اور اگر یہ دعاء قنوت
یاد نہو تو جس دعاء قنوت کو چاہے پڑھے بلکہ دیکھکر پڑہنے سے
بہتر یہ ہے کہ جو دعاء قنوت یاد ہو اوسی کو پڑہے اور اس زمانہ
مین جو لوگ پرچہ مین دیکھکر دعاء پڑہتے ہین بلکہ جو قریب ہوتا ہے
اُسی بھی پڑھاتے جاتے ہین یا ایک پرچہ مین دو دو تین تین
آدمی دیکھکر پڑہتے ہین اور اپنی بلکہ اور لوگونکی بھی نماز باطل
کرتے ہین تو یہ طریقہ ہرگز جائز نہین ہے ثواب کے عوض مین
عذاب کے مستحق ہونیکا گمان ہے پس مومنین کو لازم ہے کہ ہر امر مین
امام کی پیروی ملحوظ رکھین اور دعاء قنوت یاد کرکے پڑہین
یا جو قنوت یاد ہو اُسی کو پڑھ لیا کرین اور اگر امام کا قنوت تمام نہو

اور ماموم دعاء قنوت پڑھ چکے تو مکرر صلوات پڑھے اور
تکبیرمین امام کی پیروی کرے اور نماز عیدین کا وقت طلوع
آفتاب سے زوال آفتاب تک رہتا ہے اور چاہیے کہ نماز عیدین
بھی جہر سے پڑھی جائے اور بعد نماز کے بیش نماز دو خطبے پڑھے
اور یہ ضرور ہے کہ جس مقام پر امام عادل شرائط کے ساتھ نماز جمعہ
یا نماز عیدین پڑھائے تو مومنین شریک ہونا ترک نکرین کیونکہ ان
نمازونکی رونق سے اور مومنین کے جمع ہونے سے شوکت اسلام
ظاہر ہوتی ہے

فصل ۲۷ نماز آیات کے بیانمین

فصل نماز آیات کے بیان میں

نماز آیات مثل نماز
پنجگانہ کے ہر مکلّف پر واجب ہے اور کیفیت اوسکی یہ ہے کہ
اگر سورج گہن یا چاند گہن پڑے یا زلزلہ آئے یا سیاہ و سرخ آندھی
یا کسی اور امر آسمانی کے سبب سے اکثر لوگونکو خوف کیحالت پیدا ہو
تو واجب ہے کہ دو رکعت نماز اس طریق سے پڑھے کہ اول نیت
کرے کہ دو رکعت نماز چاند گہن یا سورج گہن یا زلزلہ کی پڑھتا
ہون واجب قربۃً الی اللہ نیت کے بعد فوراً تکبیر احرام کہے

اور سورۂ حمد اور دوسرا سورہ پڑھکے پہلی رکوع مین جائے
جب رکوع سے سر اوٹھاکے سیدھا کھڑا ہولے تو پھر سورۂ حمد
پڑھکر دوسرا سورہ پڑھے اور رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑھکے
دوسرا رکوع بجالائے اور سیدھا کھڑا ہوکر حمد و سورہ پڑھکر
تیسری رکوع مین جائے اور پھر سیدھا کھڑا ہوا ور حمد و سورہ
پڑھکر دوسرا قنوت پڑھے اور چوتھی رکوع مین جائے پھر سیدھا
کھڑا ہوا ور حمد و سورہ پڑھکر پانچوان رکوع بجالائے جب پانچوین
رکوع سے سر اوٹھائے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہکر سجدہ مین جائے اور
دو سجدے بجالائے بعد اسکے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو
اور حمد و سورہ پڑھکر رکوع سے پہلے تیسرا قنوت پڑھے اور
دوسری رکعت کی رکوع اول مین جائے پھر سیدھا کھڑا ہوا ور
حمد و سورہ پڑھکر دوسرا رکوع بجالائے پھر کھڑا ہوا ور حمد و
سورہ پڑھکر رکوع سے پہلے چوتھا قنوت پڑھے اور تیسرے
رکوع مین جائے پھر سیدھا کھڑا ہوا ور حمد و سورہ پڑھکر چوتھے

رکوع مین جاے اور پھر سیدھا کھڑا ہوکر حمد و سورہ پڑھکر رکوع سے
پہلے پانچوان قنوت پڑھے اور پانچوین رکوع مین جاۓ پھر سیدھا
کھڑا ہو اور سمع اللہ لمن حمدہ کہکر دونون سجدے اور تشہد و سلام
بجالا کر نماز تمام کرے اور اگر کسی شخص کو دس اسورے یاد نہون
یا یاد ہون جب بھی ایک سورہ کو مکرر پڑھنا جائز ہے اور نماز
آیات اسطرح بھی پڑھ سکتا ہے کہ پہلی رکعت مین فقط ایکمرتبہ سورۂ
حمد پڑھلے اور جو سورہ پانچ آیتونکا یا پانچ آیتونسے زیادہ
کا ہو اُسکے پانچ حصے کرے ایک حصہ سورۂ حمد کے بعد پڑھکے
پہلے رکوع مین جاۓ اور رکوع اول سے سر اوٹھاکے سورۂ
حمد نہ پڑھے بلکہ جہان سے سورہ چھوڑا ہے وہین سے دوسرا حصہ
اُس سوریکا پڑھے اور دوسرے رکوع مین جاے پھر سیدھا
کھڑا ہو اور تیسرا حصہ پڑھکر تیسرے رکوع مین جاۓ پھر سیدھا
کھڑا ہو اور چوتھا حصہ پڑھکے چوتھے رکوع مین جاۓ
پھر سیدھا کھڑا ہوکر پانچوان حصہ پڑھکر سورہ کو تمام کرے

اور دعاء قنوت پڑھے اور پانچوین رکوع مین جائے جب
سر اوٹھائے تو سمع اللہ لمن حمدہ کھکر سجود بجالائے
اور دوسری رکعت کیلئے کھڑا ہو اور فقط ایکمرتبہ سورہ حمد پڑھکے
اور ایک سورہ کے پانچ حصے کرکے مثل پہلی رکعت کے پانچ رکوع
بجالاے اور پانچوین رکوع سے پہلے دوسرا قنوت پڑھے اور دوسری
رکعت کا پانچوان رکوع بجالاکر سیدھا کھڑا ہو کر سمع اللہ لمن حمدہ
کہے اور بعد سجود و تشہد و سلام نماز کو تمام کرے اور چاند اور سورج
گہن کی نماز کا اول وقت گہن کی ابتدا سے شروع ہوتا ہے اور آخر
وقت وہ ہے کہ گہن قریب چھوٹنے کے ہو اور احتیاط یہ ہے کہ آخر وقت یہ
قرار دیا جاوے کہ جسوقت سے گہن چھوٹنا شروع ہوتا ہے اور عمداً تاخیر
نکرے لیکن اگر تاخیر ہو جائے اسقدر کہ چھوٹنا شروع ہو تو قصد
قربت سے نماز بجالائے اور احتیاط یہ ہے کہ خواہ پورا گہن پڑے
خواہ پورا نہ پڑے اگر گہن کے وقت نماز نہین پڑھی ہے تو قضا بجالائے
اور زلزلہ کی نماز بعد زلزلہ کبھی ادا ہے مگر زلزلے کے بعد زیادہ

تاخیر نکرے جسقدر جلد ممکن ہو بلا تاخیر اس نماز کو پڑھ لے اور نماز
آیات مین جہر کرنا اور اس نماز کا بجماعت پڑھنا مستحب ہی **فصل** ۲۶
نماز میت کے بیان مین واضح ہو کہ نماز میت واجب کفائی ہی یعنی
ہر شخص پر واجب ہی لیکن اگر ایک شخص بھی بجا لائیگا تو سب سے
ساقط ہو جائیگی اور اس نماز کا پڑھنا مومن ہی کی میت پر واجب
ہی پس اگر بچہ کی میت ہو تو چھ برس کے سن تک مستحب ہی اور کیفیت
اس نماز کی یہ ہی کہ قبلہ کیطرف منھ کر کے میت کے قریب کھڑا ہو
اور نیت کرے کہ نماز میت رضائے خدا کیلئے پڑھتا ہون قربۃ
الی اللہ اور تکبیر احرام کہکے یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
بعد اوسکے دوسری تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلِ
مَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ بعد اسکے تیسری تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ

فصل نماز میت کے بیان مین

اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الاحياء
منهم والاموات تابع بيننا وبينهم بالخيرات انك مجيب
الدعوات انك على كل شيء قدير بعد اسکی چوتھی تکبیر کہے اور یہ دعا پڑھے
اللهم ان هذا عبدك وابن عبدك وابن امتك نزل بك وانت
خير منزول به اللهم انا لا نعلم منه الا خيرا وانت اعلم
به منا اللهم ان كان محسنا فزد في احسانه وان كان مسيئا
فتجاوز عنه واحشره مع من كان يتولاه من الائمة الطاهرين
اور اگر بچہ کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اللهم
اجعله لابويه ولنا سلفا وفرطا واجرا اور اگر عورت کی میت ہو
تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اللهم ان هذه امتك وابنت
عبدك وابنت امتك نزلت بك وانت خير منزول به اللهم
انا لا نعلم منها الا خيرا وانت اعلم بها منا اللهم ان كانت
محسنة فزد في احسانها وان كانت مسيئة فتجاوز عنها واحشرها
مع من كانت تتولاها من الائمة الطاهرين اور پانچویں تکبیر

کھکے نماز کو تمام کرے اور اس نماز مین چار امر واجب ہین ایک یہ کہ نماز پڑہنے کے وقت میت کا سر نماز پڑہنے والے کے سیدھے ہاتھ کیطرف ہو اور دوسری یہ کہ میت کو چت لٹایا جائے تیسری یہ کہ جو شخص نماز پڑھے وہ میت سے بہت دور نہ کھڑا ہو چوتھے یہ کہ بعد غسل و کفن دینے کے نماز پڑھے اور واضح ہو کہ اس نماز مین واجب اسیقدر ہے کہ پانچ تکبیرین کہے پہلی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دوسری تکبیر کے بعد اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ تیسری تکبیر کے بعد اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ چوتھی تکبیر کے بعد اگر مرد کی میت ہو تو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ اور اگر عورت کی میت ہو تو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذِهِ الْمَيِّتَةِ کہے اور اگر یہ معلوم نہو کہ میت مرد کی ہے یا عورت کی بلکہ اگر معلوم بھی ہو کہ عورت کی ہے تو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْاِنْسَانِ الْمَيِّتِ کہنا کافی ہے اور پانچوین تکبیر کہکے نماز تمام کرے اور چاہیئے کہ بیشمار کے ساتھ ماموم بھی ہر تکبیر کے بعد دعائین پڑھتے جائین اور اگر دعائین نہ پڑھینگے فقط تکبیرون پر اکتفا کرینگے

تو ثواب نماز میت سے محروم رہینگے اور اس نماز مین آخر صف مین کھڑے ہونیکی فضیلت زیادہ ہی

فصل ۲۷ اون امرونکے بیانمین جنسے نماز باطل ہوتی ہی

فصل اون امرونکے بیانمین جنسے نماز باطل ہوتی ہی

وہ تیئیس ۲۳ امر ہین پہلے بھولسے یا جانکر اختیار کیساتھہ یا بے اختیاری سے نماز مین حدث ہونا دوسرے ۲ نماز پڑھنی مین قبلہ سے اتنا کج ہوجانا کہ قبلہ کیطرف پیٹھ ہوجائے تیسرے ۳ داہنے یا بائین طرف قبلہ سے اسقدر کج ہونا کہ جنوب یا شمال کی سمت منھہ ہوجائے چوتھے ۴ نماز کی بعد معلوم ہونا کہ غسل یا وضو یا تیمم مین کسیطرح کا خلل تھا پانچوین ۵ نماز دو رکعتی اور ہر نماز کی پہلی دو رکعتون مین عدد رکعات مین شک ہونا چھٹے ۶ نماز مغرب کی عدد رکعات مین شک ہونا ساتوین ۷ کسی رکن نماز کو جانکر یا بھولسے کم یا زیادہ کرنا آٹھوین ۸ عمداً یا سہواً فعل کثیر عمل مین لانا یعنی جس فعل کو دیکھکر اہل اسلام کہین کہ یہ شخص نماز پڑھنی مین مشغول نہین ہی نوین ۹ نماز مین دیر تک سکوت کرنا دسوین ۱۰ ایک رکعت یا ایک سے زیادہ کسی نماز مین بھول

جانا گیارھوین[١١] نماز چار رکعتی مین بھولسے ایک رکعت یا زیادہ
زائد کرنا بارھوین[١٢] وقت سے پہلے بھولسے یا جانکر نماز پڑھ لینا
تیرھوین[١٣] غصبی مکانمین یا غصبی کپڑے سے یا غصبی فرش پر جانکر
نماز پڑھنا چودھوین[١٤] اگر کوئی شخص پہلے سے جانتا ہو کہ بدن یا کپڑا نجس
ہی مگر بھولسے نماز پڑھ لے تو وہ نماز صحیح نہوگی بلکہ اگر پہلے علم نجاست
کا نہو بعد اسکے علم ہو جب بھی احوط اعادہ نماز ہے پندرھوین[١٥]
بضرورت تقیہ ہاتھ باندھکر نماز پڑھنا سولھوین[١٦] نماز مین کوئی
چیز کھانا یا پینا سترھوین[١٧] دو حرفی یا دو حرفی سے زیادہ یا با معنی
ایک حرفی لفظ عمداً نماز پڑھنی مین زبان پر جاری کرنا لیکن اگر
کوئی شخص نماز پڑھتا ہو اور ایک مومن آکر سلام علیکم کہے تو نماز مین
بھی واجب ہی کہ اونھین لفظونسے جواب سلام دے اور کہے
سلام علیکم یا بے اختیاری سے چھینک یا کھانسی آئے تو بھی
نماز مین خلل نہوگا اٹھارھوین[١٨] اسطرح ہنسنا کہ ہنسنے کی آواز نکلے
ہووے انیسوین[١٩] نماز مین کوئی امر منافی کرنا بیسوین[٢٠] واجبات نماز مین سے

کسی امر واجب کو جانکر ترک کرنا لیکن اگر یہ نجانتا ہو کہ ظہر و عصر کی
نماز مین آہستہ اور مغرب و عشا کی پہلی دو رکعتونمین اور صبح کی نماز
مین کسیقدر آواز ظاہر کرکے نماز کا پڑھنا واجب ہے اور نادانستہ
ظہر کی نماز بلند آواز سے اور مغرب و عشا کی سب رکعتین آہستہ سے
پڑھے تو نماز صحیح ہوگی اکیسوین ۲۱ کسی واجب کا واجبات نماز مین سے
جانکر زیادہ کرنا بائیسوین ۲۲ تھوڑا سا نماز مین قبلہ کیطرف سے جانکر
کج ہو جانا ہر چند جنوب و شمال کی سمت منہ نہونے پائے تیئسوین ۲۳
نماز مین جانکر برہنہ ہو جانا کہ پیشاب و پاخانہ کا مقام نظر آئے بلکہ
اگر بھولے سے بھی برہنہ ہو جائے تو احتیاط یہ ہے کہ اوس نماز کو
دوسری مرتبہ پڑھے خواہ دیکھنے والا موجود ہو یا نہو فصل ۲۸ ان
خللونکے بیانمین کہ جنکی وجہ سے سجدہ سہو واجب نہین ہوتے لیکن
احوط یہ ہے کہ ہر زیادتی و کمی کیواسطے دو سجدہ سہو بجالائے پہلے
کہ اگر کوئی شخص نماز مین سورہ حمد پڑھنا بھول جائے لیکن اگر دوسرا
سورہ پڑھنے کے بعد رکوع سے پہلے یاد آئے کہ سورہ حمد نہین پڑھا

فصل ان خللونکے بیانمین کہ جنکی وجہ سے سجدہ سہو واجب نہین ہوتے

تو سورۂ حمد پڑھکر پھر دوبارہ دوسرا سورہ پڑھے اور رکوع بجالائے
دوسرے اگر رکوع بھول جائے اور سجدے کے ارادے سے جھکے
مگر سجدے سے پہلے یاد آئے کہ رکوع نہین کیا تو سیدھا کھڑا ہو کے
رکوع مین جائے اور اگر سیدھا کھڑا نہو گا اور جھکنے ہی کی حالت مین
رکوع مین چلا جائے گا تو قیام متصل برکوع ترک ہونیکی سبب سے
نماز باطل ہو گی تیسرے اگر دو سجدے یا پہلا تشہد بھول جائے
اور بعد کھڑے ہونیکے رکوع سے پہلے یاد آئے کہ دونون سجدے
نہین کیئے یا تشہد نہین پڑھا تو دونون سجدے یا تشہد بجالائے
اور اگر ایک سجدہ بھول گیا ہے پس اگر اُس سجدے کے بعد جس سجدے کو
بجالا چکا ہی یاد آئے کہ ایک سجدہ نہین کیا مگر سجدے کے بعد بیٹھا
تھا اور طمانینت بھی بجالایا تھا تو بیٹھنے اور طمانینت بجالانیکی احتیاج
نہین ہے اور اگر سجدے کے بعد نہین بیٹھا تھا اور طمانینت نہین بجالایا
تھا تو بیٹھ اور طمانینت بجالا کر دوسرا سجدہ بجالائے اور طمانینت
دو سجدونکے درمیان مین تھوڑی دیر بیٹھنے کو کہتے ہین اور اگر

کوئی شخص نماز مین بہت شک کرتا ہو کہ جسے لوگ کثیر الشک
کہین تو اُسے چاہیئے کہ اپنے شک پر التفات نکرے خواہ عدد
رکعات مین شک ہو یا افعال نماز مین رکن ہو خواہ غیر رکن ہو
ہر صورت مین نماز کو صحیح سمجھے اور کثیر الشک پر سجدہ سہو کا بجالانا
بھی واجب نہین ہے مثلاً اگر کسی شخص کو زیادہ شک ہوتا ہے
اور اُسے سورہ حمد پڑھنے کے بعد دوسرا سورہ پڑھنے
مین شک ہو اور رکوع مین جانیکے لیئے تکبیر کہہ چکا ہو تو اوسپر
واجب ہے کہ اپنے شک پر التفات نکرے اور سورہ نہ پڑھے بلکہ
رکوع مین چلا جائے اور اگر اپنے شک پر التفات کریگا اور
سورہ پڑھے گا تو نماز باطل ہوگی **فصل** اُن غلطیونکی بیان مین
جنکے سبب سے نماز کے بعد سجدہ سہو واجب ہوتے ہین اور وہ پانچ
سبب ہین پہلے ایک سجدیکا بھول جانا دوسرے تشہد یا تشہد کے
بعد صلوات کا فراموش کرنا تیسرے چار رکعتی نماز مین چوتھی رکعت
سجدہ آخر سے سر اوٹھانیکے بعد چار اور پانچ رکعتونمین شک کرنا

چوتھے بے محل سلام کہنا پانچوین ذکر خدا اور قرآن و دعا کے
سوا بھولسے بات کرنا بلکہ جس مقام پر بیٹھنا چاہے وہان کھڑے
ہو جانا یا جہان کھڑے ہونا چاہیئے وہان بیٹھ جانا یا بھولسے
کسی قسم کی زیادتی یا کمی کرنا یہ سب امور بنا بر احتیاط سجدہ سہو
کا باعث ہین اور چاہیئے کہ سجدہ سہو کی نیت کرکے پیشانی قریب
سجدہ گاہ لیجاے اور جب پہلے سجدہ کیلئے پیشانی کو سجدے کے
مقام پر رکھے اوسوقت بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَ
رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ کہے بعد اسکے سجدہ سے سر اوٹھا کے بیٹھے پھر
دوسرا سجدہ بجا لائے اور یہی دعا جو پہلے پڑھی تھی دوسرے
سجدہ مین بھی پڑھے جسوقت دوسرے سجدہ سے سر اوٹھا کر درست
بیٹھ لے تو جو تشہد نماز مین پڑھا جاتا ہے وہی تشہد مع صلوات
قربت کی نیت سے پڑھے اور السلام علیکم و رحمۃ اللّٰہ برکاتہ کہے
اور استقبال قبلہ اور طہارت اور کل وہ چیزین کہ جو نماز کیواسطے
واجب ہین ان سجدونکی حالت مین بھی لازم ہین اور یہ بھی جب ہے

که نماز کے بعد فوراً یه دونون سجده سهو بجا لائے اور اگر بھولے سے
ان سجدونکی بجا لانے مین تاخیر ہو جائے تو جسوقت یاد آئے بقصد قربت
بجا لائے اور اگر تشهد یا ایک سجده کے سهواً ترک ہونیکی وجه سے
یه سجده سهو واجب ہوئی ہون تو اُس سجدے یا تشهد کو پہلے بجا لائے
بعد اوسکے سجده سهو کرے اور اگر مثلاً پہلے ایک سجده بعد اُسکے
تشهد بھول گیا ہو تو نماز کے بعد اولاً جو سجده بھولا تھا اوسے بجا لائے
بعد اُسکے جو تشهد بھولا تھا اُسے بجا لائے پس اولاً دو سجده
سهو اس نیت سے کرے که مجھ سے جو سجده نماز مین فراموش ہوا تھا
اوسکے لئے دو سجده سهو بجا لاتا ہون بعد اُسکے جو تشهد بھولا تھا
اُسکے لئے دو سجده سهو کرے اور یه بھی جاننا چاہئے که جسوقت
کسی فعل مین افعال نماز سے مصلی کو شک ہو خواه وه فعل رکن ہو
خواه واجب پس اگر اُس فعل کے بجا لانیکا محل باقی ہے تو اوسے
بجا لائے اور اگر ایک واجب سے دوسرے واجب مین مشغول ہو چکا ہے
تو جس امر مین شک ہوا اوسکا بجا لانا واجب نہین ہے که یه شک بعد از محل

واقع ہوا اور شک بعد از محل معتبر نہین ہوتا مثال اوسکی یہ ہی کہ اگر سورہ حمد
یا دوسرا سورہ پڑھنے کی حالت مین شک ہو کہ تکبیر احرام کہی یا نہین یا سجدہ مین جانیکے بعد
شک ہو کہ رکوع بجالایا تھا یا نہین یا تشہد پڑھنے کی حالتمین شک ہو
کہ دونون سجدے بجالایا تھا یا نہین تو اسطرحکے شک پر التفات نہ چاہیے
مگر احتیاط یہ ہی کہ نماز تمام کرنیکے بعد پھر دوبارہ اوس نماز کو پڑھے اور
مخفی نرہی کہ جس فعل کے بجالانے مین شک ہوا تھا پس اگر شک کرنیوالا
اپنے شک پر بنا کرکے اوس فعل کو اوسکی محل پر بجالایا ہو اور بعد بجالانیکے
معلوم ہو جائے کہ اوس فعل کو بجالا چکا ہے پس اگر وہ فعل رکن ہوگا
تو نماز باطل ہوگی اور اگر رکن نہوگا تو نماز صحیح رہیگی اور اگر محل گذر
جانیکے بعد اوس فعل کو جس مین شک ہوا ہے بجالائیگا تو بھی نماز باطل
ہوگی خواہ وہ فعل رکن ہو خواہ رکن نہو اور مثال اوسکی یہ ہی کہ اگر
کسی شخص کو شک ہو کہ مین ایک سجدہ بھول گیا اور کھڑے ہو کر سورۂ
حمد پڑھنے مین مشغول ہو جائے بعد اوسکے سورہ حمد چھوڑ کر سجدہ
بجالائے تو وہ نماز باطل ہے فصل تیسری شکیات عدد رکعات اور

فصل شکیات عدد و رکعات
اور نماز احتیاط کے بیان مین

نماز احتیاط کے بیانمین جاننا چاہیئے کہ اگر نماز صبح اور نماز مغرب
کی رکعتونمین شک واقع ہو تو نماز باطل ہے اور اگر چار رکعتی
نمازونکی پہلی دو رکعتونمین شک ہو تو بھی نماز باطل ہے اور اگر چار رکعتی
نمازونمین دوسری رکعت کے دوسرے سجدیکو تمام کر چکے اور
اوس سجدے سے سر اوٹھانیکے بعد شک ہو کہ یہ دوسری رکعت
ہے یا تیسری تو چاہیئے کہ تیسری رکعت قرار دے اور سلام کے
بعد فوراً ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہوکے بجالاے مگر
احتیاطاً نماز احتیاط پڑھکر اوس نماز کا اعادہ بھی کرے اگر یہ شک ہے
کہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی خواہ یہ شک تیسری رکعت کی دونون
سجدی بجالانیکے بعد ہو یا پہلی چاہیئے کہ چوتھی رکعت قرار دیکے
نماز تمام کرے اور سلام کے بعد فوراً ایک رکعت نماز احتیاط
بجالائے اور اگر دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر
اوٹھانیکے بعد شک ہو کہ دو رکعت نماز پڑھی ہے یا تین رکعت یا چار رکعت
تو اوس صورت مین چار رکعت قرار دیکے نماز تمام کرے اور سلام کے

بعد فوراً پہلے دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور بعد اوسکے
دو رکعت بیٹھ کے بجالاے اور اگر دوسری رکعت کے دونو سجدونسے
سر اوٹھانیکے بعد شک ہو کہ یہ دوسری رکعت ہے یا چوتھی تو چوتھی
رکعت قرار دیکے نماز تمام کرے اور فوراً نماز کے بعد کھڑے ہو کے
دو رکعت نماز احتیاط بجالائے اور احتیاطاً نماز کا اعادہ بھی کرے
اور اگر چوتھی اور پانچوین رکعت مین شک ہو پس اگر رکعت آخر کے
دونون سجدونکے بعد شک ہوا ہے تو سلام کہکے نماز تمام کرے اور
دو سجدۂ سہو بجالاے اور اگر چار اور پانچ مین رکوع سے پہلے
شک ہوا ہے تو بیٹھ جاے اور نماز کو تمام کرے تاکہ یہ شک
تین اور چار مین دائر ہو جائے پس نماز کے بعد فوراً ایک رکعت
نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے اور دو سجدۂ سہو بھی کرے
اور اگر چار اور پانچ مین رکوع کے بعد اور دونون سجدونسے
پہلے شک ہوا ہے تو بعض عالم فرماتے ہین کہ نماز باطل ہے اور
یہ بھی جاننا چاہیئے کہ جو امور اصل نماز مین واجب ہین وہ سب

امور نماز احتیاط مین بھی واجب ہین مثل طہارت و ستر عورت
و استقبال قبلہ و نیت قربت و تکبیر احرام و تشہد و سلام وغیرہ
بلکہ نماز احتیاط مین چار امر اور بھی واجب ہوجاتے ہین ایک
تو نیت مین نماز احتیاط کا ارادہ کرنا دوسرے اسکا معین کرنا
کہ ایک رکعت ہے یا دو رکعت تیسرے اسکا قصد کرنا کہ مین بیٹھکر
نماز پڑھتا ہون یا کھڑے ہوکر چوتھے یہ قصد کرنا کہ فلان
نماز مین جو نقصان ہوا ہے اُسکے عوضمین یہ نماز احتیاط
بجالاتا ہون اور نماز احتیاط مین سورہ حمد کے بعد دوسرا سورہ
پڑھنا یا اس نماز کو بلند آواز سے پڑھنا یا سورہ حمد کے عوض
مین تسبیحات اربعہ پڑھنا جائز نہین ہے اور نماز احتیاط کی نیت اسطرح
کرنا چاہیے کہ ایک رکعت یا دو رکعت نماز احتیاط بیٹھکر یا کھڑے
ہوکر فلان نماز مین جو شک ہوا تھا اوسکے تدارک کی غرض سے
پڑھتا ہون قربۃً الی اللہ نیت کے بعد تکبیر احرام کہے اور فقط سورہ
حمد پڑھکر رکوع و سجود و تشہد و سلام بجالاکر نماز تمام کرے اور

لازم ہے کہ اصل نماز کے بعد فوراً نماز احتیاط بجا لاوے اور اگر اصل نماز کے بعد قبلہ کیطرف سے منھ پھر جائے یا کوئی فعل کثیر عمل میں آوے یا حدث صادر ہو جائے تو چاہیئے کہ طہارت کر کے نماز احتیاط قربت کی نیت سے پڑھے اور اصل نماز کا بھی اعادہ کرے اور اگر نماز احتیاط پڑھنے میں یقین ہو جائے کہ مثلاً نماز ظہر کی دو ہی رکعتیں پڑھی تھیں تو نماز احتیاط تمام کر کے نماز فریضہ کو پھر دوبارہ پڑھ لے اور اگر نماز احتیاط کے بعد یاد آئے کہ نماز فریضہ چار رکعت تھی مگر میں نے دو ہی رکعتیں پڑھیں پس اگر نماز احتیاط کی دو رکعتیں کھڑے ہو کر بجا لایا ہے تو نماز فریضہ صحیح ہو گی اور احتیاط یہ ہے کہ نماز کا اعادہ بھی کرے اور اگر نماز احتیاط پڑھنے میں یاد آجائے کہ نماز فریضہ صحیح تھی تو نماز احتیاط کو تمام کرے کہ وہ نماز مستحبی نمازوں میں حساب کیجائیگی اور اگر کسی پر نماز احتیاط واجب ہو جائے اور وہ شخص نہ پڑھے بلکہ نماز فریضہ کو دوبارہ پڑھ لے تو گنہگار ہو گا اور وہ نماز فریضہ اور نماز احتیاط اُس سے ساقط ہو گی بلکہ اُس

شخص پر واجب ہی کہ جسطرح سے خدا نے حکم فرمایا ہی اوسیطرح اُسکے
حکم کو بجالائے اور اگر نماز فریضہ کو دوبارہ پڑھکر نماز احتیاط بجالائے
گا تو اس صورت مین بھی نماز احتیاط اوسکے ذمے باقی رہیگی اسلیئے
کہ نماز فریضہ اور نماز احتیاط کے درمیان مین اس شخص نے اپنی طرف سے
ایسی ایک نماز پڑھی کہ جسکا حکم خدا نے نہین دیا تھا الحاصل ہر بالغ
عاقل کو واجب ہے کہ شکیات نماز یاد کرے اور جس مقام پر نماز
احتیاط پڑھنے کا حکم ہی اُس مقام پر پڑھے اور اگر نماز فریضہ مین
شک ہو تو اُس نماز کو نہ توڑے بلکہ جو حکم اُسکا ہی اُسکو بجالائے
کیونکہ نماز فریضہ کا توڑ ڈالنا بے ضرورت شرعی جائز نہین ہی

فصل ۱۳ احکام نماز قضا مین اگر نماز پنجگانہ مین سے کوئی نماز کسی سبب سے
فوت ہو جائے تو اُس نماز کی قضا واجب ہی لیکن اگر جنونکی حالت
مین یا نابالغی یا حیض و نفاس مین کوئی نماز فوت ہوئی ہو تو اُس
نماز کی قضا واجب نہین ہی اور اگر کوئی شخص کافر اصلی ہو اور مسلمان
ہو جائے تو حالت کفر کی نمازین اُسے ادا کرنا واجب نہین ہین

فصل احکام نماز قضا مین

لیکن اگر مرتد پھر اسلام اختیار کرے تو اُسے واجب ہی کہ جتنے
زمانہ تک مرتد رہا ہے اُس زمانہ کی نمازین ادا کرے اور مخفی
نرہے کہ انسان ردّہ کہنے سے بھے مرتد ہو جاتا ہے اور
ایسے کام کرنیسے بھی کہ جو موجب خروج از اسلام ہون انسان
کبھی مرتد ہو جاتا ہی مثل اسکے کہ خدا و رسول و آئمہ طاہرین سلام
اللہ علیہم اجمعین کی توہین کی کوئی بات معاذ اللہ کرے یا عمداً
خدا کی خدائی اور نبی کی نبوت سے یا جو امر کہ ضروری اسلام ہی
اسکا انکار کرے خلاصہ جو شخص مسلم کوئی اعتقاد یا کوئی قول یا
کوئی فعل ایسا کرے کہ جو باعث خروج از اسلام ہو اُسے مرتد کہتے
ہین اور مرتد کی دو قسمین ہین ایک مرتد ملی یعنی جس شخص کے مان
اور باپ مسلمان نہون مگر اُس نے اسلام قبول کیا ہو پس اگر یہ
شخص مرتد ہو جائیگا تو پہلی مرتبہ اوسکی توبہ قبول ہوگی اور مسلمان
سمجھا جائیگا لیکن اگر دوبارہ مرتد ہو جائیگا تو اوسکی توبہ مقبول
نہ سمجھی جائیگی اور مرتد فطری اوسے کہتے ہین کہ جس شخص کے مان

یا باپ مسلمان ہون اور وہ شخص مرتد ہو جائے یعنی مذہب حق
چھوڑ کر دین کفار اختیار کرے تو ایسے شخص کی توبہ کسی حال مین دنیا مین
مقبول نہ سمجھی جائیگی لیکن اگر مرتد فطری یا مرتد ملی کہ جسکی توبہ مقبول ہو
توبہ کرنا چاہے تو اوسے لازم ہی کہ جو چیزین خدا نے واجب کی ہین
مثل نماز و روزہ وغیرہ اونھین بجا لائے اور جو چیزین حق تعالی نے
حرام کی ہین اونسے اپنے تئین بچائے اور طاعت و عبادت الہی مین
کوشان رہے شاید ارحم الراحمین آخرت مین اس شخص پر رحم فرمائے
اور عذاب جہنم سے اوسے نجات دے پس جو شخص کسی ضروری اسلام کا
انکار کرے مثلا نماز و روزہ حج وغیرہ کے واجب ہونیکو نہ مانے
یا سور کا گوشت حرام اور نجس نہ جانے تو وہ بھی کافر کے حکم مین ہو جائیگا
پس اہل اسلام کو لازم ہی کہ اگر کسی شخص کا مرتد ہونا ثابت ہو جائے
یا کسی شخص کا ضروری اسلام سے انکار کرنا یقینا معلوم ہو جائے
تو اوسے نجس جانین اور اوس سے پرہیز کرین اور جو نماز سونے
یا مستی کیحالت مین قضا ہو تو اوس نماز کا بھی ادا کرنا واجب ہی اور

اگر کوئی سُنّی شیعہ ہو جائے تو جو نمازیں سُنّی ہونیکی حالت مین

اوسنے پڑھی ہین اونکا دوبارہ پڑھنا اوسپے واجب نہین ہی

لیکن اگر سُنّی ہونیکی حالت مین نمازین قضا ہوئی ہین تو اونین

ادا کرنا واجب ہی اور اگر کسی شخص کو نماز کے وقت سے پہلے

نہانیکی ضرورت ہو یا جن چیزونسے وضو ٹوٹ جاتا ہی اونمین سے

کوئی چیز مثل ریح وغیرہ صادر ہو اور آخر وقت تک غسل و وضو

کیلئے پانی اور تیمم کیلئے خاک نہ ملے تو اس صورتمین نماز ساقط

ہوگی مگر بنابر احتیاط کے اُس نماز کی قضا لازم ہی لیکن اگر نماز کا وقت

آگیا ہو اور اس شخص نے باوجود قدرت نماز نہ پڑھی ہو بعد اسکے غسل و

وضو کیلئے پانی اور تیمم کیلئے خاک نہ ملے تو اسصورتمین واجب ہی

کہ اُس نماز کی قضا بجالاے اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ اگر کسی شخص سے

تندرستی کیحالتمین نماز قضا ہو جائے اور وہ شخص بیماری کی زمانہ مین

اُس نماز کو ادا کرے مگر کھڑے ہو کر نہ پڑھ سکے تو وہ نماز جو بیٹھکر پڑھی

ہی کافی ہوگی لیکن احتیاط یہ ہی کہ جب کھڑے ہو کر پڑھنے پر قادر ہو

فر

تو اُس نماز کو دوبارہ بھی پڑھے اوّل اگر ایسی حالت مین نماز قضا ہو کہ
شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ تھا اور حالت تندرستی مین
اُس نماز کو ادا کرے تو چاہیئے کہ اُس نماز قضا کو کھڑے ہو کر پڑھے
اور اگر کسی شخص سے کسی وقت کی نماز قضا ہو جائے اور اُسے یاد نہ رہے
کہ کسوقت کی نماز قضا ہوی ہے مگر اسکا یقین ہو کہ حالت سفر مین وہ نماز
قضا ہوی ہے تو چاہیئے کہ پانچ وقتونکی نماز پڑھے اور ظہر کی نماز
شروع کرے اور ہر نماز کو اس نیت سے بجالائے کہ جو نماز مجھ سے
قضا ہوی ہے اُسکے عوض مین یہ نماز پڑھتا ہون اگر اسکا یقین ہو کہ
ایک وقت کی نماز حالت سفر مین قضا ہوئی ہے مگر یہ نہ جانتا ہو کہ کسوقت
کی نماز قضا ہوئی ہے تو چاہیئے کہ ایک دنکی نماز پڑھے اور ظہر کی نماز
سے شروع کرے اور چار رکعتی نمازین قصر پڑھے اور اگر یاد نہو کہ ایک
وقت کی نماز سفر مین قضا ہوئی ہے یا حضر مین تو چاہیئے کہ پانچ وقت کی
نمازین پڑھے اور ظہر سے شروع کرے اور چار رکعتی نمازین پوری
بھی اور قصر بھی پڑھے اور اگر بہت سی نمازین قضا ہوئی ہون اور

یہ بھی معلوم ہو کہ فلان فلان وقت کی نمازین قضا ہوئی ہین تو جو
نماز پہلے قضا ہوی ہی اُسے پہلے اور جو بعد قضا ہوئی ہی اوسے بعد
پڑھے تاکہ ترتیب کے خلاف نہو اور اگر ترتیب کے خلاف نمازین پڑھیگا
تو سب نمازین باطل ہونگی اور اگر ترتیب معلوم نہو مگر یہ جانتا ہو کہ سب
نمازین حضر مین قضا ہوئی ہین تو ظہر سے شروع کرے اور پہلے ایک دن کی
ہر نماز کو اس قصد سے پڑھے کہ جو نماز مجھ سے پہلے قضا ہوی ہے
اُسکے عوض مین یہ نماز پڑھتا ہون اور باقی نمازین اسطرح ادا کرے
کہ ظہر سے ابتدا کرے اور صبح پر ختم کرے اور چند روز یا چند سال
کی نمازین پڑھ کر یقین حاصل کرلے کہ اب مجھپر کوئی نماز باقی نہین ہی
اور اگر کچھ نمازین سفر مین اور کچھ حضر مین قضا ہوئی ہون اور ترتیب
یاد نہو تو ظہر سے شروع کرے اور چار رکعتی نمازین تمام بھی اور قصر
بھی پڑھے اور مغرب و صبح کی ایک ایک نماز پڑھے یہانتک کہ یقین حاصل
کرلے کہ اب میرے ذمہ کوی نماز باقی نہین ہی اور یہ بھی جاننا چاہیے

فرد

کہ اگر نماز جمعہ یا نماز عید ماہ رمضان یا نماز عید قربان فوت ہوجاے

تو ان تین نمازونکے لیے قضا نہین ہی لیکن نماز آیات اگر فوت ہوجائے

تو اوسکی قضا واجب ہی پس اگر پورا گہن نہ پڑے اور گہن کیوقت اطلاع

بھی نہو بلکہ بعد چھوٹنے کے معلوم ہو تو اس حالت مین قضا واجب

نہو گی مگر احتیاط یہ ہی کہ رضائے خدا کی نیت سے قضا بجالائے

فصل ۳۲ نماز جماعت کے احکام مین واضح ہو کہ نماز پنجگانہ کا پڑھنا

جماعت سے ثواب عظیم رکھتا ہے اور سنتی نمازون کا جماعت سے

پڑھنا حرام ہی مگر چند سنتی نمازین جماعت سے پڑھنا جائز ہین ایک نماز

طلب باران دوسری نماز عید ماہ رمضان تیسری نماز عید قربان

چوتھی نماز عید غدیر بنا بر قول بعض علما مگر نماز عید غدیر کو جماعت سے

پڑھنا بنا بر مشہور جائز نہین ہی لیکن چونکہ بعض علماء اعلام مثل جناب ابو الصلاح

حلبی و شہید اول اور محقق ثانی جعفریہ مین اور کفعمی وغیرہ جائز جانتے

ہین لہذا اس خیال سے اگر بقصد قربت و امید مشروعیت و احتمال

استحباب نماز عید غدیر جماعت بجالائے تو مضائقہ نہین ہی خصوصًا

اگر نماز غدیریہ کو جماعت بجالانا نذر کرلے تو اس صورت مین نماز عید غدیر
بجماعت بجالانا جائز ہوگا لیکن احتیاط یہ ہی کہ اس نماز کو جماعت
نہ پڑھے اور نذر بھی نکرے بلکہ نماز مذکور کو فرادا پڑھے کہ ثواب
عظیم ہی اور ہر اختلافی مسئلہ مین لازم و واجب ہی کہ جو عالم زندہ
اور سب عالمون سے علم و تقدس مین بہتر مشہور ہوا اور اوسے علما
بھی محقق جانتے ہون اوسکی طرف رجوع کیجائے جو وہ حکم فرمائے
موافق اُسکے عمل مین لائے پانچوین اُس بچہ کی میت پر نماز پڑھنا
کہ جو چھ برس سے کم ہو چھٹے اگر کوئی شخص نماز واجب فرادی پڑھ چکا ہی
اور پھر جماعت قائم ہو تو وہی نماز دوبارہ پڑھنا بجماعت اور اعادہ
نماز مستحب ہی اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ نماز جماعت کے صحیح ہونے مین
چودہ شرطین ہین پہلے پیشنماز کا بالغ ہونا دوسرے شیعہ اثنا عشری
ہونا یعنی بارہ اماموںکی امامت کا قائل ہو تیسرے عادل ہونا
اور عادل سے مراد یہ ہی کہ انسان مین خوف خدا سے ایک ایسی حالت
پیدا ہوجائے کہ اُسے گناہ کبیرہ سے بچائے اور گناہ صغیرہ پر اصرار

نکرنے دے اور عادل کو یہ بھی لازم ہی کہ خلاف مروت نکرے اور خلاف
مروت سے مراد یہ ہی کہ جس شہر مین یا جس مقام پر یا جس زمانہ مین جو
امور مقدسین اور اہل علم بلکہ شرفا کی نسبت عیب سمجھے جاتے ہون
جیسے کوٹ پتلون ترکی ٹوپی پہنتا یا بازار مین لنگی باندھکر پھرنا یا بدوضع
لوگونکی رفتار اختیار کرنا پس ضرور ہی کہ پیشنماز ایسے امور مین مبتلا نہو
اور جبتک شرعی طریق سے پیشنماز کا عادل ہونا ثابت نہوگا اور کوئی
شخص اوسکے ساتھ نماز پڑہے گا تو وہ نماز صحیح نہوگی بلکہ اگر یہ خیال بھی
کریگا کہ مین نماز کا اعادہ کرلونگا تو بھی نماز کا پڑھنا جائز نہوگا پس ضرور
ہوا کہ پہلے پیشنماز کی عدالت پر بشرط امکان علم ورنہ وثوق و اطمینان حاصل
کیا جائے اور ایک طریقہ عدالت دریافت ہونیکا یہ ہی کہ سفر اور حضر
مین اکثر ہم صحبت رہنے کا اتفاق ہو یا حالات و معاملات کا عنوان
دیکھنے سے وثوق و اطمینان عدالت پر حاصل ہوجائے اور یہ ثابت ہوجائے
کہ جہانتک ممکن ہوتا ہی یہ شخص اپنے تئین خدا کے گناہونسے بچاتا ہی اور لوگونکے
دکھانیکے لئے تکلف سے مقدس نہین بنتا بلکہ تنہائیمین بھی باوجود گناہ پر قدرت

ہونیکے معصیت مین مبتلا نہین ہوتا اور اس دینداری سے
مطلوب درحقیقت پرہیزگاری ہے نہ دنیاداری دوسرا طریقہ
عدالت ثابت ہونیکا شیوع ہے یعنے جس شخص کی عدالت اس
مرتبہ پر مشہور ہوجائے کہ جس شہرت سے علم یا وثوق و اطمینان
یا گمان قوی اوسکی عدالت کا حاصل ہو مگر یہ بھی ضرور ہے کہ عدالت
کی شہرت دینداروں اور پرہیزگارونمین بھی ہو کہ جو لوگ عدالت
کے معنے سمجھتے ہین تیسرا طریقہ یہ ہے کہ دو شخص عادل جنکی عدالت
ثابت ہے کسیکی نسبت گواہی دین کہ یہ شخص عادل ہے تو وہ عادل
سمجھا جائیگا اور چوتھی شرط نماز جماعت کے صحیح ہونیمین
کہ پیشنماز کھڑے ہوکے نماز پڑھے پس اگر بیماری کے سبب
بیٹھکر نماز پڑھے گا تو جو شخص کھڑا ہوکر نماز پڑھ سکتا ہے اوسے
جائز نہین ہے کہ اوسکے ساتھ نماز پڑھے پانچوین یہ کہ پیشنماز
سورہ وغیرہ کے حرفونکو مخرج سے نکالنے مین عاجز نہو
کہ مردونکی پیشنمازی کے لئے واجب ہے کہ پیشنماز بھی مرد

ساتوین یہ کہ ماموم پیشنماز سے پیچھے کھڑا ہوا اگر برابر یا آگے کھڑا ہوگا
تو نماز باطل ہوگی آٹھوین یہ کہ پیشنماز اور ماموم سے زیادہ فاصلہ
نہو لیکن اگر بعض ماموم بسبب صفونکے زیادتی سے زیادہ دور
ہو جائین تو مضائقہ نہین ہے نوین یہ کہ پیشنماز کے کھڑے ہونیکا
مقام ماموم کے مقام سے زیادہ بلند نہو اور نہایت احتیاط
زمین ہموار مین مثل مسجد وغیرہ یہ ہے کہ دو انگشت سے زیادہ
بلند نہو اگرچہ چار انگشت بلکہ ایک بالشت تک ظاہراً کچھ
مضائقہ نہین ہے اور اگر ماموم کے کھڑے ہونیکا مقام ایک
قدم کی مقدار تک بلند ہو تو بھی مضائقہ نہین ہے ۱۰ دسوین پیشنماز
کی تکبیر احرام کے ختم کے بعد ماموم تکبیر احرام کہے ۱۱ گیارھوین
لازم ہے کہ ماموم پیشنماز کو معین کرکے اُسکے ساتھ اقتدا کی نیت
کرے ۱۲ بارھوین یہ کہ اگر دو پیشنماز برابر نماز پڑھتے ہون تو دونو
پیشنمازونکے ساتھ ماموم ایک نماز پڑھنے کی نیت نکرے ۱۳ تیرھوین
ماموم پیشنماز کو دیکھ سکے یا اُس شخص کو دیکھ سکے جو پیشنماز کو خو

دیکھتا ہی یا اُن لوگونکو دیکھتا ہی جو پیشنماز کو دیکھ سکتے ہین پس اگر پردہ
یا دیوار پیشنماز اور ماموم کے درمیان مین حائل ہو تو نماز باطل ہی
بلکہ اگر ستون مسجد بھی اس حیثیت سے حائل ہو جائے کہ لوگ ستون حائل
ہونیکی وجہ سے امام کو نہ دیکھ سکین تو اس صورت مین بھی نماز کے صحیح
ہونے مین تامل ہی لیکن جن لوگونکو پیشنماز کا یا اُن لوگونکا دیکھنا جو امام کو
دیکھ سکین ممکن ہو اور ستون حائل ہو جانے کی حد پر قرار نہ پائے
تو کچھ مضائقہ نہین ہی چودھوین ۱۴ اگر پیشنماز چاند گہن کی نماز پڑھتا ہو
اور ماموم صبح کی نماز اوسکے ساتھ پڑھنا چاہے تو وہ نماز بھی صحیح
نہو گی لیکن اگر پیشنماز ظہر کی ادا اور ماموم عصر کی ادا یا مغرب و عشا
اور صبح کی قضا نماز پڑھنا چاہیے تو جائز ہے اور اگر پیشنماز عصر کی
چار رکعت نماز پڑھتا ہو اور ماموم پہلی رکعت مین شریک ہو کر
دو رکعت ظہر کی قصر پڑھنا چاہے تو جس وقت پیشنماز پہلا تشہد تمام
کرے ماموم فرادا کی نیت سے سلام کہے اور نماز کو تمام کرے اور اگر نماز عصر بھی اسی نماز مین
پڑھنا چاہے تو امام کی تیسری رکعت کے رکوع مین شریک ہو جائے اور اپنی نماز عصر کی

دوسری رکعت مین آہستہ سورہ حمد اور اگر ممکن ہو تو قل ہو اللہ
بلکہ قنوت بھی پڑھکر پیشنماز کی چوتھی رکعت کے رکوع مین شریک
ہو جائے اور اگر قل ہو اللہ و قنوت پڑھنے کی مہلت نہو
تو فقط سورہ حمد پر اکتفا کرے اور اگر پیشنماز مغرب کی
نماز پڑھتا ہو اور ماموم عشا کی نماز پڑھنا چاہے پس اگر
امام کی پہلی رکعت مین شریک ہوا اور عشا کی نماز قصر پڑھنا
منظور ہو تو جسوقت پیشنماز دوسری رکعت مین تشہد پڑھے
ماموم تشہد کے بعد فرادا کی نیت کرے اور سلام کہکر اپنی
نماز تمام کرے اور اگر عشا کی پوری نماز پڑھنا چاہے تو جسوقت
پیشنماز مغرب کی نماز تمام کرے ماموم کھڑے ہو کر فرادا کی
نیت سے ایک رکعت پڑھکر اپنی نماز تمام کرے اور اگر پیشنماز
عشا کی نماز پڑھتا ہو اور ماموم اپنی مغرب کی نماز پڑھنا چاہے
اور پیشنماز کی پہلی رکعت مین شریک ہو تو جسوقت پیشنماز
تیسری رکعت پر بیٹھکر کھڑا ہونا چاہے تو ماموم پیشنماز کی

رکعت کے بعد فرادا کی نیت کرکے تشہد وسلام پڑھ کے نماز
تمام کرے اور اگر اپنی عشا کی نماز بھی جماعت سے پڑھنا چاہے
تو پیشنماز کی چوتھی رکعت کے رکوع مین اقتدا کی نیت کرکے شریک
ہوجائے اور پیشنماز کے ساتھ رکوع وسجود بجالائے پس جسوقت
پیشنماز تشہد پڑہنے مین مشغول ہو اوسوقت ماموم فرادا کی نیت
کرکے کھڑا ہوجائے اور اپنی تین رکعت نماز بجالائے اور اگر پیشنماز
دو رکعت صبح کی یا نماز ظہر قصر پڑھتا ہو اور ماموم چار رکعتی یا سہ
رکعتی نماز قضا یا ادا پڑھنا چاہے اور پہلی رکعت مین شریک ہو
تو جسوقت پیشنماز نماز تمام کرے ماموم فرادا کی نیت کرکے کھڑا
ہوجائے اور اپنی باقی نماز اختتام کو پہونچائے اور اگر پیشنماز
چار رکعتی نماز پڑھتا ہو اور ایک رکعت پڑھ چکا ہو اور ماموم
شریک ہونا چاہے تو دوسری رکعت کے رکوع مین شریک
ہوجائے اور جسوقت امام تشہد پڑھے تو ہاتھونکی ہتھیلیونپر اور
دونون پاؤن کے پنجونپر بوجھ دیکر بیٹھا رہے اور ایڑیان زمین پر

نہ ٹیکے جب پیشنماز اپنی تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو تو ماموم کی دوسری رکعت
ہوگی ماموم اپنی دوسری رکعت مین آہستہ سورہ حمد پڑھے اور ممکن ہو تو قل ہو اللہ
بلکہ مختصر قنوت بھی پڑھکر پیشنماز کے رکوع مین شریک ہو اور اگر
قل ہو اللہ اور قنوت پڑھنا ممکن نہو تو فقط سورہ حمد پڑھ کے
رکوع مین شریک ہو جائے پس اگر ماموم کی دو رکعتی نماز ہو تو دونو
سجدونکے بعد فرادا کی نیت کرکے تشہد و سلام بجالا کر اپنی نماز کو
تمام کرے اور اگر سہ رکعتی نماز ہو تو جسوقت پیشنماز اپنی چوتھی رکعت
کیلئے کھڑا ہو تو ماموم اپنی دوسری رکعت مین تشہد پڑھ کر تیسری
رکعت کیلئے کھڑا ہو اور تسبیحات اربعہ پڑھکر پیشنماز کے رکوع مین
شریک ہو جائے اور جسوقت پیشنماز تشہد کیلئے بیٹھے تو اوسوقت
ماموم بھی پیشنماز کے ساتھ تشہد و سلام پڑھے اور نماز تمام کرے
اور اگر ماموم کی چار رکعتی نماز ہو تو جسوقت پیشنماز نماز تمام کرے
ماموم فرادا کی نیت کرکے اپنی ایک رکعت علیحدہ پڑھکر نماز تمام
کرے لیکن ماموم پر واجب ہے کہ پیشنماز کی ہر امر مین پیروی کرتا رہے

پس جسوقت پیشنماز تکبیر احرام کہہ لے اوسوقت اقتدا کی نیت کر کے ماموم تکبیر احرام کہے مگر آواز بلند نکرے بلکہ آہستہ سے تکبیر کہے اور اگر پیشنماز سے پہلے یا پیشنماز کے ساتھ ہی ماموم بھی تکبیر احرام کہیگا تو نماز باطل ہوگی اور اگر مغرب و عشا یا صبح کی نماز ہو تو پہلی دو رکعتوں مین خاموش کھڑا رہے اور پیشنماز کا حمد و سورہ پڑھنا یا ہمہمہ سنے اور جسوقت امام سورہ حمد پڑھ چکے تو ماموم آہستہ سے الحمد للہ رب العالمین کہے اور آواز بلند نکرے اسلئے کہ امام کی آواز پر ماموم کو آواز بلند کرنا نچاہیئے اور تیسری اور چوتھی رکعت مین خود بھی تین مرتبہ تسبیحات اربعہ یا سورہ حمد پڑھے لیکن تسبیحات اربعہ کا پڑھنا بہتر و افضل ہے اور اگر ظہر و عصر کی نماز ہو تو پہلی دو رکعتوں مین خواہ چپکا کھڑا رہے خواہ ذکر سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتا رہے اور آخر کی رکعتوں مین تین مرتبہ تسبیحات اربعہ یا سورہ حمد پڑھے اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ نماز جماعت مین ماموم ہو پہلے اور دوسری رکعت مین سوا حمد اور دوسرے سورہ کے کسی چیز کا پڑھنا

سوا قرأة کے نماز مین ہر رکوع وسجود کی دعائین اور تشہد وسلام ماموم کو
بھی پڑھنا واجب ہی اور جسوقت پیشنماز رکوع مین جالے تو چاہیئے
کہ اوسکے بعد ماموم رکوع مین جائے اور جتنی دیر امام ذکر مین
مشغول رہے ماموم بھی مشغول رہے اور جسوقت پیشنماز رکوع سے
سر اوٹھائے اوسکے بعد ماموم سر اوٹھائے اور جسوقت
پیشنماز سجدہ مین جالے اوسکے بعد ماموم سجدہ مین جائے اور
جسوقت پیشنماز سجدے سے سر اوٹھائے اوسکے بعد ماموم
سر اوٹھائے اور رکوع وسجود مین جو دعائین پڑھی
جاتی ہین وہ دعائین بھی پیشنماز سے پہلے پڑھنا شروع
نکرے بلکہ جب پیشنماز پڑھنا شروع کرے اوسکے بعد ماموم
شروع کرے اگر امام کی آواز سنتا ہو والا اگر ساتھی پڑھیگا
تو بھی جائز ہی اور یہ بھی لازم ہے کہ جب پیشنماز تشہد
پڑھنا شروع کرے تو اوسکے ساتھ ماموم بھی تشہد
شروع کرے اور جسوقت پیشنماز سلام آخر تمام کرے

اوسکے بعد ماموم سلام کہے پس اگر پیشنماز سے پہلے ماموم عمدًا سلام
آخر کہیگا تو گنہگار ہوگا بلکہ صحت نماز مشکل ہے اور اگر سہوًا ایسا واقع ہو
تو احتیاط یہ ہے کہ بعد سلام امام کے دوبارہ سلام کہے اور دو سجدہ سہو
بجالائے اور بعض اشخاص نادانی سے جو ایسا کرتے ہین کہ پیشنماز
رکوع مین ہوتا ہے اور ماموم تکبیر احرام کہتے ہی رکوع مین چلے جاتے ہین
اور تکبیر احرام تمام بھی نہین ہونے دیتے یا پیشنماز نے سلام تمام نہین کیا
اور ماموم سلام پہلے کہلے پیشنماز کے سلام تمام ہونیکا انتظار نہین
کرتے اور نعرۂ صلوات بلند کرتے ہین یا صفونمین اسطرح کھڑے
ہوتے ہین کہ قبلہ کیطرف سے انحراف ہوجاتا ہے تو ایسے امرونسے نماز باطل
ہوجاتی ہے ماموم کو واجب ولازم ہے کہ قیام کیساتھ مین اطمینان کے ساتھ
تکبیر احرام کہکے تھوڑا توقف کرے بعد اوسکے رکوع مین جائے پس اگر
پیشنماز کے ذکر تمام ہونیکے بعد بھی حالت رکوع مین ماموم پیشنماز کو
پائیگا اور اسکا یقین ہوجائیگا کہ پیشنماز کو رکوع مین پایا تو نماز صحیح
ہوگی اور یہ بھی واجب ہے کہ جسوقت پیشنماز سلام تمام کرے اوسوقت

ماموم نماز سے فارغ ہونیکے قصد سے سلام تمام کرے اور یہ بھی
لازم ہے کہ جلدی کے سبب سے ماموم قبلہ سے منحرف نہ کھڑا ہو
اور سنت ہے کہ ماموین جماعت کی صفین سیدھی رکھین اور پہلی صف
مین اہل علم اور مقدس اور پرہیزگارون کو جگہہ دین اور دو یا دو سے
زیادہ نابالغ لڑکے یا جو لوگ نماز قصر پڑھنا چاہتے ہون وہ بھی
دو یا دو سے زیادہ صف اول مین متصل نہ کھڑے ہون بلکہ جو
لوگ طہارت و نجاست کی پابندی نہین رکھتے یا نماز کے مسائل
نہین جانتے وہ بھی صف اول مین دو یا دو سے زیادہ پیشنماز سے
متصل نکھڑے ہون تا اونکی نماز مین خلل نہ پڑے اور جسوقت
اقامت شروع ہو تو لازم ہے کہ مومنین نماز کیلئے آمادہ ہو جائین
او دنیا کے متعلق باتین نکرین اور جسوقت پیشنماز تکبیر احرام کہے
اوسکے بعد جو لوگ صف اول مین پیشنماز سے قریب ہون فورًا
تکبیر احرام کہین اور صف اول مین جو لوگ پہلوؤنمین ہون وہ بھی
تکبیر کہنے مین تاخیر نکرین بعد اوسکے دوسری صف کے اوسکے بعد

تیسری صف کے اوسکے بعد چوتھی کے بعد پانچوین صف کے لوگ تکبیر احرام کہین اور اگر پہلی صف کے لوگ نیت نکرین گے یا تکبیر احرام کہنے کے لیے آمادہ نہونگے اور آخری صفون کے لوگ تکبیر احرام کہکے شریک جماعت ہوجائین گے تو ایسی حالت مین نماز کے صحیح ہونے مین تامل ہے اور بعض اشخاص نے یہ امر جو اختیار کیا ہے کہ جبتک پیشنماز رکوع مین نہین جاتا باتین کرتے ہین جسوقت پیشنماز رکوع مین جالیتا ہے اوسوقت یا اللہ کہکر پیشنماز کو معطل کرتے ہین تو یہ امر نہایت بد اور چونکہ جناب سید المرتضیٰ علم الہدیٰ رحمہ اللہ اقامت کے بعد سوا متعلق نماز کلام کرنا حرام جانتے ہین لہذا اقامت یا نماز شروع ہونیکے بعد ذکر دنیا مین مشغول رہنا نہایت جرأت ہے اور اگر پیشنماز اندھا ہو یا فلج و برص و جذام مین مبتلا ہو تو اوسکے ساتھ بھی نماز پڑھنا نچاہیے بلکہ مبروص و مجذوم کے ساتھ نماز جماعت پڑھنے کو بعض عالم صحیح نہین جانتے

فصل ۳۳ روزونکے احکام مین

واضح ہو کہ ماہ رمضان ثابت ہونیکی تین صورتین ہین ایک تو یہ کہ ماہ شعبان کے

تیس دن تمام ہوجائین دوسرے اشتباع رویت جو مفید یقین
ہوجائے یعنے خود رویت کی نسبت شیاع ہوجائے اور کثرت
سے لوگ مرد و زن بچے بوڑھے بیان کرین کہ اپنی آنکھ سے ہمنے
چاند دیکھا اور اونکے بیان سے یقین حاصل ہوجائے پس شیاع
ظنی کافی نہین ہے یعنے جو شیاع مفید گمان غالب ہو اور نہ شیوع
خبر رویت صرف کافی ہے یعنے صرف یہ خبر مشتہر ہونا کہ چاند دیکھا
گیا کافی نہین ہے اور نہ اسکو شیاع کہتے ہین بلکہ اگر دس بارہ مومن
غیر عادل یا جنکی عدالت طریق شرعی سے ثابت نہوا گرچہ بظاہر
نیک ہون بیان کرین کہ ہمنے بچشم خود چاند دیکھا اور اونکے بیان
سے یقین حاصل نہو بلکہ گمان حاصل ہو تو وہ بھی کافی نہین ہے
جسوقت تک یقین حاصل نہو یا طریق شرعی سے شہرت رویت
نہو تیسرے دو مرد عادل گواہی دین کہ ہمنے چاند دیکھا اور اگر دو
یا دو سے زیادہ عورتین اور ایک عادل مرد چاند دیکھنے
کی گواہی دین تو بھی رویت ثابت نہوگی اور تقویم وغیرہ کا مطلق

اعتبار نہین ہے اور مخفی نرہے کہ واجبی روزونکی آٹھ قسمین ہین ایک تو ماہ
رمضان کے روزے دوسرے ماہ رمضان کے قضا روزے اور اون قضا روزونکا ماہ رمضان
آئندہ سے پہلے ادا کرنا بھی واجب ہے پس اگر کسی شخص پر مثلا پانچ روزے
قضا ہون اور اُنکے ادا کرنے مین اتنی تاخیر ہو جائے کہ آئندہ کے ماہ
رمضان مین فقط پانچ ہی دن باقی رہین تو واجب ہے کہ پانچ دن
روزہ بہ نیت قضا رکھے لیکن اگر یہ شخص ہمیشہ ارادہ رکھتا ہو کہ مین
ان روزونکو ادا کرونگا مگر جسوقت ماہ رمضان مین پانچ دن باقی
رہین اوسوقت کوئی عذر درپیش ہو جائے تو اس صورت مین بھی اُن
روزونکی قضا ساقط نہوگی بلکہ چاہیئے کہ ماہ رمضان کے بعد وہ روزے
ادا کرے اور ہر روزے کے عوض مین ایک مُد گندم کفارے مین دے
اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ماہ رمضان کے قضا روزونکے ادا کرنیکا وقت فد
اگر زیادہ باقی ہو تو ظہر سے پہلے افطار کرنا جائز ہے اور بعد ظہر کے
حرام ہے پس اگر بعد ظہر کے روزہ افطار کیا جائیگا تو قضا و کفارہ دونون

لازم ہونگے اور کفارے مین دس مسکینون کو طعام دینا چاہیے
اور اگر دس مسکینونکو طعام دینے کی قدرت نہو تو لازم ہے
کہ اُس روزے کے کفارہ مین تین دن متصل روزے رکھے
اور اُس قضا روزے کو بھی ادا کرے تیسرے واجبی روزہ مین سے
وہ روزے ہین کہ مردے کے قضا روزے کوئی شخص اپنے ذمہ
لے لی چوتھے وہ روزے ہین کہ اگر کسی شخص کے باپ سے
یا بنا بر احتیاط کے ماں سے قضا ہوئی ہون اور وہ اپنے والدین کے سب بیٹون مین
بڑا ہو تو اوسپر واجب ہی کہ اُن روزونکو ادا کرے پانچوین وہ
روزے ہین کہ جو کسی شخص پر نذر و عہد و قسم کی وجہ سے واجب
ہوے ہون چھٹے کفارہ ماہ رمضان کے روزے کہ اگر
کوئی شخص ماہ رمضان مین بے عذر شرعی روزہ نرکھے یا روزہ
رکھکر توڑ ڈالے تو اُس روزیکی قضا بھی بجالاے اور دو مہینے
کے روزے پے درپے کفارہ مین رکھے مگر اسمین اختیار ہے چاہے
کفارہ مین دو مہینے کے روزے رکھے چاہے ایک غلام یا لونڈی

آزاد کرے چاہی ساٹھ مسکینونکو طعام دے مگر ہر مسکین کو ایک
مد طعام سے کم دینا نچاہیئے اور اگر ماہ رمضان مین کسی حرام چیز سے
روزہ افطار کرے مثلاً شراب پی لے یا زنا کرے تو بنا بر احتیاط
کے تینون کفارے دینا واجب ہو جائینگے یعنی دو مہینے کے
روزے رکھنا اور بندہ آزاد کرنا اور ساٹھ مسکینونکو طعام دینا
یہ سب لازم ہوگا ساتوین اعتکاف کے روزے آٹھوین کفارات
کے روزے اور تفصیل اعتکاف اور اعتکاف کے روزون کی
اور کفارے کے روزونکی فقہ کی کتابو نمین مذکور ہی اور مراد
روزے سے یہ ہی کہ جن چیزونکو روزے کیحالتمین خدا نے
منع کیا ہی اول طلوع صبح صادق سے نماز مغرب کے وقت تک
انسان اُنھین عمل مین نہ لاے اور جبتک انسان بالغ نہین ہوتا
اوسپر روزہ واجب نہین ہوتا اور جو چیزین روزے کی حالتمین
منع ہین اور جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہی وہ آٹھ ہین پہلے
کسی چیز کا کھانا یا پینا اگرچہ اُس چیز کے کھانے پینے کی عادت نہو

دوسرے جانگرکسی ہی طرح منی کا نکالنا لیکن وہ اگر سوتے مین رمضان مین نہانیکی حاجت ہوجائے تو روزہ باطل نہوگا مگر بہتر یہ ہے کہ فوراً غسل کرے تیسرے جانگر حشفہ کا کسی آدمی یا جانور کے بدن مین آگے یا پیچھے داخل کرنا پس اگر مرد کسی عورت سے زبردستی جماع کریگا تو اوس عورتکا اور اپنا کفارہ مرد کو دینا واجب ہوگا چوتھے صبح صادق تک جانگر جنابت کی حالت پر باقی رہنا یا عورتکا حیض و نفاس سے پاک ہونیکے بعد صبح تک غسل نکرنا اور اگر کوئی شخص جنابت کی حالت مین اس قصد سے سو رہے کہ آخر شب غسل کرونگا اور بیدار ہونیکا احتمال بھی رکھتا ہو اور صبح تک نہ جاگے تو اوسپر نہ قضا واجب ہو نہ کفارہ اور اگر غسل کا قصد نرکھتا ہو اور جنابت کیحالت مین سو رہے تو قضا اور کفارہ دونو لازم ہونگے اور اگر ایکمرتبہ سوکر جاگے اور دوسری مرتبہ اس ارادہ سے پھر سو رہے کہ آخر شب اُٹھ کر غسل کرونگا اور صبح تک بیدار نہو تو قضا اسپر لازم ہو لیکن کفارہ واجب نہین ہے اگرچہ احتیاط

یہ ہی کہ کفارہ بھی دے مگر اگر دوسری مرتبہ بیدار ہونیکا گمان نرکھتا ہو
تو کفارہ بھی لازم ہوگا لیکن اگر دوسری مرتبہ بیدار ہوکر تیسری مرتبہ
اس ارادے سے بھی سورہے کہ آخر شب غسل کرونگا اور صبح تک آنکھ
نہ کھلے تو قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگے پس ماہ رمضان مین
انسان کیلئے بہتر یہ ہی جسوقت غسل کی حاجت ہو اوسیوقت غسل
کرلے تاکہ اندیشہ روزہ کے باطل ہونیکا اور کفارے کے واجب ہونیکا
نرہے اور جس شخص کو ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے مین ضرر کا خوف ہو
تو پانی گرم کرکے نہائے اور اگر وقت کم ہو یا پانی گرم کرنیکی مہلت
نہ ملے یا پانی دستیاب نہو سکے تو صبح سی پہلے عوض غسل کے نیت سے
تیمم کرے اور صبح صادق کے طلوع ہونے تک جاگتا رہے
پس اگر صبح سی پہلے تیمم کرکے سورہیگا اور صبح ہو جائیگی تو وہ روزہ
باطل ہوگا پانچوین گرد غلیظ یا دود غلیظ اور بخار غلیظ حلق مین
پہونچانے سے بھی روزہ باطل ہو جاتا ہی اور اُس روزے کی قضا
واجب ہے اور بنا بر احتیاط کفارہ بھی لازم ہی چھٹے جانکر تے کرنا یس

اگر کوئی شخص عمداً قے کریگا تو اُس روزیکی قضا واجب ہوجائیگی اور
بعض عالم کفارہ بھی تجویز فرماتے ہین لیکن اگر بے اختیاری سے
قے آجائے تو نہ قضا واجب ہہ نہ کفارہ ساتوین عمداً پانی مین سر لیجانا
خواہ تمام بدن اور سر پانی کے اندر لیجائے خواہ بدن باہر رکھے
فقط سر ہی پانی کے اندر لیجائے تو قضا واجب ہوگی اور بنا بر احتیاط
کفارہ بھی لازم ہوگا اور اگر جنب روزہ واجبی رکھتا ہوا ور ماہ رمضان مین
جانکر غسل ارتماسی کرے تو وہ غسل بھی باطل ہہ اور روزہ بھی باطل ہہ
اور اگر ماہ رمضان کا قضا روزہ ہوا ور اُس روزے کے ادا کرنیکے لیے
وقت بھی باقی ہوا ور ظہر سے پہلے کوئی شخص ارتماسی غسل کرے تو غسل
صحیح ہوگا لیکن روزہ باطل ہوجائیگا آٹھوین خدا کی طرف نسبت
دیکر عمداً کوئی امر جھوٹ بیان کرنا مثلاً کوئی شخص کہے کہ خدا نے فلان
چیز حلال کی ہہ یا حرام کی ہہ اور جانتا ہو کہ مین جھوٹ کہہ رہا ہون تو
روزہ باطل ہوجائیگا اور اسیطرح پیغمبر یا بارہ اماموںمین سے کسی امام کی
طرف نسبت دیکر جھوٹی حدیث بیان کرے تو بھی روزہ باطل ہوجائیگا

اور احتیاط یہ ہی کہ اگر انبیاء اور اوصیاء اور جناب فاطمہؑ سلام اللہ علیہا
کی طرف بھی نسبت دیکر جھوٹی حدیث بیان کرے تو روزیکو باطل سمجھے
اور اوسکی قضا بجالائے اور بنابر احتیاط کفارہ بھی دوے اور یہ بھی
جاننا چاہیئے کہ روزہ کی نیت مین چند امرونکا لحاظ چاہیے ایک یہ
کہ طلوع صبح صادق سے پہلے روزہ کی نیت کیجائے دوسرے یہ کہ روزہ مین
رضائے خدا کا قصد ہو تیسرے روزہ سنتی یا واجبی کی تعیین کیجائے
چوتھے اس امر کو معین کیا جائے کہ روزہ ماہ رمضان کا ہے یا کفارہ
کا ہی یا نذر و عہد و قسم کا ہی پانچوین اس امر کو معین کرنا چاہیئے کہ یہ روزہ
قضا کا ہی یا ادا کا چھٹے یہ کہ روزہ کی حالت مین کسی چیز کے کھانے
پینے جماع کرنے روزہ توڑ ڈالنے کا ارادہ نکرے اور اگر کسی شخص نے
واجبی روزہ کی نیت نکی ہو اور وقت اس روزیکا وسیع ہو اور ظہر تک
کوئی ایسا امر جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہی عمل مین نہ لایا ہو اور ظہر سے
پہلے نیت کرلے تو وہ روزہ صحیح ہوگا اور سنتی روزہ مین ظہر کے بعد بھی
نیت کرسکتا ہی اور جن لوگونکا روزہ صحیح نہین سمجھا جاتا اونمین سے ایک

بڈھا اور ایک بڑھیا ہی کہ جسے روزہ رکھنے مین شدید مشقت ہو
پس اُسے چاہیئے کہ ہر روزۂ ماہ رمضان کے عوض مین ایک مُدگندم
دے دوسرے وہ شخص کہ جو تشنگی کی بیماری مین مبتلا ہوا ور پیاس کی
وجہ سے روزہ رکھنا اوسے بیحد شاق ہو تو چاہیئے کہ ہر روزہ کی عوض
مین وہ بھی ایک مُد گندم دے تیسرے وہ عورت کہ جو حاملہ ہو اور
بسبب روزہ کے اپنے یا اپنے بچے کی نسبت ضرر کا خوف رکھتی ہو
چوتھے وہ عورت کہ اپنے یا دوسرے کے لڑکیکو دودھ پلاتی ہو
اگر اوسے روزہ رکھنے کی وجہ سے دودھ کم ہو جانیکا اس حد پر گمان ہو
کہ اُس بچہ کا ضرر متصور ہو یا بچہ کی ضرر کا خوف ہو تو اوسکا بھی
روزہ صحیح نہوگا پانچوین وہ عورت جسے خون حیض یا خون نفاس
آتا ہو چھٹے وہ شخص کہ جو بیمار رہا ہو اور اُسے روزہ رکھنے کی وجہ سے
ضرر کا اس حد پر گمان یا خوف ہو کہ جسکی عُقلا تصدیق کرین ساتوین
مسافر کو سفر حلال مین روزہ رکھنا حرام ہی مگر جبتک مسافر اپنے
مکان سے بقصد سفر نکلکر حد ترخیص تک نہ پہونچے اوسے روزہ

افطار کرنا جائز نہین ہے پس اگر کوئی شخص اس خیال سے کہ آج مین سفر
کرونگا اول صبح سے قبل از سفر روزہ افطار کرے تو احتیاطاً اوسے
کفارہ دینا واجب ہو جائیگا لیکن اگر کسی مقام پر پہونچکر دس دن رہنے کا
ارادہ کرلے گا تو اُس مقام پر نماز بھی تمام پڑہے گا اور روزہ بھی رکھے گا
اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ ان ساتون شخصونپر عذر برطرف ہونیکے
بعد روزونکی قضا واجب ہے آٹھوان وہ لڑکا جو بعد طلوع صبح کے
ماہ رمضان مین بالغ ہو نوین وہ شخص کہ اول صبح صادق سے مغرب کے
وقت تک نشہ کیحالتمین رہے لیکن اُس روزہ کی قضا اُس شخص پر واجب
ہے دسوین وہ شخص کہ جو کافر ہو خواہ کافر حربی خواہ کافر
ذمی اور طلوع صبح کے بعد مسلمان ہو جائے مگر جو روزے کفر
کیحالتمین قضا ہوئے ہین انکا ادا کرنا لازم نہین ہے لیکن اگر کوئی شخص
مرتد ہو جائے اور پھر توبہ کرے تو اوسپر لازم ہے کہ جتنی زمانہ تک
مرتد رہا ہے اُن روزونکی قضا بجالائے اور اگر سُنّی شیعہ ہو جائے
پس سنی ہونیکی حالت مین جو روزے اُس نے رکھے ہین اُن روزونکی
قضا واجب نہین ہے مگر حالت تسنن مین جو روزے قضا ہوئے ہین

اُنھین ادا کرنا واجب ہی اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ گیارہ روزے
خدا نے حرام کیئے ہین پہلے روزہ عید ماہ رمضان دوسرے روزہ
عید قربان تیسرے روزہ یوم الشک اس نیت سے کہ یہ روزہ ماہ رمضان
کا ہے لیکن اگر سنت کی نیت سے روزہ رکھے تو جائز ہے بلکہ اگر چاند ثابت
ہو جائیگا تو وہی سنتی روزہ ماہ رمضان کے روزے مین محسوب ہو گا
اور اگر نذر یا قضا کی نیت سے روزہ رکھے گا تو بھی جائز ہی چوتھے روزہ
حرام روزہ صمت ہی یعنے روزے کی نیت مین یہ قصد کرے کہ صبح سے
شام تک بات نکرونگا پانچوین روزہ وصال ہی یعنے روزی کی نیت مین
یہ قصد کرے کہ اس روزہ کو سحر کے وقت یا دوسرے دن مغرب کے وقت
افطار کرونگا چھٹے وہ سنتی روزہ کہ شوہر اپنی زوجہ کو منع کرے اور
زوجہ شوہر کی نارضامندی سے روزہ رکھے ساتوین غلام اور
اور لونڈی کا وہ سنتی روزہ کہ اگر آقا منع کرے اور باوجود نارضا
مندی کے غلام اور لونڈی روزہ رکھین آٹھوین اُس بیمار کا روزہ
کہ جسے روزہ سے ضرر کا گمان ہو اور اوس ضرر کا لحاظ لازم بھی ہو

خواہ وہ گمان خود اسی شخص کو پیدا ہو خواہ کسی طبیب حاذق کے کہنے سے
گمان ضرر حاصل ہو ۹ نوین روزہ مسافر اگر سفر حرام نہو ۱۰ دسوین روزے
اُس حاجی کو جو منی مین ہو اور ذی الحجہ کی گیارھوین ۱۱ بارھوین ۱۲ اور تیرھوین ۱۳
کو روزہ رکھے ۱۱ گیارھوین سنتی روزہ رکھنا اولاد کو باوجود نارضامندی
والدین بنابر احتیاط جائز نہین ہے **فصل ۲۲** حج کے بیان مین واضح ہو کہ حجۃ
الاسلام بزرگ ترین ارکان دین سے ہے اور جسوقت حج واجب ہو تو
بے عذر شرعی تاخیر کرنا گناہ عظیم ہے لیکن حج واجب ہونیمین چند
شرطین ہین پہلی بالغ ہونا ۲ دوسرے سڑی نہونا ۳ تیسرے آزاد ہونا
۴ چوتھے استطاعت ہونا ۵ پانچوین صحیح و تندرست ہونا ۶ چھٹے راہ مین
جان و مال تلف ہونیکا خوف نہونا ۷ ساتوین استطاعت کے بعد اسقدر
زمانیکا باقی ہونا کہ اگر حج کو جائے تو ارکان حج بجالانیکا زمانہ پائے
اور یہ بھی مخفی نرہے کہ تمام عمر مین انسان پر خدا کیطرف سے ایک ہی
مرتبہ حج واجب ہوتا ہے اور حج کی تین قسمین ہین ۔ ۱ حج تمتع ۲ حج قران
۳ حج افراد حج تمتع اس شخص پر واجب ہوتا ہے کہ جسکا وطن مکہ معظمہ سے

سولہ فرسخ شرعی سے زیادہ دور ہو اور حج قران و حج افراد اُس
شخص پر واجب ہوتا ہی کہ جسکا وطن سولہ فرسخ سے کم دور ہو یا
وہ شخص مکہ معظمہ کا رہنے والا ہو اور چونکہ اہل ہند کو حج تمتع کا اتفاق
ہوتا ہی لہذا اس حج کے مسائل ضروری باختصار تحریر کیئے جاتے
ہین پوشیدہ نر ہے کہ حج تمتع مین ایک عمرہ تمتع ہوتا ہی اور ایک
حج تمتع عمرہ تمتع کیلیے پہلے احرام باندھا جاتا ہی پس جسوقت حاجی
مکہ معظمہ مین وارد ہو تو چاہیے کہ طواف عمرہ بجالائے یعنی سات مرتبہ
خانہ کعبہ کے گرد پھرے اور ایکمرتبہ گرد پھرنیکو شوطہ کہتے ہین بعد اسکے
مقام ابراہیمؑ مین دو رکعت نماز طواف پڑھے پھر درمیان صفا و
مروہ کے سات مرتبہ سعی کرے اور صفا سے مروہ تک جانا ایک مرّہ
محسوب ہوتا ہی اور مروہ سے مقام صفا تک پھرنا دوسرا مرّہ محسوب
ہوتا ہی بعد اسکے تقصیر کرے یعنی کسیقدر اپنے بال یا ناخن کاٹے
جسوقت ان امور سے فارغ ہو گا تو وہ چیزین کہ بسبب احرام کے
اسپر حرام تھین حلال ہو جائین گی اور جب ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ ہو تو

پھر دوبارہ حج تمتع کیلئے مکہ معظمہ سے احرام باندھے اور عرفات
کیطرف جائے اور عرفات ایک مقام کا نام ہی کہ وہ مکہ معظمہ سے
چار فرسخ ہی اور ذیحجہ کی نوین تاریخ ظہر کے وقت سے تا وقت مغرب
عرفات مین رہی شب کو وہانسے کوچ کرے اور مشعر الحرام مین آئے
یہ بھی ایک مقام ہی تخمیناً اس مقام سے اور مکہ معظمہ سے دو فرسخ کا
فاصلہ ہی اور مشعر الحرام مین تمام شب بسر کرے اور روز عید قربان
طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک رہے پھر منی مین آئے اور یہ بھی ایک
مقام کا نام ہی اور یہ مقام قریب مکہ معظمہ واقع ہی وہان تین عمل بجا لانا
واجب ہین پہلا رمی یعنی جمرہ عقبہ پر سنگریزے مارنا دوسرے قربانی کرنا تیسرے سر منڈانا
یا بال یا ناخن کاٹنا بعد اسکے حاجی پھر مکہ معظمہ مین آئیگا اور طواف زیارت اور دو رکعت
نماز طواف زیارت بجالائیگا پھر صفا و مروہ کے درمیان مین سعی کریگا یعنی راہ چلیگا
پھر طواف نسا بجالائیگا بعد اسکے دو رکعت نماز طواف پڑھیگا اور نماز طواف مین
اختیار ہی چاہے جہر سے یعنے آواز ظاہر کرکے پڑھے چاہی باخفات
پھر منی مین رہنے کے لئے آئیگا اور گیارھوین اور بارھوین

شب اور گیارھوین اور بارھوین دن وہ بارہ رہیگا اور جمرات
ثلاثہ کو سنگریزے ماریگا پس منی مین ان اعمال بجالانیکے بعد حجۃ الاسلام
سے فارغ ہوگا اور واضح ہو کہ عمرے کے واجبات پانچ ہین پہلا
واجب عمرۂ تمتع کا احرام ہے اور احرام باندھنے کے مقام کو میقات
کہتے ہین اور میقات حاجیونکے مختلف ہین پس جو شخص مدینہ کی راہ سے
جائے میقات اسکا مسجد شجرہ ہے اسکو ذوالحلیفہ بھی کہتے ہین اور جو شخص براہ
عراق سے یا راہ نجد سے جائے میقات اسکا وادی عقیق ہے اسکی ابتدا کو مسلخ کہتے ہین
اور جو شخص براہ طائف جائے میقات اسکا قرن المنازل ہے اور جو شخص
یمن کی راہ سے آئے جائے میقات اسکا کوہ یلملم ہے اور جو شخص راہ شام سے جائے
میقات اسکا جحفہ ہے اور احرام مین تین چیزین واجب ہین پہلے نیت یعنے دل مین
قصد کرے کہ مین احرام عمرۂ تمتع باندھتا ہون رضاء خدا کے لئے دوسرے
چار تلبیہ کہے لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد
والنعمۃ لک والملک لک لا شریک لک تیسرے دو جامہ احرام بنیت
اور تلبیہ سے پہلے پہننا ایک جامہ جسے لنگ کہتے ہین کہ بالائی

ناف سے زانو بلکہ احتیاطاً گٹے تک بدن کو چھپائے اور دوسرا جامہ جسے
چادر کہتے ہین دونو شانون پر ڈالے اور اپنے نفس کو ان چند امور کے
ترک پر آمادہ کرے پہلے شکار کھیلنا دوسرے عورت سے جماع کرنا اور
بوسہ لینا اور مساس کرنا اور شہوت کی نظر سے عورت کیطرف دیکھنا تیسرے
عورت سے اپنے لئے خواہ کسی غیر کیلئے عقد پڑھنا اور کسی کے عقد پر گواہ ہونا
چوتھے منی نکالنا خواہ ہاتھ سے خواہ کسی دوسری صورت سے پانچوین
خوشبو سونگھنا چھٹے سیا ہوا کپڑا پہننا ساتوین زینت کے ارادہ سے
سرمہ لگانا آٹھوین آئینہ دیکھنا نوین مرد کو موزے اور چکمہ اور جوراب
یا ایسی چیز پہننا جس سے تمام پشت پا چھپ جائے دسوین جھوٹ بولنا گیارھوین
جدال یعنی لا واللہ بلی واللہ کہنا بارھوین ان جانورون کا مارنا جنکا
مسکن بدن یا کپڑے مین ہو مثل جون اور پسو وغیرہ کے تیرھوین زینت
کی نیت سے انگوٹھی پہننا چودھوین عورت کا آرائش کے قصد سے زیور
پہننا پندرھوین روغن ملنا سولھوین اپنے یا دوسرے کے بالونکا مونڈنا
یا کاٹنا سترھوین مرد کو اپنا سر کسی چیز سے چھپانا اٹھارھوین عورت کو

نقاب وغیرہ سے منھ چھپانا انیسوین[۱۹] راہ چلنے کی حالت مین مرد کا سایہ
مین چلنا بیسوین[۲۰] بدن سے خون نکالنا اکیسوین[۲۱] ناخن کا کاٹنا بائیسوین[۲۲] دانتونکا
اُکھیڑنا تیئیسوین[۲۳] حرم کے درخت یا گھانس کا اُکھیڑنا چوبیسوین[۲۴] ہتھیار
باندھنا دوسرا واجب طوافِ عمرہ ہے اور یہ طواف رکن بھی ہے
اسمین بارہ امر واجب ہین پہلے باطہارت ہونا دوسرے بدن اور لباس
کا نجاست سے پاک ہونا تیسرے مردونکے واسطے لازم ہے کہ ختنہ کئے
ہوں چوتھے ستر عورت کرنا پانچوین دل مین یہ نیت کرنا کہ طواف خانۂ کعبہ
کے سات دورے عمرۂ تمتع مین خدا کی رضامندی کے لئے بجالاتا ہون
چھٹے حجر اسود سے طواف کی اسطرح ابتدا کرنا کہ تمام بدن حجر اسود پر مرور
کرے ساتوین حجر اسود پر دورہ تمام کرنا آٹھوین طواف کے ہر حال مین
خانۂ کعبہ کو دست چپ کیطرف رکھنا نوین حجر اسمٰعیل کو طواف مین
داخل کرنا دسوین درمیان خانۂ کعبہ و مقام ابراہیمؑ علیہ السلام طواف کا
واقع ہونا گیارھوین طواف کرنیوالے کا حد خانۂ کعبہ سے خارج ہونا
بارھوین سات شوط بجالانا یعنی طواف کے سات دورے کرنا

که یه دورے سات ہے نہ کم ہوین نہ زیادہ تیسرا واجب دو رکعت نماز
طواف ہی کہ اس نماز کو طواف کے بعد مقام ابراہیم علیہ السّلام سے
قریب بجالانا واجب ہی چوتھا واجب نماز طواف کے بعد سعی ہے
درمیان صفا و مروہ اور یہ دونون مقام قریب مسجد الحرام واقع ہین
اور سعی بھی مثل طواف کے رُکن ہی پس واجب ہی کہ سعی مین جزو اول
صفا سے ابتدا کرے اور یہ نیّت کرے کہ مین درمیان صفا و مروہ
سات مرتبہ خوشنودی خدا کیلئے سعی بجالاتا ہون بعد اسکے پیادہ
خواہ سوار ہو کر روانہ ہو یہانتک کہ مروہ مین پہونچے اور اس جانیکا ایک
شوط محسوب ہوگا اور ہر مرتبہ آنے جانے مین دو شوط محسوب
ہونگے اور ساتوان شوط مروہ مین ختم ہوگا اور واجب ہی کہ جو راہ
معروف ہی اسی راہ سے جاوے اور یہ بھی لازم ہی کہ جانیکے وقت
مروہ کیطرف منہ ہو اور پھرنے کے وقت صفا کی طرف منہ ہو اور
سعی مین عمداً سات شوط سے زیادہ کرنا سعی کو باطل کرتا ہے اور
پانچوان واجب تقصیر ہی یعنی سعی سے فراغ کے بعد شارب یعنے موچھونکے

بال یا ناخن کاٹنا اور تقصیر کرنے مین اسطرح نیت کرے کہ تقصیر کرتا ہون
مین عمرہ تمتع سے محل ہونیکے لئے تاکہ خدا مجھ سے راضی ہو اور محرم کیلئے
تقصیر کے بعد سر منڈانیکے سوا وہ سب چیزین جو بسبب احرام کے
حرام ہوگئین تھین حلال ہو جاتی ہین اور جسوقت حاجی عمرہ تمتع سے
فارغ ہو تو واجب ہے کہ حج تمتع کیلئے دوسرا احرام باندھے اور چاہئے
کہ یہ احرام ذیحجہ کی آٹھوین تاریخ نماز ظہر یا نماز عصر کے بعد باندھے
اور اسطرح نیت کرے کہ حج تمتع کے لئے احرام باندھتا ہون تاکہ خدا
مجھ سے راضی ہو اور احرام عمرہ تمتع کے جو احکام ہین وہی اس احرام حج کے بھی
احکام ہین لیکن اس احرام حج کا مقام مکہ معظمہ ہے جس مقام سے چاہے
احرام باندھے مگر مسجد الحرام سے احرام باندھنا مستحب ہے بلکہ احتیاط یہ ہے
کہ مسجد الحرام ہی سے احرام باندھے اور چاہئے کہ احرام کے بعد تلبیہ کہے
اور واجب ہے کہ بعد احرام باندھنے کے عرفات مین جائے اور ظہر کے
وقت سے شام تک رہے اور جب شام ہو جائے تو مشعر الحرام کیطرف
روانہ ہو اور طلوع آفتاب تک وہان رہے بعد اوسکے منی مین

جائے اور عید کے دن جمرۂ عقبہ کو سات سنگریزے مارے بعد اسکے
قربانی کرے قربانی کے بعد سر منڈائے اور مکۂ معظمہ مین پھر آئے
اور طواف زیارت اور سعی اور طواف نسا بجالائے بعد اسکے
دوبارہ منیٰ مین آئے اور منیٰ مین گیارھوین اور بارھوین شب ہر
صبح کو جمرات ثلثہ پر سنگریزے مارے اور اس اجمال کی تفصیل مختصر
یہ ہے کہ جسوقت حاجی ذیحجہ کی نوین تاریخ عرفات مین پہونچے تو اپنی
منزل نمرہ مین قرار دے کہ یہ مقام عرفات سے متصل ہے اور نیت کرکے
زوال سے تا وقت نماز مغرب عرفات مین رہے اسلیئے کہ وقوف عرفات
واجب ہے اور حدود عرفات معین ومشہور ہین اور وقوف سے مراد
یہ ہے کہ مقام عرفات مین رہے خواہ سوار خواہ پیادہ لیکن اگر تمام
زمانہ وقوف مین سوتا یا بیہوش رہیگا تو وقوف باطل ہوگا اور واجب ہے
وقوف کی نیت اسطرح کرے کہ وقوف عرفات کرتا ہون ظہر کے
وقت سے نماز مغرب کے وقت تک حج تمتع مین اسلیئے کہ خدا مجھ سے راضی ہو
اور وقوف عرفات کے بعد نماز مغرب کے وقت مشعر الحرام کی طرف

روانہ ہوا ور تمام شب مشعر الحرام مین رہے اور یہ نیت کرے
کہ اسوقت سے طلوع صبح تک مشعر الحرام مین توقف کرتا ہون قربۃً
الی اللہ اور جب طلوع صبح ہو جائے تو پھر اسطرح نیت کرے کہ وقوف
مشعر کرتا ہون طلوع آفتاب تک واجب قربۃً الی اللہ اور طلوع
آفتاب تک مشعر مین بسر کرے اسلیئے کہ یہ وقوف رکن ہے اور طلوع
آفتاب کے بعد مشعر الحرام سے کوچ کرے اور منٰی مین آئے اور منٰی مین
پہونچکر رمی جمرۂ عقبہ بجالائے یعنی سات کنکریان جمرہ کیطرف پھینکے
اور رمی کا وقت روز عید قربان طلوع آفتاب کے بعد سے غروب
آفتاب تک ہے اور رمی جمرہ مین چند امر واجب ہین پہلے اسطرح نیت
کرے کہ سات کنکریان جمرۂ عقبہ کیطرف پھینکتا ہون حج تمتع مین واجب
قربۃً الی اللہ دوسرے ان کنکریونکو پھینک کر مارے تیسرے ان
کنکریونکو اسطرح پھینکے کہ جمرہ تک پہونچین چوتھے سات کنکریان ہون
پانچوین یہ کہ ساتون کنکریان ایک ہی مرتبہ نہ پھینکے بلکہ ایک ایک
پھینکے اور یہ بھی لازم ہے کہ حاجی طہارت سے ہو اور یہ بھی واجب ہے

کہ اُن کنکریوں نسے رمی نکی گئی ہو دوسرا واجب واجبات منی سے یہ ہے
کہ قربانی کو ذبح کرے اور جو شخص قربانی خریدنے پر قادر نہو تو اوسکی
عوض مین دس روزے رکھے تین روزے حج مین اور سات اپنے
شہر مین پہونچکر اور اگر قربانی دستیاب نہو تو قیمت اوسکی کسی معتبر کے
پاس رکھوا دے کہ وہ شخص آخر ذی الحجہ تک جسوقت قربانی ملے خرید کر کے
ذبح کردے اور اگر روز عید کسی عذر کے سبب سے قربانی نکی ہو ذی الحجہ
کی تیرھوین تاریخ تک بلکہ آخر ذالحجہ تک تاخیر جائز ہے اور واجب ہے
کہ قربانی مین خواہ شتر خواہ گائے خواہ دنبہ ذبح کرے تیسرا واجب
سر منڈانا یا تقصیر کرنا ہے مگر عورت کو سر منڈانا جائز نہین ہے اور چاہیے
کہ سر منڈانیکے وقت یہ نیت کرے کہ مین سر منڈاتا ہون یا ناخن کاٹتا ہون
حج تمتع مین رضائے خدا کیلئے اور جسوقت حاجی سر منڈاتا ہے یا ناخن
کاٹتا ہے تو اسپر وہ چیزین حلال ہو جاتی ہین جو بسبب احرام کے حرام ہو گئین
تھین تقصیر کے بعد واجب ہے کہ حاجی پانچ امر ونکے لئے مکہ معظمہ مین
آئے اور وہ پانچ امر یہ ہین طواف حج نماز طواف سعی درمیان صفا و مروہ

طوافِ نسا - نمازِ طوافِ نسا - اور کیفیت طواف اور نماز طواف
کی اور سعی کی عمرہ تمتع مین ذکر ہوچکی ہے اور طواف نسا کی بھی کیفیت
مثل طواف عمرہ کے ہے اور جسوقت حاجی مکۂ معظمہ مین روز عید
طواف وسعی کے لیے جائے تو اوسپر واجب ہے کہ گیارھوین اور بارھوین
اور تیرھوین شب رہنے کے لیے منٰی مین پھر آئے لیکن جس شخص نے
حالت احرام مین شکار نکیا ہو اور عورت پاس نرہا ہو اوسی تیرھوین
منٰی مین رہنا واجب نہین ہے اور جسنے شکار کھیلا ہو یا عورت سے
ہمبستر ہوا ہو اُسے تیرھوین شب رہنا واجب ہے اور جن شبون مین
حاجی کو منٰی مین رہنا واجب ہے تو اُن شبونکی صبح کو رمی جمرات ثلثہ بھی
بترتیب بجالانا واجب ہے یعنے پہلی رمی جمرۂ اولیٰ بعد اوسکی رمی جمرۂ
وسطی بعد اوسکی رمی جمرۂ عقبہ بجالائے اسکے بعد حج سے فراغت ہوجاتی
ہے اور قربانی وکفارہ کے احکام نظر باختصار نہین لکھے گئے فقہ کی
کتابون مین بہ تفصیل مذکور ہین اور مستحب ہے کہ بعد فراغ حج مکہ مین طواف
وداع کیلئے آئے اور خانۂ کعبہ مین بھی داخل ہو خصوصًا وہ شخص

جسنے پہلا حج کیا ہی اور خانہ کعبہ سے نکلنے کے وقت طواف رخصت بجالائے
اور مدینہ منورہ کی زیارت کا قصد کرے اور زیارت مدینہ حتی الامکان
ترک نکرے اسلیئے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ فرماتے ہین کہ جو شخص حج کرے
اور میری زیارت نکرے اوس نے مجھپر جفا کی **فصل** بیان زکوۃ مین
واضح ہو کہ زکوۃ نو چیزو نمین واجب ہی سونا۔ چاندی۔ گیہون۔ جو۔
خرما۔ مویز۔ شتر۔ گوسفند۔ گائے۔ سونا چاندی مین زکوۃ واجب
ہونیکے لئے تین شرطین ہین پہلی سکہ دار ہونا۔ دوسرے مقدار
نصاب کو پہونچنا تیسرے گیارہ مہینے تک اشرفی اور روپیہ کا بجنسہ
رکھے رہنا کہ صرف مین نہ آئین اور سونیکی پہلی نصاب بیس مثقال
شرعی ہی بیس مثقال سے کم مین زکوۃ واجب نہین ہوتی دوسری
نصاب بیس مثقال کے بعد چار چار مثقال کا زیادہ ہونا ہی پس
پہلی نصاب جو بیس مثقال سکہ دار سونیکی ہی اسمین چالیسوان حصہ
اور بیس مثقال کے بعد دوسری نصاب مین ہر چار چار مثقال کے
بعد چار مثقال کا دسوان حصہ زکوۃ مین دینا واجب ہی اور سکہ دار

چاندی کی پہلی نصاب دوسو درہم ہے دوسو درہم سے کم مین
زکوة واجب نہین ہے اور دوسری نصاب چالیس درہم ہے پس دوسو
درہم سکہ دار چاندی کی جو پہلی نصاب ہے اوسمین بھی چالیسوان حصہ اور
دوسری نصاب جو دوسو درہم کے بعد چالیس درہم ہے اوسمین بھی
ہر چالیس درہم مین ایکدرہم زکوة دینا واجب ہے اور سال مین ایکمرتبہ
زکوة دیجاتی ہے اور گیہون۔ جو۔ خرما۔ مویز مین دو شرطین ہین پہلی
شرط یہ ہے کہ اگر گیہون۔ جو۔ انگور مین دانہ پڑنے کے بعد اور خرما سرخ
یا زرد ہونے کے بعد کسی شخص کی ملک مین داخل ہو تو اوس شخص پر زکوة
واجب نہوگی دوسرے یہ کہ چارون غلونسے جو غلہ نصاب کو پہونچیگا
اوسکی زکوة واجب ہوگی اور نصاب ان چارون غلونکی تین سو صاع
شرعی ہے اور اس مقدار سے کم مین زکوة واجب نہین ہے اور تین سو
صاع شرعی سے جسقدر مقدار زیادہ ہوتی جائیگی اوس زیادتی کے
لئے بھی زکوة دینا واجب ہے پس اگر یہ چارون غلے مینھ یا دریا کے
پانی سے پیدا ہون تو دسوان حصہ اور اگر کوئین وغیرہ کے پانی سے

پیدا ہون تو بیسوان حصہ اور اگر کوئین سے کم پانی دیا ہوا ور منھ
یا دریا کا پانی زیادہ پہونچا ہو تو دسوان حصہ اور اگر منھ یا دریا کا
پانی کم اور کوئین کا پانی زیادہ صرف ہوا ہو تو بیسوان حصہ اور
احتیاط یہ ہے کہ پندرھوان حصہ اور اگر جسقدر منھ یا دریا کا پانی پہونچا ہے
اُسیقدر کوئین سے بھی پانی دیا ہے تو پندرھوان حصہ دینا واجب ہے
اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ بعد کل مصارف ضروری مجرا لینے کے اگر تین سو
صاع شرعی یا زیادہ ان چارون غلون مین سے کوئی غلّہ باقی رہیگا
تو زکوۃ دینا واجب ہوگی اور اگر کم باقی رہیگا تو واجب نہوگی اور ان
چارون غلون مین سے ایکہی مرتبہ زکوۃ دینا واجب ہے پس اگر ایکمرتبہ زکوۃ
دیکر برسون ان غلونکو رہنے دے تو پھر زکوۃ دینا واجب نہین ہے اور
اونٹ اور گائے اور گوسفند مین چار شرطین ہین پہلے یہ کہ جس شخص کی
ملک مین گیارہ مہینے یہ حیوان رہین گے اوسکو سال مین ایک مرتبہ
زکوۃ دینا واجب ہوگی دوسرے یہ کہ وقت ان حیوانات کا چرنے
مین بسر ہوا ور صاحب مال اپنے پاس سے ان حیوانونکو نہ کھلاتا ہو تیسرے

سلہ صاع چھٹانک برشاہی سے اڑھائی سیر ہوتا ہے اور سیر شاہی چھیانوے روپیہ بھر ہوتا ہے جسکا حساب یہ انگریزی تین سیر ہوا پس تین سو صاع چھٹانک اٹھارہ من تین سیر ہوئے تیاہم کعبہ غفلہ

کہ ان گیارہ مہینوں کی مدت مین اونٹ اور بیل سے کام نہ لیا جاتا ہو
مثل باربرداری اور زمین جوتنے کے چوتھے یہ کہ مقدار نصاب
تک یہ حیوانات پہونچین پس پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ واجب
نہین ہے اور بیل گائے کا ایک حکم ہے بیل اور گائے کی نصاب مین
تیس عدد کی مقدار کا اعتبار ہے تیس سے کم مین زکوۃ واجب نہین ہے
اور گوسفند اور بکری کا بھی ایک حکم ہے گوسفند بھیڑے کو کہتے ہین پس
گوسفند اور بکری کی نصاب چالیس ہے چالیس سے کم مین زکوۃ واجب
نہین ہے اور ان حکمون کی تفصیل فقہ کی کتابون مین مذکور ہے اور یہ بھی واجب
ہے کہ جو لوگ زکوۃ لینے کے مستحق ہون انھین کو دیجائے اگر غیر
مستحق کو دیجائیگی تو کافی نہوگا اور جو لوگ زکوۃ کے مستحق ہین انمین سے
ایک تو فقرا ہین دوسرے مساکین اور فقرا او مساکین سے وہ لوگ
مراد ہین کہ جو اپنی اور اپنی عیال کے ایکسال کے ضروری مصارف کی
قدرت نہ رکھتے ہون اور کوئی ایسا پیشہ بھی نکرتے ہون کہ جسکے
ذریعہ سے اوقات بسری کرسکین مگر یہ لازم ہے کہ غیر سید کی زکوۃ

سید کو نہ دیجائے اسلیئے کہ غیر سید کی زکوۃ سید کو لینا حرام ہے اور
بہتر یہ ہے کہ باوجود خمس کے سید زکوۃ سید کی بھی نہ لے بلکہ خمس پر
اکتفا کرے تیسرے مستحق زکوۃ سے وہ لوگ ہین جنہین حاکم شرع
زکوۃ لینے کیواسطے معین کرے چوتھے اُن کافرونکو بھی زکوۃ دیجاتی
کہ جو وقت جہاد اہل اسلام کی مدد کرین پانچوین وہ لونڈی غلام جو
اپنے آقا کی خدمت مین نہایت مشقت اور زحمت سے بسر کرتے
ہون چاہیے کہ زکوۃ کے روپیہ سے خرید کر آزاد کیے جائین چھٹے
وہ لوگ جو قرضدار ہون اور اپنا قرضہ ادا نکر سکین پس اگر وہ
زر قرض حرام کام مین صرف نکیا ہو تو چاہیے کہ زکوۃ کے روپیہ سے
ادا کیا جائے ساتوین مسجد اور پل اور طالبان علم دین کیلیے مدرسہ
بنانے مین بھی زکوۃ کا روپیہ صرف کیا جاسکتا ہے آٹھوین اگر کوئی
شخص اپنے شہر مین مالدار ہو لیکن مسافرت مین کسی مقام پر معطل
ہو جائے اور اپنے شہر تک نجا سکے اور اُسکا سفر حرام نہو تو ایسے
شخص کی بقدر ضرورت زکوۃ سے اعانت ہوسکتی ہے فصل

[illegible]

زکوۃ فطر کے بیان مین واضح ہو کہ جو شخص اپنی اور اپنے اہل و
عیال کے ایکسال کے مصارف ضروری پر قدرت رکھتا ہو
خواہ وہ اور اوسکے عیال ماہ رمضان مین روزہ رکھین یا نرکھین
اوسپر واجب ہی کہ اپنی طرف سے اور اپنے ہر عیال کی طرف سے
ایک صاع گیہون یا جو یا خرما یا مویز یا چانول وغیرہ خواہ
ان چیزون مین سے ایک چیز کی قیمت روز عید فطر مستحق کو دے
لیکن اگر اس شخص کے عیال شب عید غروب آفتاب سے
پہلے کسی دوسرے کے مہمان ہو جائین تو جس شخص کے مہمان
ہونگے اوسپر فطرہ دینا واجب ہو جائیگا اور اگر شب عید
ماہ رمضان کوی مہمان غروب آفتاب سے پہلے کسی شخص کا
مہمان ہو خواہ کھانا یا کوی چیز کھائے خواہ نہ کھائے مہماندار پر
اوسکا فطرہ دینا واجب ہی لیکن احتیاط یہ ہی کہ مہمان اگر غنی ہو
تو خود بھی اپنا فطرہ دے اور یہ احتیاط ترک نکرے اور فطرہ
نکالنے کا وقت شب عید سے نماز عید تک ہی اور نماز عید سے

عمداً تاخیر کرنا جائز نہین ہے لیکن بعض عالم فرماتے ہین کہ آخر
روز عید تک بقصد قربت فطرہ نکال سکتا ہے لیکن احتیاط
یہ ہے کہ اپنی عیال واجب النفقہ کا فطرہ ترک نکرے اگرچہ وہ مہمان
دوسرے کے ہون اور اگر بسبب کسی عذر کے یا انتظار مستحق کی
وجہ سے فطرہ دینے مین تاخیر ہو تو مضائقہ نہین ہے البتہ
اسقدر لازم ہے کہ شب عید سے روز عید تک قبل نماز عید فطرہ کے
قصد سے جو چیز دینا منظور ہو اسے نکالکر علیحدہ کردے اور
اگر فطرہ نکالنے والا سید ہو تو وہ فطرہ سید کو بھی لینا جائز ہے
اور غیر سید بھی لے سکتا ہے اور اگر فطرہ نکالنے والا غیر سید ہے
تو سید کو وہ فطرہ لینا جائز نہین ہے اگرچہ وہ فطرہ سید کیطرف سے
نکالا گیا ہو اسلیئے کہ فطرہ نکالنے والیکا لحاظ کیا جاتا ہے
اور بہتر یہ ہے کہ مال زکوٰۃ و فطرہ عالم باعمل کی خدمت مین حاضر
کیا جائے تاکہ وہ مستحقین کو تقسیم کرے اور شرائط کی پابندی سے
نکالنے والا خود بھی تقسیم کرسکتا ہے **فصل ۳** خمس کے بیان مین خمس سات

فصل خمس کے بیان مین

چیزون مین واجب ہے پہلے مال غنیمت مین جو کافر حربی سے ہاتھ آئے دوسرے جو چیز مثل فیروزہ و عقیق وغیرہ کان سے نکالی جائے پس ضروری مصارف کے بعد جسقدر باقی رہے اور قیمت اوسکی بیس مثقال سونیسے کم نہو تو اوسمین خمس دینا واجب ہے لیکن بعض عالم کم مین بھی خمس دینا لازم جانتے ہین اور یہ احتیاط کا مقتضا ہے تیسرے دریا مین غوطہ لگانے سے جو چیز مثل موتی یا مونگے وغیرہ کے نکلے بشرطیکہ قیمت اوسکی ایک مثقال سونیکے برابر ہو چوتھے اگر مال حلال مال حرام مین ملجائے اور مال حرام کی مقدار معلوم نہو مگر اسکا یقین ہو کہ مال حرام پانچوین حصے سے زیادہ نہین ہے تو اس صورتمین اُس مال سے خمس دینا واجب ہوگا پس جو مقدار خمس دینے کے بعد باقی رہیگی وہ حلال ہے اور اگر اسکا یقین ہو کہ مال حرام پانچوین حصہ سے زیادہ ملگیا ہے تو خمس دیکر جسقدر زیادتی کا گمان ہو وہ مقدار فقرا و مساکین سادات کو تقسیم کیجائے پانچوین جو زمین کافر ذمی مسلمان سے خریدے تو کافر

ذمی پر واجب ہی کہ پانچوان حصہ اُس زمین کا یا پانچوان حصہ قیمت
زمین کا مستحقین خمس کو دیدے چھٹے وہ روپیہ اشرفی وغیرہ جو زمین مین دفن ہو
خواہ اسلام کے سکہ کا اثر اُسپر پایا جائے یا نپایا جاے یا شہر اسلام کی زمین
موات مین ہووے یعنے جسکا مالک معین نہو دفینہ نکلے اور دفینہ کے روپیہ
اشرفی پر اسلام کے سکہ کا اثر نہو تو خمس دیکر جسقدر باقی رہے وہ اُس
شخص کا مال ہوگا جسنے اُس دفینہ کو پایا ہی لیکن اگر مالک یا وارثان مالک
ثابت ہوجائین اور وہ مسلم ہون تو اُنھین اُس مال کا پہونچا دینا لازم ہی
ساتوین تجارت یا زراعت یا کسی پیشے سے جسقدر فائدہ حاصل ہو پس
تمام سال کے خرچ سے جو مقدار باقی رہجاے اُسمین بھی خمس دینا لازم ہی اور
واضح ہو کہ خمس کی نصف مقدار امام علیہ السلام کا حق ہی اور نصف مقدار
سادات کا حق ہی اور سید وہ شخص ہی کہ جسکا سلسلہ باپ کیطرف سے حضرت ہاشم
جد رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ تک پہونچتا ہو مگر شیعہ اثنا عشری ہونا
اُسکا ضرور ہی پس جو شخص کہ بارہ اماموں کی امامت کا قائل نہو اُسے خمس دینا
جائز نہین ہی اور سادات مین جو یتیم ومسکین ہو وہ خمس کا مستحق ہی یا جو شخص اپنے

شہر مین خوشحال تھا اگر دوسرے شہر مین اگر مستحق ہو جائے پس اگر سید ہے
تو اسے بھی خمس دینا جائز ہوگا اور امام علیہ السلام کا حصہ غیبت کے
زمانہ مین لازم ہی کہ نائب امام عالم باعمل کی خدمت مین پہونچا دے وہ سادات
تقسیم کرے اور خمس کا نصف حصہ اگر مستحق کی رعایت اور شرائط کا لحاظ
رہے تو خمس دینے والا خود بھی تقسیم کر سکتا ہے فصل جہاد کے بیان مین واجب ہے

فصل جہاد کے بیان مین

کہ پیغمبر یا امام علیہما السلام کے ہمراہ یا اُنکے حکم سے دین کا رواج دینے
یا دین حق کی حفاظت کرنیکے لئے کافرون سے جنگ کیجائے مگر پیغمبر و امام
علیہ السلام کی غیبت مین شیعون کے مذہب مین جہاد حرام ہے البتہ اہلسنت
ہر زمانہ مین واجب جانتے ہین پس اگر اہلسنت کے حکم سے کوئی شیعہ جہاد کرے
اور مارا جائے تو اپنے خون مین شریک ہوگا فصل امر بالمعروف نہی عن المنکر

فصل امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے بیان مین

کے بیان مین حاصل یعنی امر بالمعروف کہ یہ ہین کہ جن امرونکو خدا نے واجب کیا ہے
اگر کوئی شخص ان مین سے کسی واجب کو نہ بجا لاتا ہو تو لازم ہے کہ اگر خوف ضرر نہو
اور اثر کی امید ہو تو اُس شخص کو امر واجب بجا لانیکی تاکید کیجائے مثلاً اگر کوئی شخص
نماز نہین پڑہتا یا روزہ نہین رکھتا یا حج واجب نہین بجا لاتا یا زکوۃ خمس نہین دیتا

تو اُسے ان واجبات کے بجالانے کی تاکید کرے یا آیات قرآنی و احادیث
جو ان واجبات کے نہ بجالانے کی مذمت میں وارد ہیں انہیں بیان کرے جیسا کہ امام
جعفر صادق عٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کافر ہے اور کافر
فرمانے کا سبب ارشاد کیا کہ تارک نماز ترک نماز نہیں کرتا مگر یہ
کہ نماز کو بے حقیقت جانتا ہے یا انہیں حضرت نے روزہ نہ رکھنے کی
نسبت ارشاد فرمایا کہ جو شخص بے عذر شرعی ایکدن بھی ماہ رمضان
کا روزہ ترک کرے تو روح ایمان اُس سے جدا ہو جاتی ہے یا جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے حج کی نسبت ارشاد فرمایا کہ یا علی
جو شخص حج کے بجالانے میں تاخیر کرے یہانتک کہ مر جائے تو
پروردگار عالم عزّ اسمہ بروز قیامت اُس شخص کو یہودی
یا نصرانی کی حالت سے اٹھائیگا یا حضرت صادق علیہ السلام سے
زکوٰۃ کے بارے میں وارد ہے کہ جو شخص بیسواں حصہ بھی دینار کا اگر
مال زکوٰۃ سے نہ دیگا تو وہ شخص نہ مومن ہے نہ مسلمان الخ
یا خمس کی نسبت آئمہ طاہرین علیہم السلام سے منقول ہے کہ خمس حق

اہلبیت علیہم السلام اور حق سادات ہی پس خمس ندینا بدترین اقسام
ظلم ہی ہا اور نہی عن المنکر کے حاصل معنی یہ ہین کہ جن گناہونکے حرمت
بدلیل ثابت ہی پس اگر کوئی شخص اُنھین عمل مین لائے اور منع کرنیوالے کو
ضرر کا خوف نہو اور اثر کی امید ہو تو لازم ہی کہ اُن گناہونکے ترک
کرنیکی بحسب موقع و محل بقدر ضرورت شدید تاکید کرے اور قرآن مجید
سے جو گناہ کبیرہ ثابت ہوتے ہین وہ چھبیس ہین پہلے شرک بخدا
اور یہ سب گناہان کبیرہ مین زیادہ تر عظیم ہے اور سب باطل
عقیدے اسکے حکم مین داخل ہین دوسرے کسی مومن کو ناحق قتل
کرنا تیسرے شوہردار عورتونکو زنا کی نسبت دینا چوتھے یتیم کے
مال کو ظلم و ستم سے لیکر اپنے یا دوسرے کے صرف مین لانا پانچوین
شوہردار عورتون سے اور اپنی مان بہن بیٹی وغیرہ سے زنا کرنا
بلکہ ہر قسم کا زنا کرنا چھٹے جہاد واجب مین معرکہ جہاد سے بھاگ جانا
ساتوین عاق والدین ہونا اور مان باپ کی نافرمانی کرنا آٹھوین
سود لینا یا دینا مگر کافر سے سود لینا جائز ہے نوین جادو کرنا دسوین

جھوٹی قسم کھانا گیارھوین[11] شراب پینا۔ بارھوین[12] جوا کھیلنا تیرھوین[13]

حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور آئمہ ہدا سے عہد وبیعت کرکے

اُس عہد وبیعت کو توڑنا چودھوین[14] حرم مکہ مین وہ باتین کرنا جنھین

خدا نے منع کیا ہے مثل شکار وغیرہ پندرھوین[15] رحمت خدا سے مایوس

ہونا سولھوین[16] عذاب خدا سے بے خوف و بے پروا ہونا سترھوین[17]

خرید و فروخت مین زیادہ لینا یا کم دینا اٹھارھوین[18] غنا وغیرہ یعنی خود

گانا یا سننا یا باجا بجانا اور سننا یا خود ناچنا یا ناچ دیکھنا اونیسوین[19]

لواطہ اور عذاب اسکا نہایت شدید ہی بیسوین[20] وہ مال جو مجاہدین

جہاد سے لائے ہون اُسکا چرانا اکیسوین[21] مؤمنین کی غیبت کرنا بائیسوین[22]

اُن امورونکو ترک کرنا جنکا واجب ہونا قرآن وحدیث سے ثابت ہی

چوبیسوین[24] خدا اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ اور بارہ امامونکی نسبت

دیگر جھوٹی حدیث بیان کرنا بلکہ ہر قسم کا جھوٹ بولنا پچیسوین[25] مرے

ہوئے حیوانکا اور سور کے گوشت اور اُس حیوان کے گوشت کا

کھانا جس حیوانکے ذبح کرنے کے وقت نام خدا نہ لیا گیا ہو یا شرعی

طریقے سے ذبح نکیا گیا ہو چھبیسوین [۲۶] گواہی حق کا چھپانا اور اگر
حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ گناہ جو اب لکھے جاتے ہین
وہ بھی کبیرہ ہین ستائیسوین [۲۷] مال کو حرام مین صرف کرنا اٹھائیسوین [۲۸]
جو شخص کافرونکا ملک یا صحرانشینی ترک کرکے اہل اسلام کے شہر مین
آکر مقیم ہوا ہو اور پھر وہ کافرونکے ملک مین جاکر رہے یا صحرانشینی
اختیار کرے تو یہ بھی گناہ کبیرہ ہے یا کوئی شخص ایسے شہرونمین
جاکر رہے جہان کوئی عالم نہو اور کسی طریقہ سے احکام شرعی
دریافت نہوسکین اور خدا کے حکمونکی پابندی نکی جاسکے تو ایسی
مقام مین رہنا گناہ کبیرہ ہوگا انتیسوین [۲۹] گناہان صغیرہ پر
اصرار کرنا تیسوین [۳۰] گناہان صغیرہ کو حقیر سمجھنا اور کل سنتونکو
بے حقیقت جانکے ترک کرنا اکتیسوین [۳۱] کعبہ کو حقیر سمجھنا بتیسوین [۳۲]
مومنین پر ظلم کرنا تینتیسوین [۳۳] لہو ولعب مین مشغول رہنا چونتیسوین [۳۴]
رشوت لینا پینتیسوین [۳۵] ظالمونکی ظلم مین مدد کرنا چھتیسوین [۳۶] لوگونکا
مال چرانا سینتیسوین [۳۷] لوگون سے خلاف عہد کرنا اڑتیسوین [۳۸] قطع

رحم یعنی جن عزیزونمین خون ملا ہوا اونکی رعایت نکرنا انتالیسوین [۳۹]
کہانت یعنی امور آیندہ کی بسبب تسخیر جن وغیرہ خبر دینا چالیسوین [۴۰]
اس سال مین کہ استطاعت حاصل ہو جائے بغیر عذر شرعی حج نکرنا
اکتالیسوین [۴۱] کسی نشے کی چیز کا کھانا یا پینا بیالیسوین [۴۲] کسی شخص پر
بہتان کرنا تینتالیسوین [۴۳] مباح پانی لوگونکو نہ لینے دینا چوالیسوین [۴۴]
پیشاب کی نجاست سی پرہیز نکرنا پینتالیسوین [۴۵] ایسا کام کرنا جسکے
سبب سے لوگ اس شخص کے مان باپکو گالیان دین چھیالیسوین [۴۶] ایسی
وصیت کرنا جسمین وارثونکا حق تلف ہوتا ہو اور انھین ضرر پہونچے
سینتالیسوان [۴۷] قضائے الہی پر راضی نہونا یا قضائے الہی کی شکایت
کرنا اڑتالیسوین [۴۸] تقدیرات خدا پر اعتراض کرنا ۴۹ غرور و تکبر کرنا
۵۰ حسد کرنا ۵۱ مومنون سے عداوت رکھنا اور انھین ناحق
دہمکانا ۵۲ سخن چینی کرنا کہ جو باعث ضرر کا ہو ۵۳ کسی مومن کا
ناحق کوئی عضو بدن قطع کرنا ۵۴ حرام کام مین واسطہ ہونا ۵۵
بری باتونکا حکم کرنا اور اچھی باتون کو منع کرنا ۵۶ خلاف وعدہ کرنا

بدون عذر شرعی کے بنا بر احتیاط ۵۷ مومنون پر لعنت کرنا
مومنون پر ناحق گمان بد لیجانا ۵۹ مومنونکو بیجا سرزنش کرنا
مومنون کے چھپی ہوئے عیبونکا تجسس کرنا ۶۱ مومنونکو حقیر
جاننا ۶۲ غلام و لونڈی کو اُس حد سے زیادہ کہ جسکے مستحق ہون
بیرحمی کے عنوان سے سزا دینا ۶۳ مسلمانونکا راستہ بند کر
۶۴ اپنی عیال و اطفال کی خبرگیری نکرنا ۶۵ امر ناحق مین جس
دخل دینا ۶۶ امر دین مین کسی بدعت کا پیدا کرنا ۶۷ امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر ترک کرنا ۶۸ مجلس شراب مین بیٹھنا ۶۹ اہل
بدعت کے ساتھ ہمنشینی کرنا ۷۰ جھوٹی گواہی دینا ۷۱ باوجود
حق مردم ندینا ۷۲ زبان پر فحش جاری کرنا ۷۳ دو زبان ہو
یعنی ایک بات پر قائم نرہنا ۷۴ خون کا پینا ۷۵ زکوۃ
ندینا ۷۶ داخل نسب اور خارج نسب ہونا ۷۷ حرام چیز
اور کل نجاستونکا کھانا یا پینا ۷۸ ماہ رمضان کے روزے
بغیر عذر شرعی نرکھنا ۷۹ مسلمانونکو فریب دینا ۸۰ اپنے شہر

تاہم قبیلی کے بدلوگونکو دوسرے شہر کے اور دوسری
قوم کے نیکونسے بہتر جاننا ١٨ غیبت سننا ٢٨ عبادتونکو
دکھانے اور سنانے کے لیئے کرنا اور جن گناہونکا اس
زمانے مین رواج ہی اُنکی مذمت مین ایک ایک حدیث
لکھی جاتی ہی واضح ہو کہ سود کھانا گناہ کبیرہ ہے اور قرآن مین
اور حدیثونمین مذمت اسکی بحد وارد ہی جیسا کہ حضرت صادق
علیہ السلام فرماتی ہین کہ سود کے ایک درہم لینے کا گناہ ستر
زنا سے زیادہ ہی کہ جو زنا اپنی مان بہن سے کیا جاے اور غیبت
کرنی بھی گناہ کبیرہ ہی جیسا کہ جناب رسولخدا صلّی اللہ علیہ
وآلہ نے ابوذر سے ارشاد فرمایا کہ ای ابوذر تم اپنے تئین غیبت
سے بچاؤ اسلیئے کہ غیبت زنا سے بدتر ہی ابوذر نے عرض کی کہ
میرے مان باپ آپ پر فدا ہون ای رسولخدا صلّی اللہ علیہ
وآلہ کیا سبب ہی کہ غیبت کا گناہ زنا سے زیادہ تر سخت ہی حضرت
نے فرمایا کہ اگر آدمی زنا کرتا ہی اور ظاہر امراؤ زنا سے وہ زنا سے

جو شوہردار عورت سے ہو کیونکہ اسمین حق شوہر بھی شریک ہے
ہے بغیر عفو کرنے شوہر کے خدا ایسے زنا کے گناہ کو نہین بخشتا اور
پس اگر زن بے شوہر سے زنا کے بعد اوسکی توبہ کرتا ہے تو خدا اوسکی
توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہ غیبت اُسوقت تک نہین بخشا جاتا جبتک وہ شخص کہ جسکی غیبت
کی گئی ہے وہ غیبت کرنیوالیکا گناہ عفو نکرے اے ابوذر مسلمانونکو
گالی دینا فسق ہے اور قتل کرنا کفر ہے اور اُنکی غیبت کرنا گناہ ان
خدا سے ہے اور احترام اونکے مال کا مثل اُنکی خونکی احترام کے ہے
ابوذر نے عرض کی ای رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ غیبت کیا چیز ہے
حضرت نے فرمایا کہ اپنے برادر مومن کو ایسی چیز کے ساتھ یاد کرنا
کہ جسے وہ مکروہ سمجھتا ہو ابوذر نے عرض کی اے رسولخدا صلی اللہ
علیہ وآلہ اگر اُس شخص مین وہ صفت عیب کہ جو ذکر کیجاوے موجود ہے
تو بھی غیبت ہو گی حضرت نے فرمایا کہ اگر تم اپنے برادر مومن کو
اُس چیز کے ساتھ یاد کرو جو اُسمین موجود ہو تو تحقیق تم نے
اوسکی غیبت کی اور جسوقت کہ تم اوسکو اُس خصلت کے ساتھ

یادکرو کہ جو خصلت اُسمین نہو تو وہ بہتان ہی ای ابوذر جو شخص
ہالہ اپنے برادر مومن کی غیبت کو رد کرے خدا پر واجب ہی کہ
اُسے آتش جہنم سے آزاد فرمائے ای ابوذر جس شخص کے سامنے
اوسکے برادر مومن کی غیبت کیجائے اور وہ شخص اُس برادر
مومن کی نصرت کرے تو خدا اُسکی دنیا و آخرت مین نصرت
فرمائیگا اور اگر یہ شخص باوجود قدرت نصرت نکرے تو خدا
دنیا و آخرت مین اُسے ذلیل و خوار فرمائیگا اور جھوٹ بولنا بھی
گناہ کبیرہ ہے اور مذمت اسکی قرآن اور حدیث مین وارد ہے
جیساکہ امام محمد باقر علیہم السلام فرماتے ہین کہ جھوٹ بولنے کا
گناہ شراب پینے سے بدتر ہے اور لواطہ بھی گناہ کبیرہ ہے
اور اسکی مذمت حدیثون مین بکثرت وارد ہے جیساکہ حضرت
رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہی کہ جو شخص لڑکی سے
جماع کرے تو روز قیامت جنب محشور ہوگا اور دنیا کا پانی
اُسے پاک نکرے گا اور خدا اسپر غضب نازل فرمائیگا اور اُسپر

لعنت کرے گا اور اُسکے لئے جہنم کو مہیا رکھے گا اور جہنم اوسکے واسطے
بدترین مقام بازگشت ہوگا اور شراب پینا بھی گناہ کبیرہ ہے
ہے حدیثوں مین شراب پینے کی بیحد مذمت مذکور ہے جیسا کہ
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا کہ خدا نے شراب پر لعنت
کی ہے اور شراب کے بنانے والے پر اور جس شخص کے لئے بنائی
جائے اوسپر اور شراب کے بیچنے والے پر اور خریدنے والے پر
اور پلانے والے پر اور شراب کی قیمت کھانے والے پر اور
شراب پینے والے پر اور اُس شخص پر کہ جو شراب کو اُٹھالائے
اور جسکے واسطے اُٹھا کر لیجائے ان سب پر خدا نے لعنت کی ہے

فصل نکاح و متعہ و طلاق کے بیان مین چونکہ اس رسالہ
مین ضروری امور لکھنا منظور تھا لہذا ابلا رعایت محل و موقع
چند مسئلے نکاح و متعہ و طلاق کے بھی لکھے جاتے ہین واضح ہو
کہ نکاح کی دو قسمین ہین ایک دائم دوسری منقطع یعنی متعہ پس
اگر نکاح دائم وکالت سے واقع ہو تو چاہیئے کہ عورت و مرد

کیطرف سے وکیل معین ہون باکرہ اگر زبان سے رضامندی
ظاہر کرے تو بہتر ہے ورنہ سکوت کافی ہی اور نکاح سی پہلے
مہر کا مقرر کرنا سنّت ہی حضرت سیدہ علیہا السلام کا مہر پانسو
درہم تھا یہی بہترین مہر مہر سیدہ ہی اگرچہ زیادہ مہر کی اجازت
قرآن سے ثابت ہی مگر حیثیت سی زیادہ خوب نہین ہی بے بضاعتو نکے
لیئے پانسو روپیہ منتہی یا پانچہزار کی مقدار ہونا مناسب ہی دولتمندو نکے
لیئے پانچ سو یا پانچہزار اشرفی کافی ہی تاکہ عدد ہی مین رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی پیروی ہو جاے اور تعیین سکہ بھی لازم ہی
پس اگر کوئی شخص لاکھونکا مہر قرار دے اور یہ خیال کرے
کہ رسم خاندان ادا ہونا چاہیئے اورنہ مہر کا ادا کرنا ملحوظ نہو تو
وہ شخص گنہگار ہوگا اسواسطے کہ دین مہر کا ادا کرنا واجب ہی
اور نیت ادا کی لازم ہی بعض احادیث مین ہی کہ جو شخص نیت
ادائے مہر کی نرکھے وہ بمنزلہ سارق وزانی کے ہی عند اللہ پس
اگر باوجود قدرت وامکان کے ادا نکرے اور زوجہ عفو نکرے

تو بروز قیامت اس شخص کے حسنات سے بقدر حق زوجہ کے اسکی زوجہ کو
دیا جائیگا اور مرد و عورت کی رضامندی مقدار مہر پر لازم ہے لیکن غیر بالغ
اور باکرہ کا نکاح باپ بلکہ دادا بھی اپنی ولایت و رضامندی سے کر سکتا
ہے اور یہ بھی واجب ہے کہ صیغہ بقصد انشا جاری کیا جائے یعنی صیغہ پڑھنے کے
وقت یہ نیت ہو کہ ان لفظوں سے مین نکاح یا متعہ واقع کرتا ہون اور
سنت ہے کہ نکاح سے پہلے مرد یا عورت کا وکیل خطبہ پڑھے اور یہ خطبہ
کافی ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ مِنَ الۡمَآءِ
بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِہۡرًا وَکَانَ رَبُّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرًا وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی
اَشۡرَفِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ مُحَمَّدٍ وَّاَهۡلِبَیۡتِہِ الَّذِیۡنَ اَذۡهَبَ اللّٰہُ عَنۡهُمُ
الرِّجۡسَ وَطَهَّرَهُمۡ تَطۡهِیۡرًا اما بعد فقد قال اللّٰہ تبارک وتعالٰی
وَاَنۡکِحُوا الۡاَیَامٰی مِنۡکُمۡ وَالصّٰلِحِیۡنَ مِنۡ عِبَادِکُمۡ وَاِمَآئِکُمۡ اِنۡ یَّکُوۡنُوۡا
فُقَرَآءَ یُغۡنِهِمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ وَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ تَنَاکَحُوۡا تَنَاسَلُوۡا تَکۡثُرُوۡا فَاِنِّیۡ اُبَاهِیۡ بِکُمُ الۡاُمَمَ
یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ وَلَوۡ بِالسِّقۡطِ پس عورت کا وکیل بقصد ایجاب کہے اَنۡکَحۡتُ

موکلتک موکلتی علی المهر المعلوم مرد کا وکیل فوراً بعنوان قبول کہے
قبلت النکاح لموکلی علی المهر المعلوم پھر عورت کا وکیل کہے انکحت
نفس موکلتی موکلک علی المهر المعلوم مرد کا وکیل کہے قبلت النکاح
لموکلی هذا علی المهر المعلوم عورت کا وکیل کہے زوجت
موکلتک موکلتی علی المهر المعلوم مرد کا وکیل کہے قبلت التزویج
لموکلی علی المهر المعلوم عورت کا وکیل کہے زوجت موکلتی
بموکلک علی المهر المعلوم مرد کا وکیل کہے قبلت التزویج لموکلی
علی المهر المعلوم عورت کا وکیل کہے انکحت و زوجت موکلتی
وکالۃ عنها و عن ابیها موکلک علی المهر المعلوم مرد کا وکیل کہے
قبلت النکاح والتزویج لموکلی علی المهر المعلوم اور آیہ فما استمتعتم متعہ کی
جائز ہونے پر دلیل واضح موجود ہے اور کوئی آیت اس آیت کی منسوخ ہونے پر
دلالت نہیں کرتے بلکہ خلیفہ ثانی کا یہ قول کہ متعتان کانتا فی عهد رسول اللہ
و انا احرمهما متعہ کے حلال ہونے پر ناطق ہے اور متعہ میں مدت مہر کا تعین
کرنا اور عورت کا مسلمان ہونا لازم ہے کافرہ اور دشمن اہلبیت سے متعہ جائز نہیں ہے اور

چونکہ یہود ونصاریٰ کی عورتیں اپنی شریعت پر باقی نہیں ہیں اسوجہ سے انسے متعہ صحیح نہوگا اور
فاحشہ عورتوں سے متعہ کرنیمیں کراہت شدیدہ ہے بلکہ باکرہ سے بھی بے اجازت پدر متعہ کرنا مکروہ ہے
پس اگر مرد وعورت خود صیغہ متعہ پڑہیں تو لازم ہے کہ پہلے مدت مہر معین کرکے عورت کہے زَوَّجْتُكَ
نَفْسِي فِي الْمُدَّةِ الْمُعَيَّنَةِ وَبِالْمَبْلَغِ الْمَعْلُومِ مرد فور العنوان قبول کہے قَبِلْتُ لِنَفْسِي اگر
عورت کیطرف سے وکیل ہو تو اسطرح کہے مَتَّعْتُ نَفْسَ مُوَكِّلَتِي فِي الْمُدَّةِ الْمُعَيَّنَةِ وَبِالْمَبْلَغِ
الْمَعْلُومِ پس اگر مرد کیطرف بھی وکیل ہو تو کہے قَبِلْتُ الْمُتْعَةَ لِمُوَكِّلِي عَلَى الْمَهْرِ الْمَعْلُومِ اور
مرد خود جواب دے تو کہے قَبِلْتُ لِنَفْسِي اور طلاق کی صحیح ہونیمیں شرط ہے کہ طلاق دینے والا
بالغ وعاقل ہو اور قصد واختیار سے بے جبر واکراہ طلاق دے اور یہ بھی واجب ہے کہ طلاق دو
عادلوں کے سامنے ایک مجلس میں واقع ہو اور دونو عادل متوجہ ہوکر سنیں اور اگر شوہر
اپنی زوجہ سے مباشرت کرچکا ہو اور زن وشوہر ایک شہر میں موجود ہوں تو لازم ہے کہ عورت
حیض ونفاس سے پاک ہو اور یہ بھی شرط ہے کہ جس طہر میں طلاق دے اُس طہر میں اُس عورت
سے مباشرت نکی ہو اور اگر مرد خود صیغہ طلاق پڑہے تو عورت سے کہے اَنْتِ طَالِقٌ اور اگر
مرد کیطرف سے وکیل ہو تو کہے زَوْجَةُ مُوَكِّلِي طَالِقٌ اور جس شہر یا دہیہ میں دو عادل نہوں تو طلاق
دینے والا وکیل مقرر کرے تاکہ اُس مقام پر کہ جہاں دو عادل موجود ہوں صیغہ طلاق جاری

اعمال مستحبہ ماہ رمضان

منقول ہے کہ بعد ہر نماز ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھے یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا غَفُوْرُ یَا رَحِیْمُ اَنْتَ الرَّبُّ الْعَظِیْمُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ وَهٰذَا شَهْرٌ عَظَّمْتَهٗ وَكَرَّمْتَهٗ وَشَرَّفْتَهٗ وَفَضَّلْتَهٗ عَلَی الشُّهُوْرِ وَهُوَ الشَّهْرُ الَّذِیْ فَرَضْتَ صِیَامَهٗ عَلَیَّ وَهُوَ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ فِیْهِ الْقُرْاٰنَ هُدًی لِلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ وَجَعَلْتَ فِیْهِ لَیْلَةَ الْقَدْرِ وَجَعَلْتَهَا خَیْرًا مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ فَیَا ذَا الْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْكَ مُنَّ عَلَیَّ بِفَكَاكِ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ فِیْمَنْ تَمُنُّ عَلَیْهِ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

دعاے وقت افطار یَا عَظِیْمُ یَا عَظِیْمُ اَنْتَ اِلٰهِیْ لَا اِلٰهَ لِیْ غَیْرُكَ اِغْفِرْ لِیَ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذَّنْبَ الْعَظِیْمَ اِلَّا الْعَظِیْمُ

دعاے سحر مختصر یَا مَفْزَعِیْ عِنْدَ كُرْبَتِیْ وَیَا غَوْثِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ اِلَیْكَ فَزِعْتُ وَبِكَ اسْتَغَثْتُ وَبِكَ لُذْتُ لَا اَلُوْذُ بِسِوَاكَ وَلَا اَطْلُبُ الْفَرَجَ اِلَّا مِنْكَ فَاَغِثْنِیْ وَفَرِّجْ عَنِّیْ یَا مَنْ یَقْبَلُ الْیَسِیْرَ وَیَعْفُوْ عَنِ الْكَثِیْرِ اِقْبَلْ مِنِّی الْیَسِیْرَ وَاعْفُ عَنِّی الْكَثِیْرَ اِنَّكَ اَنْتَ

الغفور الرحيم اللهم اني اسئلك ايمانا تباشر به قلبي و يقينا صادقا حتى
اعلم انه لن يصيبني الا ما كتبت لي و رضني من العيش بما قسمت لي
يا ارحم الراحمين يا عدتي في كربتي و يا صاحبي في شدتي و يا وليي في نعمتي
و يا غايتي في رغبتي انت الساتر عورتي و الآمن روعتي و المقيل عثرتي
فاغفر لي خطيئتي يا ارحم الراحمين **اعمال شب قدر** حضرت رسولؐ سے
منقول ہی کہ جو شب قدر کو دو رکعت نماز بجالاے اور ہر رکعت مین بعد سورہ حمد سات
مرتبہ قل ہو اللہ پڑہے اور بعد فارغ ہونے کے ستر مرتبہ استغفر اللہ و اتوب الیہ
کہے اپنی جگہ سے نہ اٹھیگا کہ حقتعالی اوسکو اور اُسکے والدین کو بخشدیگا اور غسل ان
تینون شبو مین سنت موکدہ ہی اور غسل ان تینون شبونکا قریب غروب آفتاب کے بہتر ہی تاکہ
نماز عشا باغسل پڑہے حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ قرآن مجید کو لے اور کھولے اور
سامنے رکھے اور یہ دعا پڑہے اللهم اني اسئلك بكتابك المنزل و ما فيه اسمك
الاكبر و اسمائك الحسنى و ما يخاف و يرجى ان تجعلني من عتقائك من
النار و تقضي حوائجي الدنيا و الآخرة پس حاجت طلب کرے اور حضرت امام
جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ قرآن مجید کو لے اور سر پر رکھے اور کہے اللهم بحق

هٰذَا الْقُرْاٰنِ وَبِحَقِّ مَنْ اَرْسَلْتَهٗ بِهٖ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مَدَحْتَهٗ فِيْهِ وَبِحَقِّكَ
عَلَيْهِمْ فَلَا اَحَدَ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ پس دس مرتبہ کہے بِكَ يَا اَللّٰهُ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدٍ
اور دس مرتبہ بِعَلِيٍّ اور دس مرتبہ بِفَاطِمَةَ اور دس مرتبہ بِالْحَسَنِ اور دس مرتبہ
بِالْحُسَيْنِ اور دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اور دس
مرتبہ بِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ بِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ اور دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى
اور دس مرتبہ بِمُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اور دس مرتبہ بِعَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اور دس مرتبہ
بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اور دس مرتبہ بِالْحُجَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ پس حاجت طلب کرے
اور زیارت حضرت امام حسینؑ ان تینوں شبوں مین سنت موکدہ ہی اور ہر ایک شب مین
خصوصاً تیئیسوین شب سو رکعت نماز پڑہنا سنت موکدہ ہی ہر رکعت مین بعد سورۂ حمد
ایک مرتبہ قل ہو اللہ اور اعمال مخصوص انیسوین شب کے یہ ہین کہ سو مرتبہ کہے اَسْتَغْفِرُ
اللّٰهَ رَبِّي وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور سو مرتبہ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ قَتَلَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ کہے
اور حضرت صادقؑ سے منقول ہی کہ جو شخص سورۂ عنکبوت اور سورۂ روم تیئیسوین شب
پڑہے واللہ کہ وہ اہل بہشت سے ہو منقول ہی کہ تیئیسوین شب کو ماہ رمضان کی ہزار
مرتبہ سورۂ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑہے اور سورۂ حم دخان اور جوشن کبیر اور دعاء توبہ صحیفہ کاملہ

بھی اس شب پڑھنا سنت ہی اور زیارت امام حسین علیہ السلام ان تینون شبون مین اسطرح
پڑھے السلام علیک یا وارث آدم صفوة اللہ السلام علیک یا وارث
نوح نبی اللہ السلام علیک یا وارث ابراہیم خلیل اللہ السلام علیک
یا وارث موسی کلیم اللہ السلام علیک یا وارث عیسی روح اللہ السلام علیک
یا وارث محمد حبیب اللہ السلام علیک یا وارث امیر المؤمنین ولی
اللہ السلام علیک یا ابن محمد المصطفی السلام علیک یا ابن علی
المرتضی السلام علیک یا ابن فاطمة الزہراء السلام علیک یا ابن
خدیجة الکبری السلام علیک یا ثار اللہ وابن ثارہ والوتر الموتور
اشہد انک قد اقمت الصلوة وآتیت الزکوة وامرت بالمعروف
ونہیت عن المنکر واطعت اللہ ورسولہ حتی اتاک الیقین فلعن اللہ امة
قتلتک ولعن اللہ امة ظلمتک ولعن اللہ امة سمعت بذلک فرضیت
یا مولای یا ابا عبد اللہ اشہد انک کنت نورا فی الاصلاب الشامخة و
الارحام المطہرة لم تنجسک الجاہلیة بانجاسہا ولم تلبسک من مدلہمات
ثیابہا واشہد انک من دعائم الدین وارکان المؤمنین واشہد انک الامام

تصحيح الاعمال

סליצ